# عرفانِ شریعت

اعلیٰ حضرت مولانا

احمد رضا خاں بریلوی

اول - دوم - سوم

Marfat.com

# عرفانِ شریعت

اعلیٰ حضرت مولانا

## احمد رضا خاں بریلوی

اول۔ دوم۔ سوم

نذیر سنز پبلشرز

۴۰ اے ـــ اُردو بازار ـــ لاہور

Marfat.com

# فہرست


| مسائل | صفحہ |
|---|---|
| شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو قبر میں اتار سکتا ہے اس کو ہاتھ لگا سکتا اور غسل میت دے سکتا یا نہیں | ۱۰ |
| میت کے سوم کے چنوں کا وزن کس قدر رہنا چاہیئے | ۱۰ |
| بعد طلاق کتنے عرصہ بعد عورت نکاح کر سکتی ہے | ۱۰ |
| تہبند کا پیچ کھول کر کیوں نماز پڑھتے ہیں۔ | ۱۰ |
| تہبند کے نیچے لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔ | ۱۰ |
| بجلی کیا شے ہے۔ | ۱۰ |
| اگر مقتدی عمامہ باندھے ہوں امام کے سر پر عمامہ نہ ہو تو نماز درست ہوگی یا نہیں۔ | ۱۱ |
| سجدہ سہو ایک ہی طرف سلام پھیرنے کے بعد کیا جائے یا دونوں طرف۔ | ۱۱ |
| قاضی کو نکاح پڑھانے کا روپیہ لینا چاہیئے یا نہیں | ۱۱ |
| کفار سے سود اور رشوت لینا جائز ہے یا نہیں ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالاسلام | ۱۱ |
| کافروں کے ہمراہ کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں۔ | ۱۱ |
| لڑکا یا لڑکی کے سن بلوغ پر پہنچنے کی میعاد کیا ہے | ۱۱ |
| حالت جنابت میں عورت مر جائے تو ایک ہی غسل ہوگا یا دو۔ | ۱۱ |
| اولیاء میں سب سے زیادہ مرتبہ کس کا ہے۔ | ۱۲ |
| موزہ پہن کر نماز پڑھنے میں نماز میں فتور آتا ہے یا نہیں | ۱۲ |
| ہاتھ میں بید کی لکڑی رکھ سکتے ہیں یا نہیں۔ | ۱۲ |
| اہلبیت کون کون ہیں۔ | ۱۲ |
| خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فاتحہ کا تبرک مرد کھا سکتے ہیں یا نہیں۔ | ۱۲ |
| اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مزارات پر چادر چڑھانا جائز ہے یا نہیں۔ | ۱۲ |
| فاتحہ میں کھانے کے ساتھ پانی رکھنا جائز ہے یا نہیں | ۱۲ |
| داڑھی میں ڈھاٹا باندھ کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔ | ۱۲ |
| حرام شے کسی حالت میں استعمال میں لائی جا سکتی ہے یا نہیں۔ | ۱۲ |
| ہندو فقیر اللہ کی منزل تک پہنچ سکتے ہیں یا نہیں | ۱۳ |
| وضو کے پانی سے استنجا کر سکتے ہیں یا نہیں | ۱۳ |
| دنیوی شے کو دینی شے سے نسبت دینا کیسا ہے۔ | ۱۳ |
| ربیع الاول شریف اور محرم شریف میں عورتوں کو مسی لگانا کیسا ہے۔ | ۱۳ |


Marfat.com

| صفحہ | مسائل |
| --- | --- |
| ۱۳ | شوہر اور بیوی کے مختلف المذہب ہونے کی حالت میں اولاد کیسی ہوگی۔ |
| ۱۳ | شراب پینا خدا کے راستے کو روکتا ہے یا نہیں |
| ۱۳ | کمر میں چٹکا باندھ کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں |
| ۱۳ | داڑھی میں مہندی دوسمہ لگانا کیسا ہے |
| ۱۳ | قبل طلوع آفتاب اور بعد نماز فجر قرآن شریف پڑھنا کیسا ہے۔ |
| ۱۳ | دوآ دا ور رضا میں کیا صحیح ہے۔ |
| ۱۴ | کتنی مرتبہ طلاق دینے سے عورت نکاح سے باہر ہو جائے گی یا نہیں۔ |
| ۱۴ | سہواً جنابت کی حالت میں نماز پڑھ لے تو یاد ہونے پر اس کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں |
| ۱۴ | سونے چاندی کا چھلہ انگوٹھی پہننا کیسا ہے۔ |
| ۱۴ | کس قدر فاصلہ سے نمازی کے سامنے سے دوسرا شخص گزر سکتا ہے۔ |
| ۱۴ | کتے بلی اگر کاٹتے ہوں تو ان کا قتل درست ہے یا نہیں۔ |
| ۱۵ | خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی فاتحہ ڈھک کر دینا چاہیئے یا نہیں۔ |
| ۱۵ | ہندو قصاب سے گوشت لینا کیسا ہے۔ |
| ۱۵ | ترک سنت سے سجدہ سہو واجب ہے یا نہیں |
| ۱۵ | سنتوں کی چاروں رکعتیں بھری کیوں پڑھتے ہیں |
| ۱۵ | حقہ پینا اور افیون کھانا کیسا ہے۔ |
| ۱۵ | مسجد میں مٹی کا تیل جلانا کیسا ہے۔ |
| ۱۵ | جیب میں مورت رکھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں |
| ۱۵ | عورت کے ہاتھ کا ذبیحہ کیسا ہے۔ |
| ۱۶ | وہابی آمین جہر سے کیوں پڑھتے ہیں۔ |
| ۱۶ | چاقو چھری کے علاوہ دیگر اوزار سے بھی جانور ذبح کر سکتے ہیں یا نہیں۔ |
| ۱۶ | روپیہ قرض لے کر نفع ٹھہرانا کیسا ہے۔ |
| ۱۶ | فجر کی نماز قضا ہونے کی صورت عیدین وجمعہ کی نماز ہوگی یا نہیں۔ |
| ۱۶ | عورت فاتحہ دے سکتی ہے یا نہیں۔ |
| ۱۶ | عقیقہ کا گوشت دادی نانا کھا سکتے ہیں یا نہیں |
| ۱۶ | شادی میں دف بجانا کیسا ہے۔ |
| ۱۷ | عورتیں اپنے محارم کو سلام کریں تو کیا کہیں |
| ۱۷ | قرآن شریف میں قسم کیوں کھائی جاتی ہے۔ |
| ۱۷ | عیدالضحٰی کے دن عقیقہ کیا جا سکتا ہے یا نہیں |
| ۱۷ | امام کسی صورت میں بھول جائے تو نماز ہوگی یا نہیں |
| ۱۷ | مچھلی وٹڈی ذبح کیوں نہیں کی جاتی۔ |
| ۱۷ | میت کو تختے کس طرح دینا انسب ہے۔ |
| ۱۷ | قرآن شریف میں داڑھی رکھنے کا حکم ہے یا نہیں |
| ۱۸ | مسجد کے دروں میں اور امام کے برابر مقتدی کھڑے ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ |
| ۱۸ | بیل بھینسے کی قربانی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ |
| ۱۸ | تعزیہ بنانا کیسا ہے۔ |
| ۱۹ | حضرت سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کس کس سے ہوئے۔ |


Marfat.com

| صفحہ | مسائل |
|---|---|
| ۱۹ | کیا مثنوی شریف میں یہ ذکر ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی تین دن تک تجہیز و تکفین نہیں ہوئی۔ |
| ۱۹ | مرثیہ خوانی میں شرکت کرنا کیسا ہے۔ |
| ۱۹ | مسلمانوں کو اللہ کا دیدار ہوگا یا نہیں۔ |
| ۱۹ | مقتدی نے اگر التحیات نہ پڑھی ہو تو پوری کرکے اٹھے یا امام کے ساتھ فوراً بغیر پڑھے اٹھے۔ |
| ۲۰ | تنگ وقت میں سو کر اٹھے اور نہانے کی حاجت ہو تو کیا کرے۔ |
| ۲۰ | قمری مہینہ کبھی برسات اور کبھی گرمی میں اور ہندی مہینہ ایک ہی موسم میں کیوں آتے ہیں۔ |
| ۲۱ | عورتوں کو زیور پہننا کیسا ہے۔ |
| ۲۲ | دفع بلا کیلئے آذان دینی درست ہے یا نہیں۔ |
| ۲۲ | بارش کے لیے آذان دینی درست ہے یا نہیں |
| ۲۲ | ہاتھی کے ناک اور حلق کی چھینٹیں پاک ہیں یا ناپاک۔ |
| ۲۲ | ہاتھی پہ سوار ہونا جائز ہے یا ناجائز۔ |
| ۲۲ | حوض دہ دردہ سے کیا مراد ہے۔ |
| ۲۳ | استن حنانہ کے دفن کرنے کا کیا واقعہ ہے |
| ۲۳ | ایک روایت کے متعلق تحقیق۔ |
| ۲۳ | سنیاسی ہندو فقیر کی شکل بنائے رکھنا کیسا ہے |

| صفحہ | مسائل |
|---|---|
| ۲۴ | قاسم نانوتوی وغیرہ کے سلسلہ میں بیعت ہونا کیسا ہے مسائل زکوٰۃ تا۔ |
| ۲۴ | |
| ۲۶ | ہندو کے میلوں میں شرکت جائز ہے یا نہیں۔ |
| ۲۸ | بعد دفن میت قبر پہ آذان دینا کیسا ہے۔ |
| ۲۸ | قرآن عظیم کس طرح جمع ہوا۔ |
| ۳۰ | کیا امّ المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھی کوئی قرآن تھا جس سے درستی کی گئی |
| ۳۰ | مسائل زکوٰۃ۔ |
| ۳۲ | ایک کار خیر کا چندہ دوسرے میں صرف ہو سکتا ہے یا نہیں۔ |
| ۳۲ | تقیہ میں کیا کیا برائیاں ہیں۔ |
| ۳۳ | دفع بلا کے واسطے جو جانور ذبح ہو اس کی کھال زیر زمین دفن کرنا کیسا ہے۔ |
| ۳۳ | فجر کی نماز کا مستحب وقت کیا ہے اور طلوع و غروب کی پہچان کیا ہے۔ |
| ۳۳ | ظہر کا اول وقت کے بجے ہونا چاہیئے موسم سرما و موسم گرما کب سے کب تک مانے جاتے ہیں |
| ۳۴ | عصر کا مستحب وقت کون سا ہے۔ |
| ۳۴ | مغرب کی آذان اور جماعت کب ہونی چاہیے |
| ۳۴ | اور مغرب کا وقت کتنی دیر تک رہتا ہے۔ |
| ۳۴ | تکبیر کھڑے ہو کر سننا کیسا ہے۔ |
| | چار رکعت والی نماز میں امام دو رکعت کے بعد التحیات پڑھ کر درود شریف پڑھنے لگے ایسی |


Marfat.com

| صفحہ | مسائل |
|---|---|
| ۳۴،۳۵ | حالت میں مقتدی اشارہ کرسکتا ہے یا نہیں؟ |
| ۳۵ | امام نے سورہ رحمٰن کی پہلی ہی آیت پڑھی تھی کہ حدث واقع ہوا جس کو امام نے خلیفہ بنایا اس کو سورۂ رحمٰن یاد نہیں تو خلیفہ کو اب کس جگہ سے شروع کرنا چاہیئے۔ |
| ۳۶ | اگر امام کو رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر ربنا لک الحمد بھی آواز بلند کہتا ہے تو کیسا ہے۔ |
| ۳۶ | دروں میں کھڑے ہونے والے مقتدیوں کی نماز مکروہ ہوتی ہے یا کل جماعت کے مقتدیوں کی۔ |
| ۳۶ | امام مصلے پہ کھڑا ہو اور مقتدی بغیر مصلے کے کھڑے ہوں تو نماز مکروہ ہوگی یا نہیں |
| ۳۶ | مکانات برتن وغیرہ پہ زکوٰۃ ہے یا نہیں اور کن چیزوں پر زکوٰۃ ہے۔ |

## فہرست حصہ دوم

| صفحہ | مسائل |
|---|---|
| ۳۷ | نماز قصر کے متعلق چند استفسارات |
| ۳۸ | حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کب وصال ہوا کن صاحب نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھائی آپ کہاں مدفون ہوئیں۔ |
| ۳۹ | بحالت عدم گنجائش مسجد امام کے برابر یا دروں میں کھڑا ہونا کیسا ہے۔ |
| ۴۰ | کیا حضور کو فخر جہاں کہہ سکتے ہیں۔ |

| صفحہ | مسائل |
|---|---|
| ۴۰ | مصطفیٰ کی ناخدائی سے رہائی ہو گئی۔ ورنہ بیڑا نوح کا منجدار میں غرق آب تھا یہ شعر کیسا ہے۔ |
| ۴۰ | کیا پیران پیر دستگیر کے چہرہ انور کو کھڑا کہہ سکتے ہیں |
| ۴۰ | کلام جن کی ہر چیز کی مولیٰ نے قسم کھائی ہو۔ اس میں مولیٰ کی طرف قسم کھانے کی نسبت کیسی ہے |
| ۴۰ | ے جلنا بھننا غم دوری میں رہا اپنا کام کونسا رونا ہے جس میں مجھے کل آئی ہو یہ شعر کیسا ہے۔ |
| ۴۰ | کیا غسل جنابت یا احتلام میں نیت کرنا لازمی ہے اور وہ کیا ہے۔ |
| ۴۱ | غسل خانہ اوپر سے بند ہو یا کھلا کیا بغیر تہبند کے غسل کر سکتا ہے۔ |
| ۴۱ | جس کوئیں کا پانی نہ ٹوٹتا ہو کس طرح پاک کیا جائے |
| ۴۲ | عورت بعد وضع حمل چالیس روز سے پہلے نفاس سے فارغ ہو گئی تو روزہ نماز کا کیا حکم ہے۔ |
| ۴۲ | کسی کتاب وغیرہ میں اگر آیات قرآنی ہوں تو بلا وضو پڑھنا ہاتھ لگانا کیسا ہے۔ |
| ۴۲ | نہانے کی حاجت ہے جواب سلام دینا یا کلام الٰہی وغیرہ پڑھنا کیسا ہے۔ |
| ۴۲ | کیا حالت جنابت میں پسینہ سے کپڑے ناپاک ہو جائیں گے۔ |
| ۴۳ | نماز میں رضائی یا چادر سر سے اوڑھے یا کندھوں سے نماز باجماعت میں صف پوری ہے ایک مقتدی آیا تو وہ کہاں کھڑا ہو۔ |
| ۴۵ | کیا حالت جنابت میں ہاتھ دھو کر کلی کرکے کھانا کھا سکتا ہے۔ |


Marfat.com

| صفحہ | مسائل |
|---|---|
| ۴۵ | حالت ناپاکی میں مسجد میں جانا جائز ہے یا نہیں۔ |
| ۴۶ | کیا حالت جنابت میں ناپاک ہاتھ سے مسجد کا لوٹا چھو سکتا ہے یا نہیں۔ |
| ۴۶ | استنجے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا چاہیئے یا نہیں۔ |
| ۴۶ | پکے ہوئے کھانے یا چونہ وغیرہ میں چوہے کی مینگنی ہو۔ تو کیا حکم ہے۔ |
| ۴۷ | کیا چرم قربانی یا عقیقہ مسجد یا مدرسہ دینیہ کے صرف میں لا سکتے ہیں۔ |
| ۴۷ | قبرستان کا بیع و رہن کرنا کیسا ہے اور کسی کی ذاتی ملکیت ہو سکتا ہے یا نہیں۔ |
| ۴۷ | قبور مسلمین کو منہدم کرتے ہوتے دیکھ کر یا اس میں کھیتی وغیرہ کرنے والے کو شرعاً روک سکتے ہیں۔ |
| ۴۸ | قبور پر روشنی کا کیا حکم ہے۔ |
| ۴۸ | روز عیدین یا استقاعلم لے کر نعت شریف کے ساتھ عیدگاہ لے جا سکتے ہیں۔ |
| ۴۹ | ایسی مسجد جس میں قبر ہو نماز جائز ہے یا نہیں۔ |
| ۵۱ | کیا یزید فاسق فاجر نہ تھا کیا واقعہ کربلا ملکی جنگ تھی کیا سید الشہدا کو جانا نہ چاہیئے تھا۔ |
| | کیا امام عالیمقام نے مسلمانوں سے بعد نماز فجر مصافحہ سے دست کشی جو شخص قائلان علم غیوب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو |

| صفحہ | مسائل |
|---|---|
| | برا سمجھے علمائے احناف کو ناشائستہ الفاظ وہ کیسا ہے۔ کیا ہر موذی کو اگرچہ زبان سے ایذا دے مسجد میں نہ آنے دیں۔ |
| | جلد قربانی و عقیقہ مسجد و مدرسہ کو دی جائے یا مسکین کو کیا ماہ صفر کے آخری چہار شنبہ کو حضور نے غسل صحت فرمایا۔ |
| ٦١ | کیا نعت شریف یا منقبت بطوق قوالی بلا مزامیر سن سکتے ہیں۔ |
| ٦٣ | چاندی کے بوتام زنجیر دار لگانے کا کیا حکم ہے |


## فہرست سوم


| صفحہ | مسائل |
|---|---|
| ٦۵ | قبر کی طرف یا قبر پر یا قبرستان میں نماز پڑھنا اور قبور کے برابر ہو جانے کے بعد مسجد بنانا یا کھیتی وغیرہ کرنا کیسا ہے۔ |
| ٦٦ | آب گرم سے کھٹملوں کا مارنا کیسا ہے۔ |
| ٦٦ | مدارس اسلامیہ و دیگر امور خیر میں کفار سے مدد چاہنا کیسا اور ان کا مدد کرنا کس صورت میں درست اور کس میں نادرست، بعد فراغت بول ڈھیلے سے استنجا کرنا یا صرف پانی سے کرنا کیسا ہے اور ایسا کرنے والے کی امامت کیسی ہے اور کیا واقعی امر ہے کہ پانی سے قطرہ رک جاتا ہے؟ |
| | ۹ |
| | عورتوں کا اپنے نامحرم دیور، جیٹھ وغیرہ کے سامنے بے پردہ آنا کیسا ہے وہ لوگ جو اپنی |


Marfat.com

| صفحہ | مسائل |
|---|---|
| ۶۷ | عورتوں کو نامحرم کے سامنے بے پردہ کرتے ہیں ان کا کیا حکم ہے۔ اور ان کی امامت کیسی ہے۔ |
| ۶۷ | وہ شخص جو ایسے امراض میں مبتلا ہے کہ تنہا حج کو جانے سے مجبور ہے اس پر خود حج فرض ہے یا حج بدل وغیرہ |
| ۶۹ | حضرت حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضل دینا کیسا ہے ایسا شخص سنی ہے یا نہیں۔ |
| ۷۰ | سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا جاننا۔ سیدنا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت ملعونہ رکھنا۔ مجتہدین شیعہ حال کی تعظیم کرنا وغیرہ کیسا ہے۔ |
| ۷۰ | امام نے آیہ صلوٰۃ والسلام پڑھی اور مقتدیوں کے منہ سے بطور عادت صلی اللہ علیہ وسلم نکل گیا تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں اور درود کو ناقص چھوڑنے کا حکم مسائل تمہ کہ اور اس کے معارف مختلفہ |
| ۷۳ | نکاح کے وقت جو مہر بندھا تھا اس کی تعداد سوائے منکوحہ کے کسی اور کو معلوم نہیں پس اہل محلہ جبکہ ان کو یہ معلوم ہے کہ اس قدر خاندانی مہر مثل ہے تو اب کس قسم کی گواہی از روئے شرع دے سکتے ہیں۔ |
| ۷۴ | زید کے طلاق دینے پر ہندہ گو عمرو کے پاس رہی اور ہندہ کو عمرو سے حمل رہ گیا۔ عمرو نے بعد گزرنے ایام عدت اس سے نکاح کر لیا بعد نکاح عمرو کو یہ معلوم ہوا کہ ہندہ کو اس سے حمل ہے تو یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔ |
| ۷۴ | ابر محیط ہونے کی حالت میں چاند نظر نہ پڑے اور دوسرے دن چاند بڑا دیکھ کر قیاس دوڑانا کہ آج کا نہیں کل کا ہے۔ تو رویت کب کی قرار دی جائے گی اور ان کے متعلق خطوط اور تار وغیرہ کا حال۔ |
| ۷۵ | نماز میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں خود عرض کرنا یا جواب حضور عرض کرنا مفسد نماز ہے یا نہیں۔ |
| ۷۶ | خالص ریشم مجاہدین کو بوقت جنگ جائز ہے یا نہیں |
| ۷۶ | مخصوص تعویذ کو جس پر فرعون وغیرہ لکھا جاتا ہے۔ پیر میں باندھ کر اس پر جوتے مارنا جائز ہے یا نہیں۔ |
| ۷۶ | غیر مقلدین کے وہ کون سے مسائل ہیں جو مذاہب اربعہ اہلسنت میں سے کسی کے نزدیک جائز نہیں۔ |
| ۷۷ | قیاس امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باطل کہنے والا کیسا ہے۔ |
| ۷۷ | شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالی دینے والا کافر ہے یا نہیں۔ |
| ۷۷ | حنفیوں کی نماز شافعی المذہب کے پیچھے جائز ہے یا نہیں۔ |


Marfat.com

| صفحہ | مسائل |
|---|---|
| ۷۷ | سنیوں۔ حنفیوں کی نماز غیر مقلدین کے |
| ۷۷ | پیچھے جائز ہے یا نہیں۔ |
| ۷۸ | غیر مقلدین کی بدعت لزوم کفر تک پہنچی ہے یا نہیں بدعتی اور فاسق کی امامت کیسی ہے۔ |
| ۷۸ | امام بنانا دینی تعظیم ہے یا نہیں اور بدعتی کو امام بنانا حرام ہے یا نہیں۔ |
| ۷۸ | مسجد میں کس کا حق ہے اور مسلمان کسے کہتے ہیں۔ |
| ۷۹ | تقرر امامت میں بحالت اختلاف قلت رائے کا اعتبار ہے یا کثرت کا؟ |
| ۷۹ | کسی شیعہ کے پیچھے نماز جائز ہے اور کس کے پیچھے ناجائز۔ |
| ۷۹ | کسی شخص کا دعوی استحقاق امامت کا بانی مسجد یا اولاد بانی مسجد کے ہوتے ہوئے قابل اعتبار ہے یا نہیں۔ |
| ۷۹ | زید کا دیوبندیوں کو کافر تسلیم کرنا اور زبان سے کافر نہ کہنا اور آیہ فلا وربک لا یؤمنون۔ الآیہ سے دلیل لانا اور یہ کہنا کہ جب ہم اپنے مقدمات کو بجائے جب ہمارا یہ حال ہے اور ہم خود کفر میں مبتلا ہیں۔ تو دوسروں کو کیونکر کافر کہیں کیا حکم رکھتا ہے۔ |
| | آیت وحدیث کے انگریزی قوانین سے طے کراتے ہیں تو نص قرآنی ہماری تکفیر..... |
| ۸۱ | فرمارہی ہے اور عورتوں کو زیارت قبور کے واسطے جانا کیسا ہے۔ |
| ۸۲ | عورت کا شوہر موجود ہے اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا شوہر کہتا ہے کہ لڑکا میرے نطفے سے نہیں حرامی ہے یہ کہاں تک صحیح ہے۔ |
| ۸۲ | حرامی کفو ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اس کی امامت کیسی ہے۔ |
| ۸۲ | نکاح پڑھانے کے وقت چند عورتیں موجود ہوں اور وہ ایجاب وقبول سن لیں تو نکاح ہوگا یا نہیں۔ |
| ۸۳ | حمل کی حالت میں عورت سے جماع جائز ہے یا نہیں۔ |
| ۸۳ | مرد وعورت میاں بی بی کہلاتے ہیں اور اس کی عام شہرت ہے لیکن ان کا نکاح ہونا کسی کو معلوم نہیں تو محض شہرت کی بناء پر ان کو زوج وزوجہ تسلیم کیا جائے یا نہیں |
| ۸۳ | نابالغ اور بالغ کے نکاح میں ان کے اذن کی ضرورت ہے یا نہیں اگر ہے تو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے یا نہیں۔ |
| | ان افواہوں کی کیا اصلیت ہے۔ (۱) شب معراج میں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنے اوپر سوار کرکے عرش پر ...... پہنچانا۔ (۲) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا |


Marfat.com

| صفحہ | مسائل |
|---|---|
| | ہے کہ میرے بعد نبی ہوتا تو پیرانِ پیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے (۳) زنبیل ارواح کی حضرت عزرائیل علیہ السلام سے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چھین لینا۔ (۴) حضرت عائشہ نے حضرت غوث اعظم کی روح کو دودھ پلایا یا نہیں (۵) حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ سمجھنا کیسا ہے۔ |
| ۸۴ | امامت میں کیا وراثت جاری ہو سکتی ہے۔ |
| ۹۱ | امامت حق علماء کا ہے یا جاہلوں کا۔ |
| ۹۲ | عالم کے ہوتے ........ ہوئے جاہل کو امام بنانے میں کوشش کرنے والوں کے لیے سزائے شرعی ہر نیک و بد کے پیچھے نماز کے جائز ہونے کی حدیث کا نہایت نفیس مطلب اور اعلیٰ درجہ کی تشریح |
| | مکان۔ |
| ۹۳ | موقوف مدرسہ کو کرائے پر دینے یا اس کی زمین کاشت پر اٹھاتے یا اس کو فروخت کر کے کہیں دوسری جگہ مدرسہ بنانے یا دیگر مصارف مدرسہ میں اس کی قیمت لانے کا حال ہبہ یا وصیت مرض الموت میں درست ہے یا نہیں۔ |
| ۹۳ | نابالغ لڑکے اور لڑکی کی حد بلوغ کا کافی بیان۔ |
| ۹۴ | بارش میں نالیوں وغیرہ کا پانی جو بہتا ہو یا نہ بہتا ہو، وہ پاک ہے یا ناپاک اس سے وضو درست ہے یا نا درست۔ |
| ۹۶ | |


براستہ گجرات
کدھالہ آزاد کشمیر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسئلہ ۱: شوہر اپنی بیوی کو غسل میّت دے سکتا ہے یا نہیں اور بعد مرنے کے شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو ہاتھ لگا سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: جنازہ کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔ قبر میں اتار سکتا ہے۔ اس کے بدن کو ہاتھ نہیں لگا سکتا اسی واسطے غسل نہیں دے سکتا۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۲: میت کے سوم کے چنے کا کس قدر وزن ہونا چاہیئے۔ اگر چھواروں پہ فاتحہ دلا دی جائے تو انکا کس قدر وزن ہو۔

الجواب: کوئی وزن شرعاً مقرر نہیں۔ اتنے ہوں جس میں ستر ہزار عدد پورا ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳: اگر ایک عورت کو طلاق دی جاوے تو وہ عورت طلاق دینے سے کتنی مدت بعد نکاح کر سکتا ہے۔

الجواب: طلاق کے بعد تین حیض شروع ہو کر ختم ہو جائیں اور حیض والی نہ ہو تو تین مہینے اور حاملہ ہو تو جب بچہ پیدا ہو جائے اگرچہ سال بھر بعد یا طلاق سے ایک ہی منٹ بعد۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۴: تہبند کا پیچ کھول کر نماز کیوں پڑھتے ہیں۔

الجواب: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے نماز میں کپڑا سمیٹنے اور گھرسنے سے منع فرمایا ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۵: اگر تہبند کے نیچے لنگوٹ بندھا ہو تو نماز پڑھنا درست ہوگی یا نہیں۔

الجواب: درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶: بجلی کیا شے ہے۔

الجواب: اللہ تعالیٰ نے بادلوں کے چلاتے پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے۔ جس کا نام رعد ہے۔ اس کا قد بہت چھوٹا ہے اور اس کے ہاتھ میں بہت بڑا کوڑا ہے۔ جب وہ کوڑا بادل کو مارتا ہے۔ اس کی تیزی سے آگ بھڑکتی ہے۔ اس آگ کا نام بجلی ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

Marfat.com

مسئلہ:۔ اگر مقتدی عمامہ باندھے ہوں اور امام کے سر پر عمامہ نہ ہو تو نماز درست ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ نماز بلا تکلف درست ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ:۔ ایک شخص تنہا نماز پڑھتا ہے۔ اگر اس کو سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو ایک ہی طرف سلام پھیرنے سے درست ہوگا یا دونوں طرف۔

الجواب:۔ ایک ہی طرف سلام پھیرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۹:۔ قاضی کو نکاح پڑھانے کا روپیہ لینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ حسب مرضی اہل معاملہ بلا جبر و اکراہ پہلے سے مقرر کرکے لے سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ:۔ کفار سے سود اور رشوت لینا مسلمان کو جائز ہے یا نہیں۔ اور ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالسلام۔

الجواب:۔ سود اور رشوت مطلقاً حرام ہیں۔ ہندوستان دارالحرب نہیں دارالسلام ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ:۔ کافر کے ہمراہ مسلمانوں کو کھانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ممانعت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۱۲:۔ ہندو کے یہاں شرینی پر فاتحہ دینا جائز ہے یا نہیں۔ اور اس کے گھر کا کھانا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اولیٰ یہ ہے کہ فاتحہ کے لیے شرینی مسلمانوں کے یہاں کی ہو اور ہندو کے یہاں کا گوشت حرام ہے۔ باقی کھانوں میں مضائقہ نہیں۔ اگر کوئی وجہ شرعی مانع نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۱۳:۔ شرعاً لڑکا اور لڑکی کتنی عمر میں بلوغ کو پہنچتے ہیں۔

الجواب:۔ لڑکا کم سے کم بارہ برس میں اور لڑکی نو برس میں اور زیادہ سے زیادہ دونوں پندرہ برس میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۱۴:۔ اگر حالت جنابت میں عورت مر جائے تو ایک ہی غسل کفایت کرتا ہے یا دو۔

الجواب:۔ ایک ہی غسل کافی ہے اگرچہ تین جمع ہو جائیں۔ مثلاً عورت کو حیض آیا ابھی نہ نہائی تھی کہ جماع کیا۔ ابھی غسل کرنے نہ پائی کہ مر گئی۔ ایک ہی غسل دیا جائے گا واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

مسئلہ ۱۵:۔ اولیاء میں سب سے زیادہ کس کا مرتبہ ہے۔

الجواب:۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۶:۔ موزہ پہننے سے جو ٹخنے بند ہو جاتے ہیں۔ اس سے نماز میں تو کوئی فتور نہیں آتا۔

الجواب:۔ نماز میں اس سے اصلاً کوئی حرج یا کراہت نہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۷:۔ بید کی لکڑی ہاتھ میں رکھنا چاہیئے یا نہیں۔

الجواب:۔ خود اس میں حرج نہیں۔ مگر پتلا بید ٹیڑھے سر کا حصہ لمبا بائیں ہاتھ میں لے کر ہلاتے ہوئے چلنا شیاطین کی وضع ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۸:۔ اہلبیت میں کون کون سے ہیں۔

الجواب:۔ حضرت بتول زہرا کی اولاد امجاد اہلبیت ہیں۔ پھر علی و عقیل و جعفر و عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اولاد اہل بیت ہیں۔ ازواجِ مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہن اہل بیت ہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹:۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فاتحہ کا کھانا مردوں کو کھانا چاہیئے یا نہیں۔

الجواب:۔ چاہیئے کوئی ممانعت نہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰:۔ اولیاء کے مزار پر چادر چڑھانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۱:۔ کھانے کے سامنے پانی رکھنا فاتحہ کے واسطے درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درست ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۲:۔ داڑھی میں ڈھاٹا باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ منع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں بالوں کے روکنے سے منع فرمایا ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳:۔ ضرورت کو حرام چیز میں لانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر بھوک یا پیاس سے مرتا ہو اور کوئی حلال شے پاس نہیں اور جانے کہ اگر اس وقت کچھ کھائے پیئے گا نہیں تو مر جائے گا۔ ایسی صورت میں حرام چیز کھانا پینا اور اس قدر جس سے اس وقت جان بچ جائے جائز ہے۔ یونہی اگر سردی بہت سخت ہے۔ اور پہننے کو حرام کپڑے کے سوا کچھ نہیں۔ اور نہ پہنے تو مر جائے گا یا ضرر پائے گا تو اتنی دیر پہن لینا چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

مسئلہ ۲۴: ہندو فقیر اللہ کی منزل تک پہنچتے ہیں یا نہیں۔

الجواب: ہندو ہو خواہ کوئی کافر وہ اللہ تعالےٰ کے غضب ولعنت تک پہنچتے ہیں جو یہ گمان کرے کہ کافر بغیر اسلام لائے اللہ تک پہنچ سکتا ہے۔ وہ خود کافر ہے واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۵: وضو کے پانی سے استنجا کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: درست ہے۔ بہتر نہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶: دنیوی شے کو دینی شے سے نسبت دینا جائز ہے یا نہیں۔ مثلاً کوئی یوں کہے کہ فلاں عورت مثل حور کے ہے۔

الجواب: اس مثال میں حرج نہیں۔ ہاں جہاں دینی شے کی بے حرمتی لازم آئے وہ ناجائز ہے۔ بلکہ کبھی کفر تک پہنچے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷: بارہ وفات یعنی ماہ ربیع الاوّل میں اگر عورتیں مسی سرمہ لگائیں یا رنگ کر کپڑا پہنیں تو کچھ حرج نہیں۔

الجواب: کوئی حرج نہیں اگر سوگ کی نیت سے چھوڑیں تو حرام ہے اسی طرح محرم شریف میں واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۸: اگر بیوی کا مذہب شوہر کے خلاف ہو تو اولاد حرام ہو گی یا حلال۔

الجواب: اگر ان میں سے کسی ایک کی بد مذہبی حد کفر تک پہنچی ہو تو اولاد ولد الزنا ہو گی ورنہ واللہ تعالےٰ اعلم۔ مسئلہ ۲۹: شراب پینا خدا کے راستے کو روکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: بے شک ضرور روکتی ہے اور اس کے پینے والے پر اللہ لعنت کرتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۰: کمر میں پٹکا باندھ کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: درست ہے مگر دامن اس کے نیچے نہ دب جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۱: داڑھی کو وسمہ یا مہندی لگانا چاہیے یا نہیں۔

الجواب: وسمہ لگانا حرام ہے۔ مہندی جائز بلکہ سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: بعد نماز فجر اور آفتاب طلوع ہونے سے قبل قرآن شریف کی تلاوت کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: بے شک جائز ہے بلکہ وہ بہت اعلیٰ وقت ہے جب تک آفتاب طلوع نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: اہلسنت والجماعت قرآن شریف میں ضاد کو دواد کیوں پڑھتے ہیں۔ اور رافضی لوگ داواد کیوں نہیں پڑھتے۔

Marfat.com

الجواب:۔ ظاد۔ دواد دونوں غلط ہیں۔ مخرج سیکھنا اور اس کا استعمال کرنا فرض ہے۔ رافضیوں سے جیب نہ نکل سکا۔ انہوں نے قرآن مجید کے حرف کو قصداً بدل دیا یہ کفر ہے۔

مسئلہ ۳۴:۔ طلاق کتنی مرتبہ دینے سے عورت نکاح سے باہر ہو سکتی ہے۔

الجواب:۔ تین مرتبہ طلاق ہو جائے تو عورت نکاح سے ایسی باہر ہو جائے کہ بے حلالہ پھر اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور تین مرتبہ سے کم کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔ کہ ان سے نکاح جاتا رہتا ہے۔ مگر بے حلالہ نکاح پھر کر سکتا ہے اور ابھی عورت سے خلوت کی نوبت نہیں پہنچی ہو تو کسی لفظ سے ایک ہی طلاق دینے سے عورت نکاح سے باہر ہو جاتی ہے۔ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

مسئلہ ۳۵:۔ اگر عورت بغیر اپنے شوہر کی اجازت کے کسی غیر کے گھر چلی جاوے تو اس کا نکاح درست رہے گا یا نہیں۔

الجواب:۔ درست رہے گا ہاں عورت گنہگار ہو گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۶:۔ اگر جنابت کی حالت میں سہواً کوئی شخص نماز پڑھ لے اور بعد نماز پڑھنے کے اس کو یاد ہوا کہ میں ناپاک تھا تو اب وہ نماز بعد غسل کے دہرا دے یا نہیں۔

الجواب:۔ ضرور نہا کر پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۷:۔ مرد کو شوقیہ یا بضرورت سونے چاندی کی انگوٹھی پہننا چاہیئے یا نہیں۔

الجواب:۔ سونے کی انگوٹھی مرد کو مطلقاً حرام ہے یونہی چاندی کی دو یا دو سے زیادہ انگوٹھیاں یونہی ایک انگوٹھی جس میں کئی نگ ہوں یونہی ایک انگوٹھی جس میں $4\frac{1}{2}$ ماشے چاندی ہو تو صرف ایک انگوٹھی ایک نگ کی ساڑھے چار ماشے سے کم چاندی کی شوقیہ یا مہر وغیرہ کی حاجت سے مرد کو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۸:۔ ایک شخص نماز پڑھتا ہے۔ اگر اس کے سامنے سے دوسرا شخص نکل جائے تو وہ شخص کتنے فاصلے پر نکل جانے سے گنہگار نہ ہو گا۔

الجواب:۔ مکان یا چھوٹی مسجد میں دیوار قبلہ تک بغیر آڑ کے نکلنا حرام ہے اور جنگل یا بڑی مسجد میں ۳ گز کے فاصلے کے بعد نکلنا جائز ہے ۴۷۔۴۸ گز مساحت کی جو مسجد ہو وہ بڑی مسجد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ مسئلہ ۳۹:۔ اگر بلی یا کتا وغیرہ آدمی کی چیزوں کا نقصان کرتے ہوں یا کاٹ کھاتے ہوں تو ان کا مار ڈالنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ کاٹتے ہوں تو قتل درست ہے۔

Marfat.com

**مسئلہ۴۰:** حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فاتحہ ڈھک کر دینا چاہیئے یا کھول کر۔

**الجواب:** دونوں طرح درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ۴۱:** ہندو قصاب کے ہاتھ کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** حرام ہے مگر اس صورت میں کہ مسلمان نے ذبح کیا اور مسلمان کی نگاہ سے غائب ہونے سے پہلے اس مسلمان خواہ دوسرے نے اس میں سے لیا تو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ۴۲:** نماز میں سنت ترک کرنے سے سجدہ سہو ہوگا یا نہیں۔

**الجواب:** سجدہ سہو صرف ترک واجب سے ہے ترک سنت سے نہیں ہاں نماز مکروہ ہوگی پھیرنا بہتر ہے۔ اور بلا وجہ شرعی ترک سنت کی عادت کرلے گا۔ تو گنہگار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ۴۳:** ان پانچ روز میں جو روزہ رکھنا یعنی ایک خاص عید الفطر اور چار عید الاضحیٰ کے تو اس کی کیا وجہ ہے

**الجواب:** یہ دن اللہ عزوجل کی طرف سے بندوں کی طرف سے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ۴۴:** اس میں کیا حکمت ہے کہ فرضوں میں دو رکعت خالی اور دو رکعت بھری پڑھی جاتی ہیں۔ اور سنت اور نفلوں میں چاروں بھری۔

**الجواب:** نماز میں صرف دو ہی رکعتوں میں تلاوت قرآن مجید ضرور ہے۔ سنت و نفل کی ہر دو رکعت جداگانہ ہیں۔ لہٰذا ہر دو رکعت میں قرات لازم ہو تو چاروں بھری ہوگئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ۴۵:** حقہ پینا۔ افیون کھانا یا کوئی دوسرا نشہ والی چیز کھانا جائز ہے۔ یا نہیں۔

**الجواب:** افیون وغیرہ کوئی نشے کی چیز کھانا پینا مطلق حرام ہے۔ حقہ کا دم لگانا جس سے حواس میں خلل آجائے جیسا بعض جاہل رمضان شریف میں کرتے ہیں حرام ہے۔ بغیر اس کے حقہ مباح ہے۔ ہاں بودار کثیف ہو تو خلاف اولیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ۴۶:** مسجد میں مٹی کا تیل جلانا چاہیئے یا نہیں۔

**الجواب:** بو کی وجہ سے حرام ہے اگر ایسی ترکیب کریں کہ اس میں بو اصلاً نہ رہے تو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ۴۷:** کسی چیز کی مورت اگر جیب میں رکھے تو نماز درست ہوگی یا نہیں۔

**الجواب:** نماز درست ہوگی مگر یہ فعل مکروہ و ناپسندیدہ ہے۔ جبکہ کوئی ضرورت نہ ہو۔ روپیہ اشرفی میں ضرورت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ۴۸:** عورت کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں۔

Marfat.com

الجواب:۔ مسلمان عورت کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے۔ جبکہ وہ ذبح کرنا جانتی ہو۔ اور ٹھیک ذبح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۹:۔ وہابی الحمد شریف کے بعد آمین کیوں جہر سے پڑھتے ہیں۔

الجواب:۔ ان کا مقصود صرف مسلمانوں کی مخالفت ظاہر کر کے اپنا ایک گروہ جدا قائم کرنا ہے واللہ اعلم۔

مسئلہ ۵۰:۔ علاوہ چاقو چھری کے کسی دوسرے اوزار سے ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جائز ہے جب کہ وہ دھار دار اور تیز ہو اور جانور کو زیادہ آزار نہ پہنچے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۱:۔ زید نے کچھ روپے قرض واسطے تجارت عمرو کو دیئے۔ اور آپس میں یہ ٹھہرالیا کہ علاوہ قرض کے روپیوں کے جس کا قدر منافع تجارت میں ہو اس میں سے نصف ہمارا اور نصف تمہارا تو یہ سود ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ سود اور حرام قطعی ہے۔ ہاں اگر روپیہ اسے قرض نہ دے بلکہ تجارت کے واسطے دے کر روپیہ میرا اور محنت تیری اور منافع نصفا نصف تو یہ جائز ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۲:۔ عقیقہ اور قربانی کی ہڈی توڑنا چاہیئے یا نہیں۔

الجواب:۔ کوئی حرج نہیں اور عقیقہ میں نہ توڑیں تو زیادہ اچھا ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۳:۔ جس شخص نے صبح کی نماز نہ پڑھی ہو تو اس کی جمعہ اور عید کی نماز ہو گی یا نہیں۔

الجواب:۔ عید کی مطلقاً ہو جائے گی اور جمعہ کی بھی اگر صاحب ترتیب نہ ہو یعنی اس کے ذمہ پانچ نمازوں سے زیادہ قضا جمع ہو گئی ہوں اگرچہ ادا کرتے کرتے اب کم باقی ہوں۔ اگر صاحب ترتیب ہے تو جب تک صبح کی نماز نہ پڑھ لے جمعہ نہ ہوگا۔ اگر صبح کی نماز اسے یاد ہے اور وقت اتنا تنگ نہ ہو گیا ہو کہ صبح کی پڑھے تو ظہر کا وقت ہی نکل جائے اور یہ جمعہ میں متوقع نہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۴:۔ عورت کو فاتحہ دینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جائز ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۵:۔ لڑکے کے عقیقہ کا گوشت لڑکے کے والدین اور دادی اور نانا، نانی کو کھانا چاہیئے یا نہیں۔

الجواب:۔ سب کو درست ہے اور یہی صحیح ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۶:۔ شادی میں دف یا نوبت بجوانا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ دف کی اجازت ہے جبکہ اس میں جھانجھ نہ ہوں اور مرد یا عزت دار عورتیں نہ بجائیں نہ

Marfat.com

لہو لعب کے طور پر نہ بجایا جائے بلکہ اعلان نکاح کی نیت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ ۵۷**:۔ اگر عورتیں مردوں کو سلام کریں تو کس طرح کریں۔

**الجواب**:۔ اپنے محارم مردوں کو سلام کریں۔ السلام علیکم کہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۵۸**:۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں قسم کیوں کھائی ہے۔

**الجواب**:۔ قرآن عظیم محاورہ عرب پر اترا ہے۔ عرب کی عادت تھی کہ جس امر کا اہتمام منظور ہوتا اسے مؤکد بقسم کرتے معہٰذا کفار مکہ کو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدق پر یقین کامل تھا۔ بعثت سے پہلے حضور کا نام ہی صادق اور امین کہا کرتے اور ایسا کامل الصدق کہ جس بات کو قسم سے مؤکد کرکے ذکر فرمائے۔ خواہی نخواہی اس پر اعتبار آئے گا تو ان پر اتمام حجت کے لیے قسم ذکر فرمائی گئی۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۵۹**:۔ کافر کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ حرام ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۶۰**:۔ عید الاضحیٰ کے روز عقیقہ جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ جائز ہے واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۶۱**:۔ اگر امام نماز پڑھاتا ہو اور وہ کسی سورت میں درمیان میں دو ایک الفاظ چھوڑ کر آگے کو پڑھے تو نماز ہوگی یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اگر ان کے ترک سے معنی نہ بگڑے تو نماز ہوگی۔ ورنہ نہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۶۲**:۔ مچھلی اور ٹڈی ذبح کیوں نہیں کی جاتی۔

**الجواب**:۔ ذبح کرنے سے خون نکالنا مقصود ہوتا ہے۔ اور مچھلی و ٹڈی میں خون نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ ۶۳**:۔ مرد میت کے قبر کے تختے کس طرف سے رکھنا چاہیے۔

**الجواب**:۔ سر کی طرف انسب ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۶۴**:۔ کیا قرآن شریف میں داڑھی رکھنے یا نہ رکھنے کا حکم ہے۔ اگر ہے تو کس جگہ ہے۔ اگر نہیں ہے۔ تو حدیث شریف میں کس جگہ سے سند لی گئی۔

**الجواب**:۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں **احفوا الشوارب واعفوا اللحی خالفوا المجوس**۔ لبیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ آتش پرستوں کا خلاف کرو۔ فقیر نے اپنے رسالہ **لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحی** میں پانچ آیتوں اور چالیس سے زیادہ حدیثوں سے داڑھی رکھنے

Marfat.com

کا ثبوت دیا ہے۔ واللہ تعالے اعلم۔

مسئلہ ۱۶۵: نمازی لوگ مسجدوں کے دروں اور امام صاحب کے برابر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آیا ان کی نماز ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہوتی ہے تو نماز دھرانا چاہیئے یا نہیں۔

الجواب: مقتدیوں کو دروں میں کھڑا ہونا منع ہے۔ مگر نماز ہو جائے گی۔ گنہگار ہوں گے۔ امام کے برابر دو مقتدی کھڑے ہو جائیں تو نماز مکروہ تنزیہی ہے۔ یعنی خلاف اولی۔ اور دو سے زیادہ کھڑے ہو جائیں تو نماز مکروہ تحریمی۔ اس کا پھیرنا واجب ہے۔ والتفصیل فی فتاونا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۶۶: قربانی بیل بھینسے فربہ کی جائز ہے یا نہیں۔ زید کہتا ہے۔ ہمارے شہر یا گاؤں یا قصبہ میں بیل کی قربانی نہیں کی جاتی ہے اور جو نہیں کی جاتی ہے وہ مکروہ کے برابر ہے۔ ایسے شخص کے کہنے میں کچھ ایمان میں تو نقصان نہیں۔ اگر بھینسے کے دو برس یا زائد عمر کی قربانی کی جاوے محلہ والے اس کو برُا سمجھ کر نہ لیں تو گنہگار ہوں گے یا نہ۔ شہر بریلی میں بیل کی قربانی ہوتی ہے یا نہیں۔ عمرو کہتا ہے کہ اسی برس سے دیکھتا ہوں کہ بریلی میں بیل کی قربانی نہیں ہوتی۔ اس کا کہنا غلط ہے یا صحیح۔

الجواب: بیل بھینسہ کی قربانی بلاشبہ جائز ہے اس میں اصلاً کراہت نہیں۔ زید کا کہنا غلط ہے۔ مگر اس کے کہنے سے ایمان میں کچھ فرق نہیں آتا۔ عالمگیری میں ہے۔ یکون من الاجناس الثلثة الغنم والابل والبقر ویدخل فی کل جنس نوعه والذکر والانثی معه والجاموس نوع من البقر۔ محلہ والے اگر بھینسے کا گوشت کہ سخت ہوتا ہے پسند نہ کریں اس وجہ سے نہ لیا تو برا کیا کہ مسلمان کی دل شکنی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لاتحقرون معروفا اور اگر اسی خیال سے نہ لیا کہ وہ بھینسے کی قربانی ناجائز جانتے ہیں تو سخت جہالت میں ہیں انہیں حکم شرع تعلیم کیا جائے۔ بیل کی قربانی لوگ اس خیال سے نہیں کرتے کہ وہ گائے سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے اور گائے کا گوشت بھی بیل سے بہتر ہوتا ہے اسی واسطے شرعاً بھی گائے کی قربانی بیل سے افضل ہے جبکہ قیمت میں یکساں ہو عالمگیری میں ہے۔ الانثی من البقر افضل من الذکر اذا استویا لان لحم الانثی اطیب کذا فی فتاویٰ قاضی خاں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۶۷: تعزیہ بنانا سنت ہے جس کا یہ عقیدہ ہو یا قرآن شریف کی کسی آیت یا حدیث سے سند پکڑے ایسا شخص علماء اہلسنت والجماعت کے نزدیک خارج از اسلام تو نہ سمجھا جائے گا۔ اس پر کفر کا اطلاق جائز ہے یا نہیں اور یہ کیسے شروع ہوا ہے اگر سامنے آجاوے بہ نظر تحقیر یا تعظیم سے دیکھنا چاہیئے یا نہیں۔

Marfat.com

**الجواب:** وہ جاہل خطاوار مجرم ہے مگر کافر نہ کہیں گے۔ تعزیہ آتا دیکھ کر اعراض و گردانی کریں اس کی جانب دیکھنا ہی نہ چاہیئے۔ اس کی ابتدا سنا جاتا ہے کہ امیر تیمور بادشاہ دہلی کے وقت سے ہوئی۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۶۹:** حضرت سکینہ بنت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح معصب بن زبیر اور ان کے بعد کس کس کے ساتھ ہوا۔

**الجواب:** متعدد نکاح ہوئے جن کی تفصیل نور الابصار وغیرہ کتب سیر میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

**مسئلہ ۷۰:** کیا مثنوی شریف میں کوئی شعر ایسا ہے جس سے معلوم ہو کہ تین دن تک لاش حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم بے تجہیز و تکفین رکھی رہی۔ جس کا یہ عقیدہ ہو اس کو کافر سمجھیں یا مسلمان

**الجواب:** یہ محض جھوٹ ہے۔ مثنوی شریف میں ایسا کوئی شعر نہیں یہ ناپاک خیال رافضیوں کا ہے ایسا شخص بددین ہے مگر کافر نہ کہیں گے۔ ہاں اگر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین شان کریم کے لیے ایسا بکتا ہے تو کافر و مرتد ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۷۱:** محرم شریف میں مرثیہ خوانی میں شرکت جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** ناجائز ہے کہ وہ مناہی و منکرات سے مملو ہوتے ہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۷۲:** مسلمانوں کو خدا کا دیدار نصیب ہو گا یا نہیں جس کا یہ اعتقاد ہو اس کو کیا کہیں۔

**الجواب:** اہلسنت کا اعتقاد ہے کہ بے شک اللہ سبحانہ و تعالےٰ مسلمانوں کو اپنا دیدار کریم آخرت میں نصیب فرمائے گا اس کا منکر گمراہ بددین ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۷۳:** زید مقتدی ہے۔ بکر امام۔ مغرب کی نماز ہو رہی ہے۔ درمیانی قعدہ میں بکر نے التحیات پڑھ کر **اللہ اکبر** کہا اور کھڑا ہو گیا مگر زید نے ابھی پوری التحیات نہیں پڑھی ہے پس زید کو التحیات پوری کر کے کھڑا ہونا چاہیئے یا امام کے ساتھ کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ بر تقدیر ثانی اگر زید التحیات پوری کر کے کھڑا ہوا تو وہ اتباع امام سے باہر ہوا یا نہیں۔ اور اس پر کچھ الزام ہے یا نہیں اور اس کی نماز ہوئی یا نہیں۔ بینوا و توجروا

**الجواب:** صورت مسئولہ میں زید پر واجب ہے کہ التحیات پوری ہی کر کے اٹھے اسی میں امام کا اتباع ہے۔ اگر اس کے خلاف کرے گا اور بغیر التحیات پوری کئے امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے گا۔ تو اتباع امام سے باہر ہو گا۔ اور گنہگار ہو گا۔ اور نماز ناقص ہو گی امام نے تو التحیات پوری پڑھی اور یہ پڑھے کم تو اتباع کہاں ہوا۔ رہا قیام اس میں اتباع ہو جائے گا۔ اگرچہ تاخیر کے اتباع میں

Marfat.com

یہ بھی داخل ہے کہ امام کے فعل کے بعد اس کا فعل واقع ہو یہاں تک کہ اگر کوئی شخص التحیات میں آکر شریک ہوا اور یہ بیٹھا ہی تھا کہ امام کھڑا ہو گیا۔ تو اسے واجب ہے کہ پوری التحیات پڑھ کر کھڑا ہو۔ اگرچہ امام اتنی دیر میں تیسری رکعت کا قیام ختم کر کے رکوع میں چلا جائے یہ التحیات پوری کر کے کھڑا ہو اور بقدر ایک تسبیح کے دیر کر کے رکوع میں سجود میں سلام تک کہیں جا ملے اور بالفرض کہیں نہ مل سکے تو حرج نہیں۔ امام کے فعل کے بعد اس کا ہر فعل ہوتا رہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ۲۳:** زید صبح کو ایسے تنگ وقت میں سو کر اٹھا کہ صرف وضو کر کے نماز ادا کر کے نماز فجر ادا کر سکتا ہے مگر اس کو غسل کی حاجت ہے پس غسل کر کے فجر ادا کرنا چاہیئے یا وقت ختم ہو جانے کے خیال سے غسل کا تیمم کر کے اور وضو کر کے نماز فجر ادا کرے اور بعدہٗ غسل کر کے نماز کا اعادہ کرے۔

**بینوا توجروا۔**

**الجواب:** تیمم کر کے نماز وقت میں پڑھ لے بعد کو نہا کر اعادہ کرے۔ بہ یفتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ۲۴:** قمری مہینے کبھی گرمی سردی کبھی برسات میں ہوتے ہیں اور ہندی مہینے کیوں ہمیشہ ایک ہی موسم میں ہوتے ہیں۔

**الجواب:** موسموں کی تبدیلی خالق عزوجل نے گردش آفتاب پر رکھی ہے مثلاً تحویل برج حمل سے ختم جوزا تک فصل ربیع ہے پھر تحویل سرطان سے ختم سنبلہ تک گرمی پھر تحویل میزان سے ختم قوس تک خریف پھر تحویل جدی سے ختم حوت تک جاڑا۔ یہ آفتاب کا ایک دورہ ہے کہ تقریباً ۳۶۵ دن اور پونے چھ گھنٹے میں کہ پاؤ دن کے قریب ہوا پورا ہوتا ہے اور عربی شرعی مہینے قمری ہیں کہ ہلال سے شروع اور ۳۰ یا ۲۹ دن میں ختم ہوتے ہیں۔ اور یہ بارہ مہینے یعنی قمری سال ۳۵۴ یا ۳۵۵ دن کا ہوتا ہے تو شمسی سال دس یا گیارہ دن چھوٹا ہے۔ سمجھنے کے لیے کسرات چھوڑ کر شمسی سال ۳۶۵ قمری ۳۵۵ ہی رکھیئے کہ دس دن کا فرق ہوا اب فرض کیجیئے کہ کسی سال یکم رمضان شریف یکم جنوری کو ہوئی۔ تو آئندہ سال ۲۲ دسمبر کو یکم رمضان ہوگی کہ قمری بارہ مہینے ۳۵۵ دن میں ختم ہو جائیں گے اور شمسی سال پورا ہوتے کو ابھی دس دن اور درکار ہیں پھر تیسرے سال یکم رمضان ۱۲ دسمبر کو ہوگی۔ چوتھے سال یکم دسمبر کو ہوگی۔ تین برس میں ایک مہینہ بدل گیا پہلے یکم جنوری کو تھی اب دسمبر کو ہوئی یوں ہی ہر تین برس میں ایک مہینہ بدلے گا۔ اور رمضان المبارک ہر شمسی مہینہ میں دورہ فرمائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بعینہٖ یہی حالت ہندی مہینوں کی ہوتی اگر وہ ہوشمند نہ لیتے انہوں سال رکھا شمسی اور مہینے لیے قمری تو ہر برس دس دن گھٹ گھٹ کر تین برس بعد ایک مہینہ گھٹ گیا لہذا ہر تین

سال پر وہ ایک مہینہ مقرر کر لیتے ہیں تاکہ شمسی سال سے مطابقت رہے اور نہ کبھی جلیٹھ جاڑوں میں آتا اور پوس گرمیوں میں بلکہ نصاریٰ جنہوں نے سال و ماہ سب شمسی لیے اگر ہر چوتھے سال ایک دن بڑھاکر فروری ۲۹ دن کی نہ کرتے ان کو بھی یہی صورت پیش آتی کہ کبھی جون کا مہینہ جاڑوں میں ہوتا اور دسمبر گرمیوں میں یوں کہ ہر سال ۳۶۵ دن کا لیا اور آفتاب کا دورہ ابھی چند گھنٹے بعد پورا ہوگا کہ جس کی مقدار تقریباً ۶ گھنٹے پہلے تیسرے سال ۱۸ گھنٹے چوتھے سال ۱۸ تقریباً چوبیس گھنٹے اور چوبیس گھنٹے کا ایک دن رات ہوتا ہے۔ لہٰذا ہر چوتھے سال ایک دن بڑھادیا کہ دورۂ آفتاب سے مطابقت رہے لیکن دورۂ آفتاب پورے ۶ گھنٹے زائد نہ تھا بلکہ تقریباً پونے چھ گھنٹے تو چوتھے سال پورے ۲۴ گھنٹے کا فرق نہ پڑتا تھا بلکہ تقریباً ۲۲ گھنٹے کا اور بڑھالیا۔ ایک دن کے چوبیس گھنٹے ہیں۔ تو یوں ہر چار سال میں شمسی سال دورۂ آفتاب سے کچھ کم ایک گھنٹہ بڑھے گا۔ سو برس بعد تقریباً ایک دن بڑھ جائیگا۔ لہٰذا صدی پر ایک دن گھٹاکر پھر فروری ۲۸ دن کا کرلیا۔ اس طرح اور کسرات کا حساب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

**مسئلہ ۱:** عورتوں کو سونے کے زیورات پہننے کا ازروئے شرع کیا حکم ہے۔

**الجواب:** عورتوں کو سونے چاندی کے زیور پہننا جائز ہیں۔ قال اللہ تعالےٰ ومن ینشؤ فی الحلیۃ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ الذھب والحریر حل لاناث امتی وحرام علی ذکورھا۔ یعنی سونا ریشم میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہیں۔ رواہ ابوبکر ابن شیبۃ عن زید بن ارقم والطبرانی فی الکبیر عنہ وعن واثلۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بلکہ عورت اپنے گہنا پہننا بناؤ سنگار کرنا باعث اجرِ عظیم اور ان کے حق میں نمازِ نفل سے افضل ہے بعض صالحات کہ خود اور ان کے شوہر دونوں صاحب اولیاء کرام سے تھے ہر شب بعد نمازِ عشاء پورا سنگار کرکے دلہن بن کر اپنے شوہر کے پاس آتیں اگر انہیں اپنی طرف حاجت مند پاتیں وہیں حاضر رہتیں ورنہ زیور لباس اتار کر مصلےٰ بچھاتیں اور نماز میں مشغول ہو جاتیں اور دلہن کو سجانا تو سنت قدیمہ اور بہت احادیث سے ثابت ہے۔ بلکہ کنواری لڑکیوں کو زیور لباس سے آراستہ رکھنا کہ ان کی منگنیاں آئیں۔ یہ بھی سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

**لوکان اسامۃ جاریۃ لکسوتہ وحلیتہ حتی انفقہ** رواہ احمد وابن ماجہ عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بسند حسن بلکہ عورت کا باوصف قدرت بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے تشبیہ ہے۔ کہ حدیث شریف میں ہے۔ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

یکرۃ تعطر النسا، وتشبہن بالرجال۔ مجمع البحار میں ہے۔ قیل اراد تعطل النساء بالامر وھی من لا حلی علیہ ولا خضاب والام والوا یتعاہدان حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مولا علی کرم اللہ وجہہٗ سے فرمایا یا علی مر لنسائک لا تصلین عطلاء۔ اے علی اپنی مخدرات کو حکم دے کر وہ بے گہنے نماز نہ پڑھیں۔ اور وہ ابن الشیر فی النہایۃ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا عورت کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرماتیں اور کچھ نہ پائے تو ایک ڈورا ہی گلے میں باندھ لے مجمع البحار میں ہے۔

من عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کرھت ان تصلی المراۃ عطلا ولو ان تعلق فی عنقھا

بجنے والا زیور عورت کے لیے اس حالت میں جائز ہے کہ نامحرموں مثلاً خالہ، ماموں، چچا، پھوپھی کے بیٹوں۔ جیٹھ۔ دیور۔ بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو نہ اس کے زیور کی جھنکار نامحرم تک پہنچے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں۔

ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن آلآیۃ۔ عورتیں اپنا سنگار شوہر یا محرم کے سوا کسی پر ظاہر نہ کریں اور فرماتا ہے۔ ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن۔ عورتیں پاؤں دھمک سے نہ رکھیں کہ ان کا چھپا ہوا سنگار ظاہر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ:** دفع وباء کے لیے آذان درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:** درست ہے۔ فقیر نے خاص اس مسئلہ میں رسالہ نسیم الصبا فی ان الاذان یحول الوبا لکھا۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ:** آذان دینی واسطے بارش کے درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:** درست ہے اذ لا تعطہ من الشرع۔ آذان ذکر الٰہی ہے اور بارش رحمت الٰہی اور ذکر الٰہی باعث نزول رحمت الٰہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ:** ہاتھی پر سوار ہونے کی حالت میں ہاتھی نے سونڈ اٹھا کر پھنکارا اور اس کی ناک یا حلق کے پانی کی چھینٹیں کپڑوں پر پڑیں ایسی صورت میں کپڑے پاک رہے یا نہیں۔

**الجواب:** اگر روپیہ بھر سے زیادہ جگہ میں پڑے کپڑے ناپاک ہو گئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ:** ہاتھی پر سوار ہونا جائز ہے یا ناجائز بر تقدیر ثانی مکروہ ہے یا حرام۔

**الجواب:** ہاتھی پر سوار ہونا مکروہ ہے۔ اور امام محمد کے نزدیک حرام کہ وہ اسے مثل خنزیر نجس العین جانتے ہیں۔ بہرحال احتراز چاہیئے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ:** حوض دہ دردہ سے مراد ہے دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہے یا کچھ اور۔ کیا اس

Marfat.com

حوض کی گہرائی بھی شرعاً مقرر ہے یا نہیں۔

**الجواب:** دہ در دہ سے مراد سو ہاتھ ساحت ہے مثلاً دس دس ہاتھ طول وعرض یا پچیس ہاتھ طول چار ہاتھ عرض یا پچاس طول دو ہاتھ عرض اور گہرائی اتنی چاہیئے کہ چلو لینے سے زمین نہ کھلے۔ واللہ اعلم۔

**مسئلہ ۸۱:** استن حنانہ یعنی وہ چوب خشک جس سے حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تکیہ لگا کر وعظ فرمایا کرتے تھے اور جس کا قصہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ اس کو حضورؐ نے دفن کیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

**الجواب:** نماز جنازہ پڑھنا غلط ہے اور ممبر شریف کے نیچے دفن کرنا ایک روایت میں آیا ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۸۲:** ایک واعظ صاحب نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تم وحی کہاں سے اور کس طرح لاتے ہو — آپ نے جواب میں عرض کیا۔ کہ ایک پردہ سے آواز آتی ہے آپ نے دریافت فرمایا — کہ تم نے کبھی پردہ اٹھا کر دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ میری مجال نہیں کہ پردہ اٹھا سکوں آپ نے فرمایا کہ اب کی بار پردہ اٹھا کر دیکھنا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ پردہ کے اندر خود حضور پرنور جلوہ فرما ہیں۔ اور عمامہ سر پہ باندھے ہیں اور سامنے شیشہ رکھا ہے اور فرما رہے ہیں کہ میرے بندے کو یہ ہدایت کرنا یہ روایت کہاں تک صحیح ہے۔ اگر غلط ہے تو اس کا بیان کرنے والا کس حکم کے تحت میں داخل ہے۔ بینوا توجروا۔

**الجواب:** یہ روایت محض جھوٹ اور کذب وافترا ہے۔ اور اس کا یوں بیان کرنے والا ابلیس کا مسخرہ ہے۔ اور اگر اس کے ظاہر مضمون کا معتقد ہے تو صریح کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ ۸۳:** زید اہل ہنود کے فقیروں (جن کو سنیاسی کہتے ہیں) کی شکل بنائے رہتا ہے ننگے سر ننگے پاؤں ایک ہاتھ میں رنگا ہوا کپڑا باندھے اوڑھے رہتا ہے۔ ایک مسلمان نے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا تو اس نے کہا دوسرا بھی لاؤ تو کہا دوسرا ہاتھ میرا ہندو ہے اسی زید کے پاس ایک ہندو لڑکے کو لایا کہ اسے اپنا چیلا بنالو۔ زید نے اس لڑکے کو ادم کھلا کر اپنا چیلا بنالیا باوجود ان باتوں کے یہ زید پیر طریقت بنا ہے مسلمانوں کو مرید کرتا ہے۔ نیز کہتا ہے کہ میں نے حدیث کی سند دیوبند سے حاصل کی ہے یہ اپنے آپ کو بکر کا خلیفہ کہتا ہے۔ بکر یہاں کے مسلمانوں کا پیر تھا۔

**الجواب:** صورت مذکورہ میں وہ شخص اپنے اقرار سے آدھا ہندو ہے۔ اور اسلام و کفر میں حصے

Marfat.com

نہیں جو ایک حصہ ہندو ہے وہ کل ہندو ہے تو وہ یقیناً اس کا اقراری کفر ہے اور اپنے کفر کا مقر یقیناً عند اللہ بھی کافر ہے۔ فصول عمادی و فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

مسلم قال انا ملحد یکفر و لو قال ما علمت انّه کفر لا یعذر بهذا۔ اور اس ادم کھلا کر چیلا بنانا اس کے کفر پر رجسٹری ہے اور دیوبند کی سند سے استناد اس کے کفر پر تیسرا پاس ہے۔ کفار کی وضع بنائے پھرنا ہی اس کی خباثت حال کو کافی تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من تشبه بقوم فهو منهم۔ ان کفروں نے وضاحت کردی اس کے ہاتھ پر بیعت حرام بلکہ اس کے کفریات پر مطلع ہو کر پھر اسے پیر بنانا یا بعد اطلاع پیر سمجھتے رہنا خود کفر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالے واللہ تعالی اعلم۔

مسئلہ ۸۴: بکر کا انتقال ہو گیا۔ یہ بکر پیری مریدی کرتا تھا۔ خاندان قادریہ میں کوئی صاحب قطب الدین کا خلیفہ تھا اور خاندان چشتیہ میں قاسم نانوتوی کا اپنے مریدوں کو دونوں شجرے دیتا تھا جو منسلک استفتائے ہذا ہیں۔

عمرو جس کی گواہی شریعت مطہرہ میں مقبول ہے کہتا ہے کہ بکر کا یہ واقعہ میرے سامنے گذرا۔ کہ ایک شخص نے بکر سے کہا کہ بریلی کے علماء دیوبند والوں کو وہابی کہتے ہیں تو بکر نے غصہ میں آکر فوراً کہا کہ جو شخص دیوبند والوں کو وہابی کہے خود وہابی ہے۔ بکر کے خلیفہ سے (جس کا حال مندرجہ بالا استفتے میں درج ہے) یہ بھی معلوم ہوا کہ بکر نے دیوبند میں حدیث کی سند حاصل کی ہے اب بکر کے مریدوں کو بکر سے بیعت توڑنا ضروری ہے یا نہیں۔ ذرا تفصیل سے بیان فرما دیجئے مولی تعالے آپ حضرات علماء کرام کے اوقات میں برکت عطا فرمائے۔

الجواب: مولی عزوجل مسلمانوں پر اپنی رحمت رکھے۔ کیا علماء کرام حرمین شریفین کے مبسوط و مفصل فتاوائے مبارکہ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین کے بعد کسی اور تفصیل کی ضرورت ہے اس میں دیوبندیوں کی نسبت صاف صریح تصریح ہے کہ من شك فی کفره فقد کفر۔ جو ان کے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے نہ کہ مسلمان سمجھنا نہ کہ صاحب ارشاد جاننا نہ کہ پیر بنانا۔ تو مریدان بکر کو بیعت توڑنا کیا معنے بیعت ہے ہی نہیں توڑی کیا جائے گی۔ ہاں ان پر فرض ہے کہ بکر اپنا پیر نہ سمجھیں ورنہ یہ بھی اسی کے مثل خارج از اسلام ہوں گے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ ومن یتولهم منکم فانه منهم اور فرماتا ہے۔ انکم اذا مثلهم۔ واللہ تعالے اعلم۔

مسئلہ ۸۵: ہندہ زوجہ بکر اس قدر مالیت کے زیور پہنتے ہے کہ جن پر زکوۃ دینا فرض ہے کیا یہ

Marfat.com

زکوٰۃ بکر پر فرض ہے یا ہندہ پر۔

**الجواب:** اگر زیور جہیز کا ہے یا بکر نے بنوا کر ہندہ کو مالک کر دیا ہے تو زکوٰۃ ہندہ پر ہے بکر سے کچھ تعلق نہیں۔ اور اگر زیور ملک بکر ہے ہندہ کو پہننے کو دیا ہے تو زکوٰۃ بکر پر ہے، ہندہ سے تعلق نہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۸۶:** ہندہ کے پاس سوائے ان زیورات کے نقدی کچھ نہیں بکر اس کو ہر سال کے ختم پر زکوٰۃ ادا کرنے کے واسطے روپیہ اس شرط پر دینا چاہتا ہے کہ وہ یہ روپیہ اپنے قرض واجب الادا یعنی مہر نکاح میں وضع کرتی رہے گی۔ کیا بکر کو اس طرح دینا اور ہندہ کو اس طرح بکر سے لے کر زکوٰۃ ادا کرنا جائز ہے۔

**الجواب:** اس طرح دینا لینا دونوں جائز ہیں اور دونوں کے لیے اجر ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۸۷:** اگر بکر باوجود استطاعت ہندہ کو زکوٰۃ ادا کرنے کے واسطے ہندہ کو روپیہ نہ دے تو بکر پر شرعاً کچھ الزام ہے یا نہیں اور ایسی صورت میں ہندہ کو زیورات میں سے کسی زیور کو فروخت کر کے زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہوگا یا نہیں۔

**الجواب:** شوہر پر کچھ لازم نہیں کہ عورت کی زکوٰۃ ادا کرے اگر نہ دے گا۔ اس پر الزام نہیں۔ عورت مالکہ زیور جس پر زکوٰۃ فرض ہے اسے لازم ہے کہ جہاں سے جانے زکوٰۃ دے اگرچہ زیور ہی فقیر کو دے کر یا بیچ کر اس کی قیمت سے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۸۸:** زیورات مثلاً نونگے۔ جوشن۔ ٹیکہ۔ بدھی۔ پہنچی وغیرہ ڈورے پر بنے ہیں جیسا کہ عموماً عورتیں بٹوں سے پہنوا کر پہنتی ہیں اور بعض زیورات مثلاً آرسی۔ ٹیکہ۔ نونگے وغیرہ میں نگ و شیشے جڑے ہیں۔ ایسی صورت میں زیورات کا وزن کس طرح کیا جاوے اگر ڈورے و نگ وغیرہ علیحدہ کیے جاتے ہیں تو زیورات خراب ہوتے ہیں کیونکہ بعض میں جڑائی پختہ ہوتی ہے کیا زیورات کو مع نگ وغیرہ وزن کیا جائے اور کل وزن پر زکوٰۃ دی جائے یا اندازہ سے نگ و ڈورے کا وزن منہا کر دیا جائے۔

**الجواب:** زکوٰۃ صرف سونے چاندی پر ہے۔ لاکھ، نگ، شیشے ڈورے پر نہیں۔ اگر جداؤ زیور میں سونے چاندی کا وزن معلوم ہو فبہا ورنہ زائد سے زائد اس کا تخمینہ کر لے جس میں یقین ہو کہ اس سے زائد نہ ہوگا۔ ہوگا تو کم ہوگا اور ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی ظرف میں پانی بھریں اور کانٹے کے ایک پلہ میں زیور رکھ کر یہ پلہ اس پانی میں اس طرح رکھیں کہ وسط میں رہے نہ تو پانی سے کچھ حصہ باہر ہو نہ ظرف کی تہہ تک پہنچ جائے دوسرا پلہ ظرف سے باہر ہوا میں رکھیں اب اس

Marfat.com

میں باٹ ڈالیں یہاں تک کہ کانٹا برابر آجائے یہ وزن صرف چاندی سونے کا ہوگا۔ نگ لاکھ وغیرہ کا وزن اس میں نہ آئے گا۔ چند بار معلوم الوزن اشیاء میں امتحان کرکے دیکھیں اگر جواب صحیح آئے تو یہ طریقہ آسان ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

**مسئلہ ۸۹:** ہندہ زکوٰۃ کا روپیہ بکر (اپنے شوہر) کو دے کر یہ کہتی ہے کہ تم یہ روپیہ میری طرف سے مستحق اشخاص کو دے دو۔ بکر اس روپیہ کو لے کر کسی دیگر شخص کو دیتا ہے کہ وہ ہندہ زوجہ بکر کی جانب سے بطور زکوٰۃ دیوے تو کیا ہندہ کو بکر کا وکیل بنانا اور بکر کو بعدہٗ کسی دوسرے کو وکیل بنانا جائز ہوگا۔

**الجواب:** ہندہ کو اختیار ہے کہ اپنی طرف سے ادائے زکوٰۃ کا اپنے شوہر کو یا جسے چاہے وکیل کرے اور وکیل کو اختیار ہے کہ جس متدین کو چاہے وکیل کر دے۔ فی اضحیۃ الہانیۃ ثم وکالۃ الاشباہ **الوکیل یدفع الزکوٰۃ اذا وکل غیرہ ثم فدفع الآخر جاز ولا یتوقف۔** واللہ تعالٰی اعلم۔

**مسئلہ:** کسی فقیر کو زکوٰۃ کا روپیہ کس قدر دیا جاسکتا ہے۔ یعنی زکوٰۃ دینے والا جس قدر چاہے اس کی دن یا دو دن کی ضرورت کے قابل۔

**الجواب:** فقیر کو چھپن ۵۶ روپیہ سے کم تک دینا چاہیئے۔ ½ ۷ تولہ سونا ½ ۵۲ تولہ چاندی یا پورے چھپن ۵۶ روپے کی مالیت نہ دے جس سے وہ صاحب نصاب ہو جائے اور اگر اس کے پاس قدرے سونا یا چاندی نصاب سے کم حاجت سے زائد ہے تو اتنا نہ دے کہ اس سے مل کر نصاب ہو جائے مثلاً وہ دس روپے کا مالک ہے تو اسے چھیالیس روپے سے کم دے ہاں جو کچھ دیا اس سے بقدر نصاب اس کی حاجت سے نہ بچے گا۔ تو ہزاروں دے سکتا ہے مثلاً اس پر دس ہزار روپے قرض ہیں تو اسے دس ہزار دینے میں حرج نہیں کہ وہ اس قدر سے بھی مالک نصاب نہ ہوگا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

**مسئلہ ۹۱:** اہل ہنود کے میلوں مثل دسہرہ وغیرہ میں مسلمانوں کا جانا کیسا ہے۔ کیا میلوں میں جانے سے ان لوگوں کی عورتیں نکاح سے باہر ہو جاتی ہیں کیا تجارت پیشہ لوگوں کو جانا ممنوع ہے۔ بینوا توجروا۔

**الجواب:** ان کا میلا دیکھنے کے لیئے جانا مطلقاً ناجائز ہے۔ اگر انکا مذہبی میلا ہے جس میں وہ اپنا کفر و شرک کریں گے۔ کفر کی آوازوں سے چلائیں گے جب تو ظاہر ہے اور یہ صورت سخت حرام منجملہ کبائر ہے، پھر بھی کفر نہیں۔ اگر کفری باتوں سے نافر ہے۔ ہاں معاذ اللہ ان میں سے کسی بات کو پسند کرے۔

Marfat.com

یا ہلکا جانے تو آپ ہی کافر ہے۔ اس صورت میں عورت نکاح سے نکل جائے گی اور یہ اسلام سے۔ ورنہ فاسق ہے اور فسق سے نکاح نہیں جاتا پھر بھی وعید شدید ہے اور کفریات کو تماشا بنانا ضلال بعید ہے۔ حدیث میں ہے۔ من کثر سواد قوم فهو منهم ومن رضی عمل قوم کان شریك من عمل به۔ جو کسی قوم کا جتھا بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے اور جو کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنے والوں کا شریک ہے۔ رواه ابو یعلی فی مسنده و علی بن معبد فی کتاب الطاعة و المعصیة عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و رواه الاسلام عبد اللہ بن مبارک فی کتاب الزہد عن ابی ذر رضی اللہ تعالٰی عنہ من قوله و هو عند الخطیب عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلفظ من سود مع قوم فهو منهم۔ اور اگر مذہبی میلا نہیں لہو لعب کا ہے جب بھی ناممکن کہ منکرات و قبائح سے خالی ہو اور منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں۔ رد المحتار میں ہے۔ کرہ کل لهو والاطلاق شامل لنفس الفعل واستماعہ طحطاوی صدر کتاب بیان علوم محرمہ ذکر شعبدہ میں ہے۔ یظهر من ذلك حرمة التفرج علیهم لان الفرجة علی المحرم حرام۔ یعنی شعبدہ باز جہاں متی بازی گر کے افعال حرام ہیں اور اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام کہ حرام کا تماشا بنانا حرام ہے خصوصاً اگر کافروں کی کسی شیطانی خرافات کو اچھا جانا تو آفت شدید ہے۔ اور اس وقت تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم کیا جائے گا۔ غمز العیون میں ہے۔ اتفق مشایخنا ان من رای امر الکفار حسنا فقد کفر حتی قالوا فی رجل قال ترک الکلام عند اکل الطعام حسن من المجوس و ترک المضاجعة عندهم حال الحیض حسن فهو کافر اور اگر تجارت کے لیے جائے تو اگر میلا ان کے کفر و شرک ہے جانا ناجائز ممنوع ہے کہ اب وہ جگہ ان کا معبد ہے اور معبد کفار میں جانا گناہ تبیین پھر تتارخانیہ پھر ہندیہ میں ہے یکره للمسلم الدخول فی البیعة والکنیسة و انما یکره من حیث انه مجمع الشیاطین۔ بحر الرائق میں ہے۔ والظاهر انها تحریمیة لانها المرادة عند اطلاقهم۔ بلکہ رد المحتار میں ہے۔ فاذا حرم الدخول فالصلاۃ اولی۔ اور اگر لہو لعب کا ہے اور خود اس سے بچے نہ اس میں شریک ہو نہ اسے دیکھے۔ نہ وہ چیزیں بیچے جو ان کے لہو لعب ممنوع کی ہوں تو جائز ہے۔ پھر بھی مناسب نہیں کہ ان کا مجمع ہے۔ ہر وقت محل لعنت ہے تو اس سے دوری ہی میں خیر و لہذا علماء نے فرمایا کہ ان کے محلہ میں ہو کر نکلے تو جلد نکلتا ہوا گزر جائے۔ غنیہ ذوی الاحکام پھر فتح المعین پھر طحطاوی میں ہے۔ ہم محل نزول اللعنة فی کل وقت ولا شك انه یکره السکون فی جمع یکون کذلك بل وان یمر فی امکنتهم الا ان یهرول و یسرع قدر ورت بذلك آثار اور اگر خود شریک ہو یا تماشا دیکھے یا ان کے لہو ممنوع کی چیزیں بیچے تو آپ ہی گناہ و ناجائز ہے۔ در مختار میں ہے۔ قدمنا معزیا للنهر ان ما قامت المعصیة بعینه یکره بیعه تحریما والا فتنزیها۔ فتاوی عالمگیری میں ہے۔

Marfat.com

اذا اراد المسلم ان یدخل دار الحرب للتجارۃ ومعہ فرسہ وسلاحہ وھو لایرید بیعہ منھم لم یمنع ذالک منہ ۔ ہاں ایک صورت جواز مطلق کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ عالم انہیں ہدایت اور اسلام کی طرف دعوت کے لیے جائے۔ جب کہ اس پر قادر ہو یہ جانا حسن و محمود ہے اگرچہ ان کا مذہبی میلا ہو ایسا تشریف لے جانا خود حضور سید عالم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے بارہا ثابت ہے۔ مشرکین کا موسم بھی اعلان شرک ہوتا۔ لبیک میں کہتے ہیں لاشریکا ھولک تملکہ وماملک جب وہ سفہا لاشریک لک تک پہنچتے، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ویلکم قط قط خرابی ہو تمہارے لیے بس بس یعنی آگے استثنا نہ بڑھاؤ۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۹۲: بعد دفن میت قبر پر آذان دینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: جائز ہے۔ فقیر نے خاص اس مسئلہ میں رسالہ "ایذان الاجرفی آذان القبر" لکھا ہے۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۹۳: قرآن عظیم کس طرح جمع ہوا اور کس نے جمع کیا۔

الجواب: قرآن مجید کی جمع ترتیب آیات و تفصیل سور زمانہ اقدس حضور پرنور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم میں بامر الٰہی حسب بیان جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وارشاد و تعلیم حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم واقع ہوئی تھی مگر قرآن عظیم صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کے سینوں اور متفرق کاغذوں۔ پتھروں کی تختیوں۔ بکری، دنبہ کی پوستوں۔ شانوں۔ پسلیوں وغیرہ ہا میں تھا۔ ایک جگہ سارا قرآن مجموع نہ تھا۔ جب جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب ملعون مدعی نبوت سے زمانہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰے عنہ میں ہوئی صدہا صحابہ کرام حفاظ قرآن نے شہادت پائی۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کے دل الہام منزل میں حضرت جل وعلی نے کیا کہ حضرت خلیفۂ رسول صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر گزارش کی کہ اس لڑائی میں بہت صحابہ جن کے سینوں میں قرآن عظیم تھا۔ شہید ہوئے۔ اگر یونہی جہادوں میں حفاظ شہید ہوتے گئے اور قرآن عظیم متفرق رہا تو بہت قرآن جاتے رہنے کا خطرہ ہے میری رائے میں حکم دیجئے کہ قرآن عظیم کی سب سورتیں یکجا کرلی جائیں خلیفۃ الرسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کی رائے پسند فرمائی اور حضرت زید بن ثابت وغیرہ حفاظ صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کو امر جلیل کا حکم دیا کہ بحمد اللہ تعالٰے سارا قرآن عظیم یکجا ہو گیا۔ ہر سورت ایک جدا صحیفہ میں تھی وہ صحیفے تاحیات صدیقی حضرت خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم اور ان کے بعد حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم اور ان کے بعد حضرت ام المومنین حفصہ بنت الفاروق

Marfat.com

نہ وجہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے عرب کی ہر قوم وقبیلہ بعض الفاظ کے تلفظ میں مختلف تھا مثلاً حرف تعریف میں کوئی الف لام کہتا تھا کوئی الف میم اسی قسم کے بہت تفاوت لہجہ وطرز ادا میں تھے۔ زمانہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم میں کہ قرآن عظیم نیا اترا تھا اور ہر قوم وقبیلہ کو اپنے مادری لہجہ قدیمی عادت کا دفعتاً بدل دینا دشوار تھا آسانی فرمائی گئی تھی کہ ہر قوم عرب اپنے طرز ولہجہ میں قرأت قرآن عظیم کرے زمانہ نبوت کے بعد تسدہ شدہ اقوام مختلف سے بعض بعض لوگوں کے ذہن میں جم گیا کہ جس لہجہ ولغت میں ہم پڑھتے ہیں اسی میں قرآن عظیم نازل ہوا ہے یہاں تک کہ زمانہ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ میں بعض لوگوں کو اس بات پر جنگ وجدال وزدوکوب کی نوبت پہنچی جب یہ خبر امیر المومنین کو پہنچی فرمایا ابھی سے تم میں یہ اختلاف پیدا ہوا تو آیندہ کیا امید ہے لہذا حسب مشورہ امیر المومنین سیدنا علے مرتضے کرم اللہ وجہہ الکریم ودیگر اعیان صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم یہ قرار پایا صحیفہائے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کہ حضرت ام المومنین بنت الفاروق رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس محفوظ ہیں۔ منگا کر ان کی نقلیں لے کر شہروں کو بھیجیں اور اصل آپ کو واپس دیں گے۔ ام المومنین نے بھیج دیئے امیر المومنین نے زید بن ثابت وعبد اللہ بن زبیر وسعید بن عاص وعبد الرحمان بن حارث بن ہشام رضی اللہ تعالے عنہم کو نقلیں کرنے کا حکم دیا وہ نقلیں مکہ معظمہ وشام ویمن وبحرین وبصرہ وکوفہ کو بھیجی گئیں اور ایک مدینہ طیبہ میں رہی اور اصل صحیفے جن سے یہ نقلیں ہوئی تھیں حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا کو واپس دیئے۔ ان کی نسبت معاذ اللہ دفن کرنے یا کسی طرح تلف کرا دینے کا بیان محض جھوٹ ہے وہ مبارک صحیفے خلافت عثمانی پھر خلافت مرتضوی پھر خلافت امام حسن پھر سلطنت امیر معاویہ رضی اللہ تعالے عنہم تک بعینہ محفوظ تھے یہاں تک کہ مروان نے لے کر چاک کر دیئے۔ بالجملہ اصل قرآن عظیم تو بحکم رب العزت حسب ارشاد حضور پرنور سید الاصیاد صلے اللہ علیہ وسلم ہو لیا تھا سب سور کا یک جا کرنا باقی تھا وہ امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے بمشورہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کیا پھر اسی جمع فرمودہ صدیقی کی نقلوں سے مصاحف بنا کر امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ بمشورہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالے وجہہ بلاد اسلام میں شائع کیے اور تمام امت کو اصل لہجۂ قریش پر مجتمع ہونے کی ہدایت فرمائی اسی وجہ سے وہ جناب جامع القرآن کہلائے ورنہ حقیقۃً جامع القرآن رب العزت تعالےٰ شانہ ہے۔ کما قال تعالیٰ ان علینا جمعہ وقرانہ اور بنظر ظاہر حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اور ایک جگہ اجتماع کے لحاظ سے سب میں پہلے جامع القرآن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام جلال الدین سیوطی اتقان شریف میں فرماتے ہیں۔ قد کان القرآن کلہ کتب فی عہد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکن غیر مجموع فی موضوع واحد ولا مرتب السور۔ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ اعظم الناس فی المصاحف اجرا ابوبکر رحمۃ اللہ علی ابی بکر ہو اول من جمع کتاب اللہ رواہ ابوداؤد فی المصاحف بسند حسن عبد خیر قال سمعت علیا یقول فذکرہ۔ صحیح بخاری شریف میں ہے۔ حدثنا موسیٰ ثنا ابن شہاب ان انس بن مالک حدثہ ان حذیفۃ بن الیمان قدم علی عثمان وکان یغازی اہل الشام فی فتح ارمینیۃ وآذربجان مع اہل العراق فافزع حذیفۃ اختلافہم فی القراءۃ فقال حذیفۃ لعثمٰن یا امیر المومنین ادرک ہذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتاب اختلاف الیہود والنصاری فارسل عثمان الی حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان ارسلی الینا بالصحف ننسخہا فی المصاحف ثم نردہا الیک فارسلت بہا حفصۃ الی عثمان لافامر زید بن ثابت وعبداللہ بن زبیر وسعید بن العاص وعبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام فنسخوہا فی المصاحف قال عثمان للرہط القریشیین الثلثۃ اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیئ من القرآن فاکتبوہ بلسان وانما نزل بلسانہم فافعلوا حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمان الصحف الی حفصۃ فارسل الی کل افق بمصحف بما نسخوا۔ الخ دیکھو یہ حدیث صحیح بخاری صاف گواہ عدل ہے کہ امیر المومنین عثمان غنی نے اختلاف لہجہ ولغات سن کر صحیفہائے صدیقی حضرت حفصہ سے منگائے اور انہیں کی نقلوں سے مصحف بناکر بلاد اسلام میں بھیجے اور وہ صحیفے بعد نقل حضرت ام المومنین کو واپس دے دیئے۔ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ** :۔ کیا ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کوئی خاص قرآن تھا۔ کہ جس سے دیگر صحیفے درست کئے گئے۔

**الجواب** :۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کوئی خاص قرآن نہ تھا۔ بلکہ وہ صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا جس کا حال اوپر گزرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ** :۔ ہندہ کے پاس ایک سو دس تولہ زیور نقرئی اور بارہ تولہ ۶ ماشہ دورتی طلائی ہے اس کو کس قدر چاندی اور کس قدر سونا زکوٰۃ میں ادا کرنا چاہیئے اور کیا نقرئی وطلائی دونوں زیورات کی زکوٰۃ چاندی سے ہو سکتی ہے۔ اور ایسی صورت میں اسے کس قدر چاندی دینا ہوگی۔

**الجواب** :۔ ۱۱۰ تولہ چاندی میں دو نصاب کامل ہیں اور پانچ تولہ عفو فی النصاب اور ۱۲ تولہ ۶ ماشہ

Marfat.com

۲ رتی سونے میں ایک کا نصاب کامل اور تین خمس ہیں اور ۶ ماشہ عفو فی النصاب ۲۹ روپے کے بھاؤ سے ۶ ماشہ سونے کی قیمت ۱۴/۸ کہ ۱۴ کے حساب سے ۱۰ تولہ ۳ ماشہ ہوئی اس پانچ تولہ سے مل کر ۲۲ تولہ ۳ ماشہ جس میں دو خمس نصاب ہیں اور ۱ تولہ عفو مطلق تو حاصل یہ ہوا کہ سونا ۳/۵ ۱ نصاب ہے اور چاندی ہے۔ ۲/۵ ۲ نصاب سونے پر ۳ ماشہ ۴/۵ ۴ رتی سونا دینا واجب ہوا اور چاندی پر ۲ تولہ ۴/۵ ۱ ماشہ چاندی دینا واجب ہوئی۔ اب اگر چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونا دیا جائے فبہا اور اگر سب چاندی دینا چاہیں تو اب سونے کا صرف وزن نہ دیکھا جائے گا۔ بلکہ بازار سے اس عدد کی قیمت۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ تولہ بھر سونے کا عدد ہے کہ وزن کے اعتبار سے اس کی قیمت ۲۹ روپے ہوتی ہے مگر صناعی کے لحاظ سے سو روپے ہے جیسے سونے کی گھڑیاں یا دلی کے سادہ کاری کے چھلے تو اب انتیس روپے کا حساب نہ ہوگا بلکہ سو کا۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۹۶**: سونا ۸ ماشہ ایک رتی اور زیادہ ہوگیا تو زکوٰۃ کس قدر ادا کرنی چاہیئے۔

**الجواب**: اب سونا ۱۳ تولہ ۲ ماشہ ۳ رتی ہوا اس میں بھی وہی ایک نصاب ۳ خمس ہیں کہ اب زیادت ایک تولہ ۲ ماشہ ۳ رتی ٹھہری یہ بھی خمس نہیں لہذا اس ۸ ماشے ایک رتی کو بھی چاندی کیا جائے گا۔ نرخ مذکور سے اس کی قیمت بیس روپے تین آنے دس پائی ہوئی جس کے چودہ کے حساب سے تیئس تولہ ایک ماشہ ۴/۵ ۴ رتی جس میں چار خمس نصاب ہے اور تین تولے ۴ ماشے ۴/۵ ۴ رتی عفو مطلق تو حاصل یہ ہوا کہ چاندی کے دو خمس نصاب اضافہ ہوئے تو زکوٰۃ میں ۱/۲ ۶ ماشے چاندی اور دینی آئی یعنی ۳ ماشے ۴/۵ ۴ سونا دیں اور تین تولہ آٹھ ماشے اور ایک ماشہ کا دسواں حصہ چاندی دیں اور اگر سونے چاندی کا نرخ اب بدل گیا ہو تو حساب میں بھی تبدیلی آجائے گی۔ اس کا لحاظ ہونا چاہیئے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۹۷**: ۱۱۰ تولے چاندی اور ۱۳ تولے ۲ ماشے ۳ رتی سونے پر زکوٰۃ ادا کرنے کے واسطے مندرجہ ذیل حساب سے ۳ تولے ۱۹/۲۰ ۴ ماشے چاندی اور تین ماشے ۴/۵ ۴ رتی سونا خریدا ہے پس اس قدر چاندی اور سونا دینے سے زکوٰۃ ادا ہوجائے گی یا نہیں۔

۱۱۰ تولے چاندی میں دو نصاب کامل اور ۵ تولے عفو فی النصاب اور ۱۳ تولے ۲ ماشے ۳ رتی سونے میں ایک نصاب کامل اور تین خمس ہیں اور ایک تولہ ۲ ماشے ۳ رتی سونا عفو فی النصاب ۲۹ کے بھاؤ سے ایک تولہ ۲ ماشے ۳ رتی کی قیمت ۳۵ ہوئی کہ ۲۔ کے حساب

Marfat.com

سے اکتیس تولے ۵ ماشے چاندی ہوئی اس ۵ تولے سے مل کر ۳۶ تولے ۵ ماشے چاندی ہوئی جس میں تین خمس نصاب ہیں اور ۴ تولے ۹ ماشے عفو فی النصاب لہٰذا سونا ۳/۵ نصاب ہے اور چاندی ۳/۵ ۲ نصاب سونے پر ۱۳ ماشے ۴/۵ ۴ رتی سونا دینا واجب ہوتا ہے اور چاندی پر تین ۱۹/۲۰ ۴ ماشے چاندی دینی واجب ہوتی ہے۔ نیز یہ بھی تحریر فرمائیے کہ ۱۲ کی چاندی ایک روپے بھر یعنی ۱۱ ماشے ملتی ہے تو کیا ۳ تولے کی جگہ تین روپے بھر چاندی کفایت کر سکتی ہے۔

**بینوا وتوجروا۔**

**الجواب:** واجب کا حساب صحیح لگایا اگرچہ مقدار عفو میں تدبر سے فرق ہو گیا۔ جس کا واجب پر کچھ فرق نہیں ایک تولہ ۲ ماشے تین رتی سونے کی چاندی مذکور نرخوں کے حساب سے ۳۱ تولے ۴ ماشے ۵/۹ ۱ سرخ عفو مطلق رہے۔ دو ماشے کے قریب عفو زیادہ ہے اسے عفو مطلق کہتے ہیں۔ کہ اب اس پر کوئی واجب نہیں اور جو نصاب وخمس نصاب سے زیادہ اپنی جنس میں بچے کہ دوسری جنس سے مل کر نصاب یا خمس ہو سکے گا۔ وہ عفو فی النصاب کہلاتا ہے بہرحال حساب صحیح اور کمال صحیح ہے۔ مگر ایک امر ضروری اللحاظ ہے کہ ادائے زکوٰۃ کے لیے یہ سونا چاندی جو خریدا ہے اگر انہیں روپے اشرفیوں کے عوض خریدا ہے جو اس مال زکوٰۃ ۱۱۰ تولے چاندی ۱۳ تولے سونے میں شامل تھا یا قرض خریدا یا جس سال کی زکوٰۃ دے رہے ہیں۔ وہ سال زکوٰۃ پورا ہونے کے بعد خریدا جب تو یہ سونا چاندی اس سال کے مال زکوٰۃ میں شامل نہ ہوگا۔ اور جو حساب آپ نے کیا صحیح رہے گا۔ اور اگر ہنوز وہ سال زکوٰۃ ختم نہ ہوا تھا کہ سونا چاندی کسی مال غیر زکوٰۃ کے بدلے خریدا تو خود اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ تین تولے چاندی کی جگہ تین روپے نہیں ہو سکتے۔ نہ تین روپے بھر چاندی کفایت کرے۔ بلکہ ۱۸ رتی چاندی اور درکار ہوگی۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

**مسئلہ ۹۸:** مسجد کانپور کے واسطے بعض اشخاص نے چندہ فراہم کیا مگر روانہ نہیں کیا۔ اب کیا کرنا چاہئے آیا دوسرے کار خیر میں مثلاً مسجد یا مدرسہ وغیرہ میں صرف کر سکتے ہیں یا نہیں۔

**الجواب:** جن جن سے یہ چندہ لیا ان کی رائے سے دوسرے امر خیر میں صرف ہو سکتا ہے۔ بلا اجازت نہیں۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

**مسئلہ ۹۹:** تقیہ میں کیا کیا برائیاں ہیں۔

**الجواب:** تقیہ کی برائیاں کیا محتاج بیان ہیں۔ تقیۂ روافض اور نفاق ایک چیز ہے۔ اللہ عزوجل

Marfat.com

فرماتا ہے۔ واذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلوا الٰی شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون۔ جب مسلمان ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو (مسلمانوں سے) ٹھٹھا کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من کان لہ وجہان فی الحیوۃ کان لہ لسانان من نار یوم القیمۃ رواہ البخاری ومسلم باسنادہما عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ جو دنیا میں دو رخا ہو گا قیامت کے آتش دوزخ کی دو زبانیں اس کے منہ میں رکھی جائیں گی۔ حدیث شریف میں آیا۔ تجدون من عباد اللہ ان اکثرہم شرا یوم القیامۃ ذوالوجہین الذی یاتی ہؤلاء بحدیث آخر عکس الاول اھ مزیدا من شرح الطریقۃ المحمدیۃ۔ ذوالوجہین جو یہاں ان کی سی کہے اور وہاں ان کی سی وہ قیامت کے دن ان میں ہوگا۔ جو تمام مخلوقات سے بدتر ہیں۔ رواہ البخاری ومسلم وابن ابی الدنیا باسنادہم عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ:** دفع بلا کے واسطے جو جانور ذبح کیا جاوے اس کی کھال زیر زمین دفن کرنا کیسا ہے۔

**الجواب:** کھال دفن کر دینا محض ناجائز ہے۔ دفع بلا کے لیے شرع مطہرہ نے صدقہ مقرر فرمایا ہے۔ کھال بھی مساکین کو دیں یا کسی مدرسہ اہلسنت میں پہنچا دیں زمین میں دفن کر دینا تضییع مال ہے۔ اور تضییع مال حرام ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۱۰۱:** فجر کی نماز کا مستحب وقت کون سا ہے۔ اور جس جگہ افق صاف نظر آتا ہو وہاں طلوع وغروب کی کیا پہچان ہے۔

**الجواب:** فجر کا مستحب وقت اس کے وقت کا نصف آخر ہے مثلاً اگر آج ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ کی صبح ہو اس وقت کے طلوع شمس میں چالیس منٹ باقی رہیں اور افضل یہ ہے کہ ایسے وقت چالیس یا ساٹھ آیتوں سے پڑھی جائے کہ اگر فساد نماز ثابت ہو تو پھر طلوع سے پہلے یوں ہی اعادہ ہو سکے اس کا لحاظ رکھ کر جتنی بھی تاخیر کی جائے افضل ہے جب افق صاف نظر آتا ہے اور بیچ میں کوئی درخت وغیرہ حائل نہیں تو طلوع یہ ہے کہ آفتاب کی پہلی کرن چمکے اور غروب یہ کہ پچھلی کرن نگاہ سے غائب ہو جائے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ:** ظہر کا وقت کے بجے ہوتا ہے۔ اور ضلع میرٹھ میں کے بجے سے کے بجے تک رہتا ہے۔ اور جماعت کے بجے ہونا چاہیئے۔ موسم گرما اور موسم سرما کب سے کب تک مانے جاتے ہیں اور ان میں ظہر کے مستحب اوقات کیا ہیں۔

Marfat.com

**الجواب:** ظہر کا اول وقت آفتاب نصف النہار سے ڈھلتے ہی شروع ہوتا ہے اور گھنٹوں کے اعتبار سے بہ اختلاف بلاد مختلف ہوگا۔ یہاں تک کہ بعض بلاد ہندوستان میں بعض ایام میں ریلوے گھڑی سے ۱۲ بجے بھی وقت ظہر شروع نہ ہوگا۔ اور بعض میں بعض ایام میں ۱۱ بجے سے پہلے ظہر کا وقت ہو جائے گا۔ یہ تعدیل ایام و اختلاف طول معلوم ہونے پر موقوف ہے۔ جماعت گرمی میں وقت ظہر کے نصف آخر میں ہو اور جاڑوں میں نصف اول میں۔ میرٹھ میں کبھی ۵ بجے سے بعد تک وقت ظہر باقی رہتا ہے اور کبھی ۲ بجے سے پہلے ختم ہو جاتا ہے۔ اس میں بیانات کا اختلاف ہے اصل تقسیم اہل ہیئت نے یوں لکھی ہے کہ راس الحمل سے ختم جوزا تک بہار اور راس السرطان سے ختم سنبلہ تک گرما اور راس المیزان سے ختم قوس تک خریف اور راس الجدی سے ختم حوت تک سرما مگر یہاں کی فصلوں سے مطابق نہیں آتی علامہ صاحب بحر نے ربیع کو گرما سے ملحق کیا ہے اور یہی قرین قیاس ہے۔ آخر ستمبر سے مارچ تک سرما سمجھنا چاہیئے باقی گرما۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۱۳:** عصر کا وقت مستحب کون سا ہے۔ جماعت کے بجے ہونا چاہیئے۔

**الجواب:** عصر کا وقت مستحب ہمیشہ اس کے وقت کا نصف آخر ہے۔ مگر روز ابر تعجیل کی جائے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۱۴:** مغرب کی اذان اور جماعت کب ہونا چاہیئے اور مغرب کا وقت کتنی دیر تک رہتا ہے۔

**الجواب:** غروب کا جس وقت یقین ہو جائے اصلاً دیر اذان و افطار میں نہ کی جائے۔ اس کی اذان و جماعت میں فاصلہ نہیں۔ مغرب کا وقت میرٹھ میں کم از کم ایک گھنٹہ ۱۹ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۳۶ منٹ ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۱۵:** تکبیر سے پہلے کچھ لوگ بیٹھے ہوں اور کچھ لوگ کھڑے ہوں تو کیا تکبیر شروع ہوتے ہی سب کو کھڑا ہونا چاہیئے یا بیٹھ جانا چاہیئے۔ اگر بیٹھے رہیں تو کس لفظ پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ اگر تکبیر شروع ہوتے ہی فوراً کھڑے ہو جائیں تو کچھ حرج نہیں۔

**الجواب:** تکبیر کھڑے ہو کر سننا مکروہ ہے یہاں تک کہ ایضاح میں فرمایا ہے کہ اگر تکبیر ہو رہی ہے اور مسجد میں آیا تو بیٹھ جائے اور جب مکبر حی علی الفلاح پر پہنچے اس وقت سب کھڑے ہو جائیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۱۶:** چار رکعت والی نماز میں امام دو رکعت کے بدلے بیٹھا اور التحیات کے بعد درود شریف

Marfat.com

شروع کر دیا مقتدی کو معلوم ہو گیا۔ ایسی حالت میں مقتدی امام کو اشارہ کر سکتا ہے یا نہیں اور اگر کر سکتا ہے تو کس طرح سے۔

**الجواب:۔** اس کا معلوم ہونا دشوار ہے کہ امام آہستہ پڑھے گا۔ ہاں اگر یہ اتنا قریب ہے کہ اس آواز اس نے سنی کہ التحیات کے بعد اس نے درود شروع کیا تو جب تک امام اللھم صل علی سے آگے نہیں بڑھا ہے۔ یہ سبحان اللہ کہہ کر بتائے اور اگر اللھم صل علی سیدنا یا اللھم صل علی محمد کہہ لیا تو اب بتانا جائز نہیں بلکہ انتظار کرے اگر امام کو خود یاد آئے اور کھڑا ہو جائے فبہا اور اگر سلام پھیرنے لگے تو اس وقت بتائے۔ اس سے پہلے بتائے گا تو بتانے والے کی نماز جاتی رہے گی اور اس کے بتانے کو امام لے گا تو اس کی اور سب کی جائے گی۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

**مسئلہ:۔** کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے بکر سے دس روپے بطور قرض مانگے بکر نے زید کو بجائے روپے کے دس روپے کا نوٹ دے دیا اس پر اس نے بٹہ دیا اور پھر زید نے روپیہ بکر کو واپس دیا تو وہ پیسے جو بٹہ میں لگے ہیں سود ہوا یا نہیں۔

**الجواب:۔** بٹہ سے بنئے کو دیا ہے وہ قرض دینے والے کے لیے سود نہیں ہو سکتا۔ زید بکر کو دس روپے دے یا دس کا نوٹ۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

**مسئلہ:۔** امام نے پہلی یا دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت شروع کی مثلاً سورۂ رحمٰن شریف کہ اس کی پہلی آیت بہت چھوٹی ہے اور پہلی ہی آیت پڑھی تھی کہ حدث واقع ہوا اور جس شخص کو امام نے خلیفہ بنایا اس کو رحمٰن یاد نہیں ہے تو خلیفہ کو اب کس جگہ سے شروع کرنا چاہیئے۔ یا تیسری یا چوتھی رکعت میں امام کو حدث واقع ہوا تو وہ خلیفہ کو کس طرح کہ فلاں جگہ سے شروع کرو۔ جب کہ حدث قیام یا تشہد کی حالت میں واقع ہو اگر امام بالجہر پڑھ رہا تھا تو خلیفہ کو خود ہی معلوم ہو جائے گا۔ اگر آہستہ پڑھ رہا تھا تو کس طرح اشارہ کرے یا بتائے۔

**الجواب:۔** استخلاف کے مسائل تیرہ شرطیں چاہتے ہیں عوام پر ان کی رعایت دشوار ہے اور پھر بھی افضل یہی ہے کہ نئے سرے سے پڑھے تو افضل کو چھوڑ کر دشواری میں کیوں پڑے اور اگر ایسا ہی ہو تو جسے سورۂ رحمٰن یاد نہیں وہ اس کے بعد کسی سورت کی کچھ آیتیں پڑھ دے۔ اور قیام و تشہد میں حال معلوم نہ ہو تو شروع فاتحہ و التحیات سے پڑھے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

Marfat.com

مسئلہ ۹: اگر امام رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر اللھم ربنا ولک الحمد بھی باآواز بلند کہتا ہے تو اس کے واسطے کیا ہے درست ہے یا نہیں اگر امام ربنا لک الحمد نہ کہے بلکہ ایک شخص جو علیحدہ نماز پڑھ رہا ہے۔ وہ کہتا ہے تو کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: امام کو فقط سمع اللہ لمن حمدہ کہنا چاہیئے۔ اس کا ربنا لک الحمد کہنا اور وہ آواز سے سراسر خلاف سنت ہے اور امام کے سمع اللہ لمن حمدہ کہنے پر اس شخص نے کہ علیحدہ نماز پڑھتا ہے۔ بطور جواب ربنا لک الحمد کہا تو اس کی نماز جاتی رہے گی۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۰: مسجد کے دروں میں اگر مقتدی بلاضرورت کھڑے ہوئے تو کیا ان ہی مقتدیوں کی نماز مکروہ ہوگی یا اور مقتدیوں کی بھی۔ بینوا توجروا۔

الجواب: صرف انھیں مقتدیوں پر کراہت عائد ہوگی جو بلاضرورت دروں میں کھڑے ہوئے نہ اور مقتدیوں پر۔ ہاں امام کو چاہیئے کہ ان لوگوں کو اس سے منع کردے۔ درمختار میں ہے۔

وینبغی ان یامرہم بان تیرصوا ولیسدوا الخلل الخ واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

مسئلہ ۱۱: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ امام مصلّے پر کھڑا ہو اور مقتدی بغیر مصلے یعنی فقط صحن میں کھڑا ہو اس صورت میں نماز مکروہ ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: نماز میں کچھ کراہت نہیں کہ حدیث وفقہ میں کہیں اس کی ممانعت نہیں نہ امام کی تعظیم شرعًا ممنوع ہے نہ یہ انفراد علی الدکان کی قبیل سے ہے بحرالرائق میں ہے۔ الکراہۃ لابدلہا من دلیل خاص منح الغفار میں ہے۔ بمثل ہذا لاتثبت الکراہۃ اذ لابدلہا من دلیل خاص۔ البتہ امام براہ تکبر واستعلا ایسا امتیاز چاہے تو اس کی نیت سخت گناہ وحرام کبیرہ ہے۔ قال اللہ تعالٰی۔

الیس فی جہنم مثوی للمتکبرین اعاذنا اللہ سبحنہ وتعالٰی بمنہ وکمال کرمہ آمین۔ واللہ اعلم۔

مسئلہ ۱۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں (۱) ایک شخص نے چالیس یا پچاس ہزار کے مکانات اپنی حاجت سے زیادہ صرف کرایہ کی غرض سے خرید کئے آیا اس صورت میں حاجت سے زیادہ مکانات میں ان کی قیمت کے اوپر زکوٰۃ فرض ہے۔ یا جو کرایہ آتا ہے اس کے اوپر (۲) جو مکانات کی زینت کے لئے تانبے پیتل چینی وغیرہ کے برتن خرید کرکے مکان سجاتا ہے اور کبھی وہ برتن استعمال میں بھی آتے ہیں اس صورت میں کیا حکم۔

الجواب: مکانات پر زکوٰۃ نہیں اگرچہ پچاس کروڑ کے ہوں۔ کرایہ سے جو سال تمام پر پس انداز ہوگا اس پر زکوٰۃ آئے گی۔ اگر خود یا اور سے مل کر قدر نصاب ہو۔ (۲) برتن وغیرہ اسباب

Marfat.com

داری میں زکوٰۃ نہیں اگرچہ لاکھوں روپے کے ہوں۔ زکوٰۃ صرف تین چیزوں پر ہے سونا چاندی کیسے ہی ہوں پہننے کے ہوں یا برتنے کے یا رکھنے کے سکہ ہو یا پتر یا ورق دوسرے چرائی پر چھوڑے جانور تیسرے تجارت کا مال باقی کسی چیز پر زکوٰۃ نہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

# حصہ دوم

## بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

### نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

مسئلہ از کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص علاقہ نیپال کے جنگل میں منجانب تاجران لٹھا ملازم ہے اور ایسی جگہ رہتا ہے جہاں سے ایک دو میل یا کم زیادہ کے فاصلہ پر آبادی ہے اور زراعت ہوتی ہے یہ علمداری گورنمنٹ کے جنگلات میں ملازم ہے جو بصورت متذکرہ بالا ہے۔ یا اسٹیشن ریلوے جنگل میں ہے وہاں سے بھی دو یا تین میل کے فاصلہ پر آبادی و زراعت ہے اور آقا جب بھیجتا ہے تو کچھ مدت مقرر نہیں کرتا۔ تو ان صورتوں میں ملازم کو نماز قصر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ اصل علمداری ہندو کی ہے یعنی نیپال۔ دوسری جگہ اقامت پر نہ آبادی ہے نہ زراعت ہوتی ہے۔ یعنی کچھ فاصلہ پر ہے تیسرے یہ صورت اوّل میں خود مختار نہیں ہے۔ آقا جب چاہے۔ منتقل یا علیحدہ کر سکتا ہے اور علمداری گورنمنٹ انگریزیہ میں اگرچہ اسٹیشن ہے مگر زراعت نہیں ہوتی ہے۔ تو کہ بوجوہ مذکورہ و خود مختار پر بوجوہ نہ ہونے زراعت قصر واجب ہے اقامت کی شرط میں زراعت بھی ہے۔ عمرو کی دلیل یہ ہے کہ صورت مذکورہ بالا میں مقام اقامت سے ایک میل یا کم زیادہ پر زراعت ہوتی ہے۔ مگر فراہمی غلہ وغیرہ میں کوئی دقت پیش نہیں آتی ہے دوسرے مقام اقامت کو جنگل ہے مگر۔ دس بیس پچاس آدمی ہمراہ ہوتے ہیں جانور درندہ وغیرہ کا خوف بالکل نہیں ہوتا ہے۔ تیسرے یہ کہ کوئی آقا ملازم کو جب بھیجتا ہے تو کام ختم کر کے آنے تک کے لیے بھیجتا ہے درمیان میں اگر ضرورت ہوئی تو وہاں سے منتقل یا علیحدہ کر دیا یہ معتبر نہیں اس صورت میں ارادہ ملازم کا معتبر ہے اگر پندرہ یوم کا ارادہ ہے تو پوری ادا کرے ورنہ قصر اور علی ہذا القیاس خود مختار بھی ارادہ پر ادا کرے لہٰذا ایسی حالت میں زید قصر ادا کرے یا عمرو پوری ادا کرے تو دونوں کی اقتدا درست ہے یا نہیں جواب مدلل شافی عطا فرما دیا جائے۔ بینوا توجروا۔

Marfat.com

الجواب: جو مسافر نہ تھا اور اس جنگل تک جانے میں بھی اسے سفر کرنا پڑا کہ فاصلہ تین منزل سے کم تھا۔ وہ تو ظاہر ہے کہ مقیم تھا اور مقیم ہی رہا اسے قصر حرام ہے اور پوری پڑھنی فرض ہے اگرچہ وہ جگہ قابل ہو۔ بحرالرائق و ردالمحتار میں ہے۔ هذا ان سار ثلثة ايام والا فمقيم و لو فى المفازة۔ اور جو مسافر تھا یا وہاں تک جانے سے مسافر ہوا کہ فاصلہ تین منزل یا زائد کا تھا۔ وہ ضرور مسافر ہے اگر عادۃً معلوم ہے کہ جس کام کے لیے بھیجا گیا وہ پندرہ دن سے زائد میں ہوگا۔ اور جگہ ایسی ہو جہاں اقامت ممکن ہے اگرچہ آبادی وہاں سے دو تین میل فاصلہ پر ہو وہاں پہنچ کر مقیم ہو جائے گا اور پوری پڑھنی لازم ہوگی خاص وہاں زراعت ہونا کچھ ضرور نہیں نہ ہندو کی عملداری ہونا کچھ مانع کہ یہ آمد و رفت امان کے ساتھ ہے اس سے تعرض نہیں کیا جاتا درمختار میں ہے۔ من دخلها بامان فانه يتم اور احتمال کہ شاید کوئی ضرورت پیش آئے اور جس کا نوکر ہے وہ دوسری جگہ بھیجے معتبر نہیں ایسا احتمال ہر شخص کو ہر حال میں ہے اور جب نوکر کا یہ حکم ہے تو خود تو بدرجۂ اولیٰ جب کہ پندرہ دن یا زائد کی نیت کی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ ۲:** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کب وصال ہوا۔ بینوا توجروا۔

**الجواب:** جس وقت آپ کی عمر شریف چھیاسٹھ [۶۶] سال تھی ۵۸ھ ۱۷ تاریخ رمضان مبارک شب سہ شنبہ کو وصال فرمایا۔ بقیع میں دفن فرمائی گئیں آپ کے جنازہ میں اکثر اہل مدینہ حاضر تھے اور آپ کو قبر میں آپ کے بھتیجوں حضرت قاسم بن محمد اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور عبداللہ بن عتیق اور آپ کے بھانجوں عروہ بن زبیر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے اتارا۔ اور آپ کی نماز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔ زرقانی شریف میں ہے۔ الماتت بالمدينة سنة سبع وخمسين وقال الواقدى ليلة الثلثاء سبع عشرة خلت من رمضان سنة ثمان وخمسين) وعليه اقتصر المصنف فى الشرح وصدر به فى الفتح كالاصابة وعزاه فيها الاكثرين وتبعه الشامى وزاد انه الصحيح (وهى ابنة ست وستين سنة واوصت) ابن اختها عروة ان تدفن بالقيع) فدفنت به (ليلا) و نزل فى قبرها القاسم بن محمد وابن عمه عبدالله بن عبدالرحمن وعبدالله بن ابى عتيق وعروة و عبدالله ابن الزبير كما فى العيون وحضر جنازتها اكثر اهل مدينة) وصلّٰى عليها ابو هريرة رضى الله تعالى عنه والله تعالى اعلم۔

Marfat.com

**مسئلہ:** یہاں پر جامع مسجد میں جمعہ کے روز ایک صف اس قسم کی کھڑی ہوتی ہے کہ اس صف میں مقتدی امام سے تھوڑے ہی پیچھے ہوتے ہیں ان کا سجدہ امام کے پیچھے نہیں ہوتا ہے بلکہ امام کی سجدہ گاہ سے ان مقتدیوں کی سجدہ گاہ تھوڑے ہی پیچھے ہوتی ہے زید کہتا ہے اگر ایسی صف کھڑی کی جائے گی تو امام و نیز تمام مقتدیوں کی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی شرع شریف میں صرف دو مقتدیوں کو امام کے برابر کھڑے ہونے کا حکم ہے اور تین یا تین سے زائد مقتدیوں کو امام سے اس قدر پیچھے ہونا چاہیئے کہ ان کا سجدہ امام کے پیچھے ہو۔ عمرو کہتا ہے یہ مسئلہ غلط ہے۔ ہمارے یہاں جیسے ہمارے بزرگوں نے رواج ہے ویسا کریں گے وہ جاہل نہ تھے چونکہ انہوں نے ایسی صف کھڑی ہونے پر اعتراض نہ کیا تو ہم کو بھی ویسا ہی کرنا چاہیئے۔ یہ مسئلہ علما نے اپنی طرف سے نکال لیا ہے ان میں کس کا قول صحیح ہے۔ اگر زید کا تو کیا ضرورت کے وقت ایسی صف کھڑی کر سکتے ہیں۔ مثلاً مسجد بھر گئی دو سَو آدمی اور آگئے ان میں سے ایک سَو ستر یا ایک سَو اسّی مقتدیوں کے واسطے مسجد سے باہر مسجد کی پڑی ہوئی اراضی میں انتظام کیا گیا اور بیس آدمیوں کو امام کے برابر کھڑا کر دیا گیا تو کیا یہ فعل جائز ہوگا۔

یہاں مسجد کے دروں میں صرف ۹ آدمی کھڑے ہو سکتے ہیں مسجد بالکل بھر گئی دو سَو کے قریب آدمی اور آئے ان کے واسطے مسجد کی پڑی ہوئی اراضی میں انتظام کیا گیا تو کیا ایسی حالت میں ان دو سو آدمیوں میں سے نو آدمیوں کو دروں میں کھڑے ہونے کی اجازت دی جائے گی جب کہ باہر ان کے واسطے جگہ موجود ہے۔ بینوا توجروا!

**الجواب:** صورت مستفسرہ میں امام اور سب مقتدیوں کی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ شرعاً ایک مقتدی کو امام کے پاس کھڑا ہونا سنت ہے۔ جب دوسرا آجائے تو اس پہلے شخص کو چاہیئے کہ پیچھے ہٹ آئے اگر نہ ہٹا یا بوجہ جگہ نہ ہونے کے نہ ہٹ سکا تو امام کو چاہیئے کہ بڑھ جائے اور اگر وہ بھی نہ بڑھا اور دوسرا بھی امام کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو یہ خلاف اولیٰ ہے اور اگر تیسرا شخص اور آگیا تو اب اس کو بھی وہیں کھڑا ہو جانا مکروہ تحریمی ہے کہ تین مقتدیوں پر امام کا تقدم واجب ہے اور مقدم نہ ہونا مکروہ تحریمی ہے درمختار میں ہے۔

والزید یقف خلفہ فلو توسط اثنین کرہ تنزیھا وتحریما لو اکثر۔ ردالمحتار میں ہے۔

افاد ان تقدم الامام امام الصف واجب کما افادہ فی الھدایۃ والفتح۔ اگر نمازی زائد آجائیں

Marfat.com

اور مسجد پر ہو جائے اور امام کے برابر صف نہ کی جائے تو بعض کے لیے جگہ کہیں نہ ہو گی تو بضرورت ایسی صف قائم کرنے کی اجازت ہو گی اسی طرح بضرورت دروں میں بھی کھڑے ہونے کی اجازت ہے جبکہ در خالی رکھنے کی حالت میں بعض کو جگہ اصلاً نہ مل سکے یا بارش ہو یا سخت دھوپ ناقابل برداشت ہے۔ خزانۃ المفتین میں ہے۔ لولم یتقدم الا انہ قام من میمنۃ الصف او میسرتہ او وسطہ فانہ یجوز ویکرہ اھ غنیہ میں ہے وذکر شمس الائمۃ الحلوانی ان الصلاۃ علی الرفوف فی الجامع من غیر ضرورۃ مکروہ وعند الضرورۃ بان امتلأ المسجد لا باس بہ ھکذا یحکی عن الفقیہ ابی اللیث فی طاق انہ اذا ضاق المسجد عن القوم لا یکرہ انفراد الامام فی الطاق ھکذا ذکر فی الکفایۃ درمختار میں ہے ولو کان موضع سجودہ ارفع من موضع القدمین بمقدار لبنتین منصوبتین جاز سجودہ وان اکثر لا الا لزحمۃ کما مر لاسے فی السجود علی الظہر فانہ رفع من نصف ذراع ح او مزید اھ رد المحتار اقول فاذا جاز لزحمۃ ما لا یجوز ای السجود علی ارفع من لبنتین منصوبتین فلان یجوز لزحمۃ ما ھو مکروہ ای القیام وسط الصف کما مر عن الخزانۃ اولی۔

واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ:۔ نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کو فخر جہاں کہنا کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ فخر عالم یا فخر جہاں کہنا بے معنی ہے۔ شاہ جہاں کہہ سکتے ہیں۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ:۔ اس شعر میں شرعاً کیا خرابی ہے۔ ؎

مصطفٰے کی ناخدائی سے رہائی مل گئی ورنہ بیڑا نوح کا منجدھار میں غرق آب تھا

الجواب:۔ (مصرعہ اولیٰ) اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ ناخدائی بلا تھی اس سے چھوٹ گئے (مصرعہ دوم) یہ زیادتی ہے وہ پانی عذاب کا تھا اور انبیاء عذاب سے منزہ ہیں۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ:۔ مجھے اپنا مکھڑا دکھا شاہ جیلاں میں مکھڑا کا استعمال ٹھیک ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ یہ لفظ تصغیر کا ہے اکابر کی مدح میں منع ہے۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ:۔ جن کی ہر چیز کی مولانے قسم کھائی ہو یہ میں مولیٰ کی طرف کھانے کی نسبت صحیح ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ اللہ عزوجل کی طرف کھانے کی نسبت صحیح نہیں۔ مولیٰ کی جگہ قرآن بنا دیا گیا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ:۔ جلنا بھننا غم دوری میں کام رہا اپنا ، کون سا روزہ ہے جس میں کل آئی ہے۔

یہ شعر کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔

Marfat.com

**الجواب:** ایسے مضمون جو خلاف واقع ہوں عرض کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علماء دین ان مسائل میں کہ (۱) غسل کی نیت کرنی چاہیئے یا نہیں اور اس کیا نیت ہے غسل جنابت یا احتلام کا ہو اگر نیت نہ کی غسل ہوا یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

**الجواب:** غسل میں نیت سنت ہے اگر نہ کی غسل جب بھی ہو جائے گا۔ اور اس کی نیت یہ ہے کہ ناپاکی دور ہونے اور نماز جائز ہونے کی نیت کرتا ہوں۔

**مسئلہ:** اگر زید غسل خانہ میں جنابت یا احتلام کا کرتا ہے اور وضو کر کے تہبند نکال کر غسل کرے تو غسل اترتا ہے یا نہیں۔ غسل خانہ اوپر سے بند ہو یا کھلا دونوں صورت میں کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا

**الجواب:** سارے بدن پر پانی بہنے سے غسل اترتا ہے۔ جس میں حلق تک منہ اور ہڈی کے کناروں تک اندر سے ناک کا بانسا بھی داخل ہے اس کے بعد جیسے بھی ہو غسل اتر جائے گا۔ ہاں کھلے غسل خانہ میں ننگا ہونا بہتر ہے اور اگر وہاں قریب بلند مکان ہوں جس سے احتمال ہو کہ کسی کی نظر پڑے گی تو وہاں تہبند رکھنے کی تاکید وہ احتمال نظر جتنا قوی ہوگا۔ اتنی ہی یہ تاکید بڑھتی جائے گی یہاں تک کہ اگر نظر پڑنے کا گمان غالب ہو گا تو تہبند رکھنا واجب ہو گا۔ اور وہاں برہنہ نہانا گناہ ہو گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک کنواں ہے جس میں پانی اس قدر رہے کہ حوض دردہ اس کے پانی سے بذریعہ چرسے بھر دیا جاتا ہے۔ پانی اس کا نہیں ٹوٹتا اس کنوئیں میں گلہری گر کر مر گئی اور سڑ کر پھٹ گئی ایسی حالت میں کس قدر پانی نکالا جاوے کہ کنواں پاک ہو جاوے بینوا توجروا۔

**الجواب:** اگر کنواں آب دہ در دہ ہو یعنی اس کا قطر پانچ گز دس گرہ ایک انگل ہو جب تو ناپاک نہ ہوگا۔ اور اس سے کم ہے تو ذرا سی نجاست سے اس کا کل پانی ناپاک ہو جائے گا اگرچہ کثرت عمق یا زیادت آمد آب کے سبب اس سے دس حوض دہ در دہ بھر سکیں اس صورت میں اس میں جتنے ڈول پانی ہوں وہ ناپ کر نکال دیا جائے پاک ہو جائیگا۔ خواہ دفعتًا نکالیں یا کئی روز میں اور خواہ نکالنے سے اس کا پانی ٹوٹ جائے یا اصلا نہ گھٹے ہر صورت میں اتنے ڈول نکالنے سے پاک ہو جائے گا۔ اور وہ آج کل بعض بے علم لوگ ۳۰۰ یا ۳۶۰ ڈول نکالنا کافی بتاتے ہیں غلط ہے۔ ناپنے کا صاف طریقہ یہ ہے کہ رسی میں پتھر باندھ کر آہستہ آہستہ چھوڑیں خم نہ پڑے۔ جبکہ تہہ کو پہنچ جائے نکال کر ناپیں کہ اتنے ہاتھ پانی ہے پھر جلد جلد سو ڈول پانی کھینچ کر ایسے ہی ناپیں جتنا پانی گھٹا اس سے حساب لگالیں

Marfat.com

مثلاً ۲۰ ہاتھ پانی ناپ میں آیا اور سو ڈول نکالنے سے ایک ہاتھ گھٹا تو ۹۰۰ ڈول اور نکالیں یا دو معتبر شخص کہ پانی میں نگاہ رکھتے ہوں اندازہ کر کے بتا دیں کہ اس میں اتنے ڈول پانی ہے ہزار دو ہزار جتنے بتائیں اس قدر نکال دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳ :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت لڑکا جنی اور نفاس سے آٹھ دن میں فارغ ہو گئی اب اس کے واسطے روزے نماز کا کیا حکم ہے اور چوڑی وغیرہ چاندی یا کانچ کی یا وہ چارپائی یا مکان پاک رہا یا ناپاک یا چالیس دن کی میعاد لگائی جائے گی۔

الجواب :- یہ جو عوام جاہلوں عورتوں میں مشہور ہے کہ جب تک چلّہ نہ ہو جائے زچہ پاک نہیں ہوتی۔ محض غلط ہے خون بند ہونے کے بعد ناحق ناپاک رہ کر نماز روزے چھوڑ کر سخت کبیرہ گناہوں میں گرفتار ہوتی ہیں مردوں پر فرض ہے کہ انہیں اس سے باز رکھیں۔ نفاس کی زیادہ حد کے لیے چالیس دن سے کم کا ہوتا ہی نہیں ہو اس کے کم کے لیے کوئی حد نہیں اگرچہ بچہ جننے کے بعد صرف ایک منٹ خون آیا اور بند ہو گیا عورت اسی وقت پاک ہو گئی۔ نہائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے اگر چالیس دن کے اندر اسے خون عود نہ کرے گا تو نماز روزے سب صحیح رہیں گے۔ چوڑیاں چارپائی، مکان سب پاک ہے فقط وہی چیز ناپاک ہو گی جسے خون لگ جائے گا بغیر اس کے ان چیزوں کو ناپاک سمجھ لینا ہندوؤں کا مسئلہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۴ :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی اردو کتاب یا اخبار میں چند آیات قرآن بھی شامل ہوں تو اس کو بلا وضو چھونا یا پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب :- کتاب یا اخبار میں جس جگہ آیت لکھی ہے خاص اسی جگہ کو بلا وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ اسی طرف سے ہاتھ لگانا جائز نہیں اسی طرف سے ہاتھ لگایا جائے جس طرف آیت لکھی ہے۔ خواہ اس کی پشت پر دونوں ناجائز ہیں باقی ورق کے چھونے میں حرج نہیں۔ پڑھنا بے وضو جائز ہے نہانے کی حاجت ہو تو حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۵ :- عمرو پر غسل جنابت یا احتلام ہے اور زید سامنے ملا اور سلام کہا تو ہے جواب دے یا نہیں۔ اور اگر اپنے دل میں کوئی کلام الٰہی یا درود شریف پڑھے تو جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب :- دل میں بایں معنی کہ تدبر تصور میں بے حرکت زبان تو یوں قرآن مجید بھی پڑھ سکتا ہے۔ اور زبان سے قرآن مجید بحالت جنابت جائز نہیں اگرچہ آہستہ ہو اور درود شریف پڑھ سکتا ہے مگر کلی کے بعد چاہیئے اور جواب سلام دے سکتا ہے اور بہتر یہ کہ بعد تیمم ہو کما فعلہ

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنویر میں ہے۔ لایکرہ النظر الیہ (ای القرآن) لجنب وحائض ونفساء کادعیۃ۔ ردالمحتار میں ہے نص فی الھدایۃ علی استحباب الوضوء لذکر اللہ تعالیٰ اسی میں بحر سے ہے وترک المستحب لایوجب الکراھۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ حالت جنابت میں اگر پسینہ آگئے اور کپڑے تر ہوجائیں تو نجس ہوجائیں گے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

**الجواب:** نہیں کہ جنب کا پسینہ مثل اس کے لعاب دہن کے پاک ہے۔ فی الدرالمختار سور الآدمی مطلقا ولو جنبا او کافرا طاھر وحکم العرق کسورہ ملخصا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

**مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین کہ نمازی کو نماز کے اندر چادر یا رضائی سر سے اوڑھ کر کھڑا ہونا چاہیئے یا سر سے رضائی یا چادر کا اوڑھنا عورتوں سے مشابہت ہے اور کتاب سرمایہ آخرت مسمّی بہ چراغ ہدایت میں رضائی یا چادر کو سر سے اوڑھنا نماز کے اندر مکروہ لکھا ہے۔ جواب میں اگر کسی کتاب کا حوالہ دیا جائے گا۔ اور اس مقام کے متعلق عبارت نقل کردی جائے گی تو نہایت مناسب ہوگا۔ بینوا توجروا۔

**الجواب:** چادر ہو یا رضائی نماز میں سر سے اوڑھنا چاہیئے نماز سے باہر اختیار ہے سر سے اوڑھے خواہ شانوں سے اس میں عورتوں سے مشابہت کہنا جہالت ہے صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے سر مبارک سے چادر اوڑھی اور حضور اس وقت ناقہ پر سوار تھے۔ جامع ترمذی میں انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے سر مبارک اس قدر کثرت سے کپڑا سر مبارک سے اوڑھتے کہ تیل میں ڈوب جاتا تھا۔ معجم کبیر۔ طبرانی میں ان دونوں صحابیوں رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کپڑا سر سے اوڑھنا ایمان والوں کی وضع ہے اور اسے نماز میں مکروہ کہنا بے اصل وغلط ہے۔ کتب معتمدہ میں کہیں اس کی کراہت مذکور نہیں سعید بن منصور استاد بخاری ومسلم اپنی سنن نسائی میں ابوالعلاء سے راوی۔ میں نے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دیکھا کہ چادر سر سے اوڑھے نماز پڑھ رہے تھے ہاں اسے مکروہ فرمایا ہے کہ کپڑا اس طرح اوڑھے کہ ناک یا منہ یا ڈاڑھی چھپ جائے۔ مراقی الفلاح میں ہے۔ معجم کبیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......کوئی شخص نماز اس طرح نہ پڑھے کہ کپڑا ناک پر پڑے کیونکہ یہ شیطانی وضع ہے۔

Marfat.com

مسند احمد وسنن اربعہ و مستدرک حاکم میں بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے۔
............ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی سر یا شانوں سے کپڑا اوڑھ کر اس کے دونوں کنارے چھوڑ دے اور اس سے کہ دہن کپڑے سے چھپائے مسند الفردوس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا............ خبردار کوئی شخص نماز میں داڑھی چھپائے کہ داڑھی چہرے سے ہے ہدایہ شرح وقایہ و مراقی الفلاح میں ہے
............
علامہ شرنبلالی کی عبارت یہ ہے............
امام صدر الشریعہ کے لفظ یہ ہیں............
ان عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ کپڑا سر سے اوڑھے خواہ شانوں سے اس میں کراہت نہیں۔ کراہت اس میں ہے کہ اس کے دونوں آنچل لٹکے چھوڑ دے۔ بحر الرائق ہے۔
............ ردالمحتار میں ہے............ یعنی سر سے چادر اوڑھنے کو نماز میں مکروہ نہ کہا بلکہ اس کے پلو لٹکانے کو بلکہ حدیث تو یہی فرماتی ہے کہ نماز میں سر سے نہ اوڑھنا ہی مکروہ ہے۔ ابونعیم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزوجل ان لوگوں کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو نماز میں اپنے عمامے اپنی چادروں کے نیچے نہ کریں واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۱۸:** جماعت کھڑی ہے نماز ہو رہی ہے امام کے پیچھے صرف ایک صف ہے جو بالکل پُر ہے۔ اور ایک آدمی کی بھی گنجائش نہیں ہے ایک نمازی اور آیا اب اس کو اکیلا کھڑا ہونا چاہیئے یا صف اول میں سے کسی آدمی کو پیچھے کھینچنا چاہیئے برتقدیر ثانی داہنی جانب سے یا بائیں سے۔ کیا یہ نمازی درمیان صف میں سے کسی نمازی کو کھینچ سکتا ہے یا نہیں اگر کھینچ نہیں سکتا مگر اس نے درمیان صف میں سے ایک نمازی کو اپنے برابر کھڑا کرنے کو کھینچ لیا اور بعدہٗ اگلی صف کے نمازیوں سے کہنا شروع کیا کہ مل جاؤ تو شرعاً اس پہ (کھینچ لینے پہ) کوئی الزام ہے یا نہیں اس کے کہنے پر ایک شخص نماز کے اندر اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسرے سے جا ملا تو اس ہٹنے والے کی نماز ہوئی یا نہیں۔

**الجواب:** اس زمانہ میں کھینچنا منع ہے بلکہ اسے چاہیئے کہ جب اگلی صف میں کہیں جگہ نہ ہو۔ صف کے پیچھے امام کے محاذی کھڑا ہو اور نیت باندھ کر خواہ بے باندھے صف میں سے ایک کو اشارہ

Marfat.com

کرے کہ میرے ساتھ آمل اور جسے اشارہ کیا اسے حکم ہے کہ وہ نہ مانے اب یہ تنہا صف کے پیچھے پڑھے اور کراہت نہ رہی کہ اس کی قدرت میں جتنی بات تھی کر چکا۔ فتح القدیر باب الامامۃ میں ہے۔ ..........

در مختار مکروہات الصلوٰۃ میں ہے۔ ..........

رد المحتار میں ہے ..........

اگر اس نے کسی کو کھینچا اور وہ اس کی اطاعت کے لیے کھینچ آیا اس کی نماز جاتی رہی ورنہ اگر اپنے نزدیک حکم شرع سمجھ کر ہٹا اور تین قدم نہ رکھے تو نماز ہو جائے گی پھر اس کے ہٹ آنے کے بعد اس کا نمازیوں سے کھتا مل جاؤ بے جا تھا اور جو اس کے کہنے پر مل گیا اگر اس کے کہنے سے ملا تو اس کی نماز جاتی رہی اور اگر حکم شرع سمجھ کر ملا تو ہو گئی۔ طحطاوی علی الدر المختار میں ہے۔ .......... واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ حالت جنابت میں ہاتھ دھو کر کلی کر کے کھانا کھانا کراہت رکھتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: نہ۔ اور بغیر اس کے مکروہ۔ اور افضل تو یہی ہے کہ غسل ہی کر لے۔ ورنہ وضو کرے جہاں جنب ہوتا ہے۔ ملائکہ رحمت اس مکان میں نہیں آتے۔ کما نطقت بہ الاحادیث در مختار میں ہے۔ لاباس باکل وشرب بعد مضمضۃ وغسل ید واما قبلھا فیکرہ للجنب اھ ملخصا۔ رد المحتار میں حاشیہ علامہ حلبی سے ہے۔ وضوء الجنب لھذہ الاشیاء مستحب کوضوء المحدث۔

امام طحطاوی شرح معانی الآثار میں مالک بن عبادہ غافقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انہوں نے حضور پرنور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حاجت غسل میں کھانا تناول فرمایا انہوں نے فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے سامنے اس کا ذکر کیا فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اعتبار نہ آیا انہیں کھینچتے ہوئے بارگاہ رسالت میں حاضر لائے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ کہتے ہیں کہ حضور نے بحالت جنابت کھانا تناول کیا فرمایا نعم اذا توضأت اکلت وشربت ولٰکنی لا اصلی ولا اقرء حتی اغتسل ہاں جب میں وضو کر لوں تو کھاتا پیتا ہوں مگر نماز و قرآن مجید نہیں پڑھتا۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حالت ناپاکی میں مسجد میں جانا جائز ہے یا

Marfat.com

نہیں ۔ بینوا توجروا۔

**الجواب**: حرام ہے مگر بضرورت شدیدہ کہ نہانے کی ضرورت ہے اور ڈول رسی اندر رکھا ہے۔ اور یہ اس کے سوا کوئی سامان کر نہیں سکتا نہ کوئی اندر سے لا دینے والا ہے یا کسی دشمن سے خائف ہے اور مسجد کے سوا جائے پناہ نہیں اور نہانے کی مہلت نہیں۔ اور ایسی حالتوں میں تیمم کر کے جا سکتا ہے۔ صورت اولیٰ میں صرف اتنی دیر کے لیے ڈول رسی لے آئے اور صورت ثانیہ میں اگر دشمن سر پر آ گیا تیمم کی بھی مہلت نہیں تو بے تیمم چلا جائے اور کواڑ بند کرنے کے بعد تیمم کر لے فان الحقین اذا اجتمعا قدم حق العبد لفقرہ وغنی المولیٰ۔ صرف اس ضرورت کے لیئے کہ گرم پانی سقایہ میں ہے اور سقایہ مسجد کے اندر ہے باہر تازہ پانی موجود ہے گرم پانی لینے کو بے غسل مسجد میں جانا جائز نہیں مگر وہی ضرورت کی حالت میں کہ اگر تازہ پانی سے نہائے گا تو صحیح تجربے یا طبیب حاذق مسلم غیر فاسق کے بتانے سے معلوم ہے کہ بیمار ہو جائے گا یا مرض بڑھ جائے گا اور باہر کہیں گرم پانی کا سامان نہیں کر سکتا نہ اندر سے کوئی لا دینے والا ہے تو تیمم کر کے اندر جا کر لا سکتا ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۲۱**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نہانے کی حاجت ہو اس حالت میں مسجد کے لوٹے وغیرہ کو ناپاک ہاتھ سے چھونا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب**: ہاتھ پہ اگر کوئی نجاست لگی ہے کہ ہاتھ سے چھوٹ کر لگ جائے گی۔ چھونا جائز نہیں۔ اگرچہ لوٹا نہ مسجد کا ہو نہ کسی دوسرے شخص کا بلکہ خود اپنی ملک ہو کہ بلا ضرورت پاک شے کو ناپاک کرنا جائز و گناہ۔ بحر الرائق بحث ما مستعمل میں بدائع سے ہے۔ **تنجس الطاہر حرام** اور اگر کوئی نجاست نہیں صرف نہانے کی حاجت ہے تو جائز ہے۔ اگرچہ ہاتھ یا لوٹا تر ہو۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

**مسئلہ ۲۲**: استنجے یعنی پیشاب پاخانہ کے بچے ہوئے پانی سے جائز ہے یا نہیں اور وضو کی حرمت میں اس وجہ سے فرق تو نہیں آتا یا کیا۔ بینوا توجروا۔

**الجواب**: جائز ہے اور اس میں حرمت وضو کا کچھ خلاف نہیں کہ یہ پانی استعمال میں نہ آیا۔

کما لا یخفےٰ واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب۔

**مسئلہ ۲۳**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر پکی ہوئی کھچڑی یا چاول میں یا چونے میں سے چوہے کی مینگنی نکلے تو کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

Marfat.com

**الجواب:** چوہے کی مینگنی اگر چاول کھچڑی روٹی وغیرہ کھانے کی چیزوں میں نکلے تو اسے پھینک کر وہ اشیاء کھالی جائیں بشرطیکہ اس کا رنگ یا بو یا مزہ ان میں نہ آگیا ہو اور اگر چوہے نے میں نکلے اور جما جا ہوا ہے تو ان کے قریب کا پھینک کر کھائیں اور بہتا ہوا ہے تو اس سب سے احتراز کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قیمت جلد قربانی یا عقیقہ براہ راست مسجد یا مدرسہ دینیہ میں صرف کی جا سکتی ہے۔ یا تملیک مسکین کی ضرورت واقع ہو گی۔ بینوا بالدلیل توجروا باجر الجزیل۔

**الجواب:** ہاں جلد براہ راست صرف کی جا سکتی ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ و ائتجروا اور اگر مسجد و مدرسہ میں دینے کے لیے داموں کو فروخت کی تو دام بھی براہ راست صرف کیے جا سکتے ہیں۔ تبیین الحقائق میں ہے لانہ قربۃ کالتصدق۔ ان صورتوں میں تملیک مسکین کا ضروری جاننا شرع مطہرہ میں زیادت کرنا جس پہ کوئی دلیل شرعی نہیں تو اپنی طرف سے ایجاب و ایجاد ہوا۔ ما انزل اللہ بہا من سلطان۔ ہاں اپنے خرچ میں لانے کے کے لیے داموں کو بیچی تو اس کی سبیل تصدق ہے کہ ملک خبیث ہے براہ راست مسجد و مدرسہ میں نہ دے فان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب۔ اس سوال کا جواب پہلے فتوے میں نظر نہ آنا عجیب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ ۲۵ تا ۳۰:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں (۱) از روئے شریعت اسلامیہ قبرستان کا بیع و رہن جائز ہے یا نہیں۔ (۲) قبرستان کی زمین کسی کی ذاتی ملکیت ہو سکتی ہے یا نہیں اور مخصوص قبرستان بنانا کیسا ہے اور اس کی نسبت کیا احکام شرعی ہیں (۳) قبروں کو منہدم کرتے ہوئے یا ویران کرتے ہوئے یا کھودتے ہوئے دیکھ کر کوئی مسلمان ایسا کرنے والے کو روکنے کا شرعاً مجاز ہے یا نہیں (۵) قبرستان میں یا ان کی زمین متعلقہ میں بول و براز یا گندگی وغیرہ پھینکنا یا قبرستان کو گندگی کا مخزن بنانا کیسا اور اس کی نسبت کیا حکم ہے۔ (۶) مسلمانوں پر قبرستان کی حرمت کس حد تک واجب ہے۔ بینوا توجروا۔

**الجواب:** (۱) و (۲) عامہ قبرستان وقف ہوتے ہیں اور وقف کی بیع اور رہن حرام ہے اور جو خاص قبرستان کسی کی ملک ہو جس میں اس نے مردے دفن کیے ہوں مگر اس کام کے لیے وقف نہ کیا ہو وہ بھی مواضع قبور کو نہ بیچ سکتا ہے نہ رہن کر سکتا ہے کہ رہن میں تو زمین اموات مسلمین

Marfat.com

ہے اور ان کی توہین حرام ہے (۳) حرام ہے مگر یہ کہ کسی کی مملوک زمین میں بے اس کی اجازت کے کسی نے مردہ دفن کر دیا ہو اور اس نے اسے جائز نہ رکھا تو اسے اس کے نکلوا دینے اور اپنی زمین خالی کر لینے اور کھیتی اور عمارت ہر شے کا اختیار ہے۔ (۴) جو شخص ایسے جرم شدید کا مرتکب ہو مسلمان پر واجب ہے کہ بقدر قدرت اسے روکے۔ جو اس میں پہلو تہی کرے گا اس فاسق کی طرح مستحق عذاب نار ہوگا۔ قال اللہ تعالٰی کانوا لا یتناہون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون۔ (۵) حرام، حرام سخت حرام ہے اور اس کا مرتکب مستحق عذاب نار و غضب و جبار ہے (۶) قبور مسلمین پر چلنا جائز نہیں۔ بیٹھنا جائز نہیں اس پر پاؤں رکھنا جائز نہیں یہاں تک کہ ائمہ نے تصریح فرمائی کہ قبرستان میں جو نیا راستہ پیدا ہوا ہو اس میں چلنا حرام ہے اور جس کے اقربا ایسی جگہ دفن ہوں کہ گرد ان کے اور قبریں ہو گئیں اور اسے ان کی قبور تک اور قبروں پر پاؤں رکھے بغیر جانا ناممکن ہے وہ دور ہی سے فاتحہ پڑھے اور پاس نہ جائے زیادہ تفصیل ہمارے رسالہ "اہلاک الوہابین" میں ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

**مسئلہ ۱۳۱:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قبور پر روشنی کا کیا حکم ہے۔

**الجواب:** قبر پر خواہ کہیں حاجت سے زیادہ اور بے منفعت روشنی کہ لغو اسراف ہو ممنوع ہے۔ یونہی خود قبر پر چراغ رکھنا کہ سقف قبر حق میت ہے اور اس میں اس کی اذیت اور جو ان محذورات سے پاک ہو وہاں روشنی ممنوع نہیں مثلاً قبر جب کہ سر راہ ہو یا مزار کسی ولی اللہ کا ہو وہاں اس نیت سے کہ نگاہ عوام میں باعث وقار ہو اس علامت سے جانیں کہ مزار کسی محبوب خدا کا ہے اسے تبرک جانیں اس کے پاس حق تعالٰی سے دعا کریں یہ صورتیں جواز کی ہیں جن کی ممانعت پر شرع سے اصلاً دلیل نہیں فقیر غفرلہ تعالٰی نے خاص اس مسئلہ میں رسالہ طوالع النور فی حکم السراج علی القبور لکھا تحقیق مقام اس میں ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

**مسئلہ ۱۳۲:** بعض بلاد میں بروز عیدین یا استسقا لوگ مل کر علم شہر میں قصائد نعت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہوئے عیدگاہ تک لے جاتے ہیں یہ کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔

**الجواب:** جب کہ اس کے ساتھ کوئی منکر شرعی نہ ہو اور جمع مسلمین و علامت جماعت اہل دین کے سوا اور کوئی غرض بیجا مرعی نہ ہو تو علم مذکور کا عیدگاہ تک لے جانا بلاشبہ جائز و مباح ہے جس کی ممانعت پر شروع مطہرہ سے اصلاً دلیل نہیں اور یہی اس جواز کو بس ہے۔ علامہ

Marfat.com

عبدالغنی نابلسی پھر علامہ شامی شرح تنویر میں فرماتے ہیں لیس الا احتیاط فی الافتراء علی اللہ تعالٰی باثبات الحرمۃ الکراھۃ الذین لا ید لھما من دلیل بل فی القول بالاباحۃ التی ھی الاصل۔ الخ علاوہ ازیں صحیح بخاری شریف میں ایک باب وضع کیا باب العلم بالمصلی اور اس میں حدیث روایت کی عن عبد الرحمٰن بن عابس قال سمعت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قیل لہٗ اشھدت لہ مع النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال نعم ولولا مکانی من الصغیر ما شھدتہ حتی الی العلم الذی عند دار کثیر ابن الصلت فصلی ثم خطب۔ الخ یعنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے کسی نے پوچھا آپ عید میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں فرمایا ہاں اس قرب منزلت کے سبب جو بارگاہ رسالت میں مجھے حاصل ہے ورنہ بچپن کے باعث حاضر نہ ہوتا۔ حضور عید گاہ کو تشریف لے گئے یہاں تک کہ اس علم کے پاس پہنچے جو کثیر بن الصلت کے مکان کے قریب تھا۔ اول نماز پڑھی پھر خطبہ فرمایا علماء توجیہ فرماتے ہیں کہ یہاں علم بمعنی نشان ہو مجمع البحار میں ہے۔ منہ الی العلم الذی عند دار بفتح عین ولام الرایۃ عید گاہ زمانہ اقدس میں کف دست میدان تھی علماء فرماتے ہیں۔ کثیر بن الصلت کا مکان بعد کو بنا ہے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے موضع علم کا پتا دینے کو اس کا نام لیا ارشاد الساری میں ہے۔ الذ ارا لمذکورۃ بعد العھد النبوی والتعارف المصلی بھا لشھرتہا۔ علم بمعنی نشان کے لیے وہاں یہی طریقہ معقول کہ روز عید لے جاتے پھر واپس لاتے ہوں اس تقدیر پر یہ صورت عیدین کا خاص جزئیہ ہے۔ وتفصیل المسئلہ فی فتاوانا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ یہ نفس علم کا حکم ہے ہاں جہاں اس سے کوئی محذور شرعی ہوتا ہو مثلاً جن بلاد میں محرم کے علم رائج ہیں عوام اسے ان سے سمجھیں یا اس سے ان کے جواز پر استدلال کریں اور فرق سمجھانے کی ضرورت پڑے وہاں اس سے احتراز ہی کیا جائے کہ کوئی امر ضروری نہیں اور احتمال فتنہ و فساد عقیدہ ہے نہ ہر ایک کو سمجھا سکیں گے اور نہ ہر ایک کو سمجھانے سے سمجھے گا تو ایسی بات کرنی کیا ضرور حدیث میں ارشاد ہوا۔ ایاک و ما یعتذر منہ۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

**مسئلہ ۳۲**: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز پڑھنا اس مسجد میں جس میں قبر واقع ہو جائز ہے یا نہیں اور اگر قبر ایک جانب کو مسجد سے خارج ہو تو کیا حکم ہے۔

**الجواب**: قبر اگر مسجد سے خارج ایک جانب کو واقع ہے۔ تو جواز نماز میں کچھ شبہ نہیں قال

Marfat.com

فی البحر الرائق وذکر فی الفتاوی اذا غسل موضعا من الحمام لیس فیہ تمثال لا باس
بہ وکذا فی المقبرۃ اذا کان فیہا موضع اعد للصلوٰۃ ولیس فیہ قبر ولا نجاسۃ
انتہی ومثلہ فی ملتقی المصلی وغنیۃ المبتدی قلت فانا کان موضع فی المقبرۃ اعد
للصلوٰۃ اما لت بہ القبور لم یکن بالصلوٰۃ بہ باس فما ظنک بالمسجد الذی بجنبہ
قبر خارج من جدارہ واقع عن یمینہ او یسارہ انہ اولی بالجواز والجدار۔ اور
اگر داخل مسجد ہے تو نماز اس کے اوپر پڑھنا مکروہ ہے۔ قال الشیخ السید محمد امین الشہیر
با بن العابدین فی رد المختار علی الدر المختار تکرہ الصلوٰۃ علی القبر والی القبور
رد والنہی عن ذلک انتہی اور ان کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنا چھوٹی مسجدوں میں مطلقاً
مکروہ ہے اور مسجد کبیر اور صحرا میں اگر قبر عین مسجد کی جگہ واقع ہو مکروہ ہے ورنہ نہیں قال
فی الفتاوی الہندیۃ الشہیرۃ بالفتاوی العالمگیریۃ ان کان بینہ وبین القبر مقدار
مالوکان فی الصلوٰۃ ویمر انسان لایکرہ فہہنا ایضا لایکرہ وکذا فی التاتارخانیۃ
انتہی قال الشیخ الامام المفتی علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد علی بن عبد الرحمن
بن محمد الحصکفی الدمشقی فی الدر المختار شرح تنویر الابصار ولا یفسد ہا مرور
مار فی الصحراء او بمسجد کبیر بموضع سجودہ فی الاصح او مرورہ بین یدیہ
الی حائط القبلۃ فی بیت ومسجد صغیر فانہ کبقعۃ واحدۃ وان اثم المار۔
انتہی ملتقطا اور بعض ائمہ کے نزدیک مطلقاً سجود کا اعتبار ہے صحرا ہو یا مسجد صغیر ہو
یا کبیر قال الامام احمد بن محمد الخطیب القسطلانی فی ارشاد الساری لشرح صحیح
البخاری قال البیضاوی لما کانت الیہود والنصاری یسجدون لقبور الانبیاء تعظیما
لشانہم ویجعلونہا قبلۃ یتوجہون فی الصلوٰۃ نحوہا واتخذوہا اوثانا لعنہم
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومنع المسلمین عن ذلک مامن اتخذ مسجدا فی جوار
صالح وقصد التبرک بالقبور منہ لا لتعظیم ولا للتوجہ الیہ فلا یدخل فی الوعید المذکور
انتہی وقال الشیخ عبد الحق بن سیف الدین بن سعد اللہ المحدث الدہلوی البخاری
فی شرح المشکوٰۃ عن بعض الائمۃ واما اتخاذ مسجد بجوار نبی او عبد صالح والصلوٰۃ
فیہ عند قبرہ لا لتعظیمہ او التوجہ نحوہ القبر بل لحصول مدد منہ وتکمیل العبادۃ ببرکۃ
مجاورۃ ارواحہم الطاہرۃ فلا حرج فی ذلک انتہی۔ یقول مرزا جناب اسماعیل بیگ قدحضرت

Marfat.com

حجرہ صلے اللہ علیہ وسلم عین حطیم میں واقع ہے معہذا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا نے بامر جناب رسالت علیہ افضل الصلاۃ و التحیہ اس میں نماز پڑھی اور آپ نے اس نماز کو قائم مقام الصلوٰۃ فی الکعبہ کے قرار دیا۔ روی الامام ابو داؤد سلیمان بن الاشعث بن اسحٰق بن بشیر السجزی السجستانی والحافظ ابو عیسٰے محمد بن عیسٰے بن سورۃ بن موسٰی بن الضحاک السلمی الترمذی واللفظ لابی عیسٰے قال حدثنا قتیبۃ فذکو باسنادہ عن عائشۃ قالت کنت احب ان ادخل البیت فاصلی فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فادخلنی الحجر ان اردت دخول البیت فانما ھو قطعۃ من البیت الحدیث قال ابو عیسٰے ھذا حدیث حسن صحیح قال العلامۃ مجد الدین محمد بن یعقوب الشیرازی الفیروز آبادی فی القاموس الحجر بالکسر ما حواہ الحطیم المدار بالکعبۃ شرفھا اللہ من جانب الشمال انتھے بالالتقاط قال الامام الحصکفی فی الدر المختار وبہ قبر اسمٰعیل وھاجر انتھے وقال ابن دحیۃ فی الجمھرۃ فیہ قبرھا وانہا اسمٰعیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام انتھی کذا قال القاضی الامام ابو محمد بدر الدین شیخ الاسلام محمود بن احمد العینی فی البنایۃ حاشیۃ الھدایۃ والعلم عند ربی منہ البدایۃ والیہ النہایۃ۔

لا شک فی صحۃ جواز الصلوٰۃ علی ما صرح بہ المجیب المصیب

محمد نقی علی عفی عنہ

الجواب الجواب

محمد نقی علی عفی عنہ

العبد المذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد المصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

علی ما صرح بہ المجیب المصیب

محمد یعقوب علی عفی عنہ

اجاد المجیب وافاد

صدیقی محمد احسن

محمد احسن الصدیقی

اصاب من اجاب

محمد سلطان حسن عفا اللہ عنہ

محمد نقی علی عفی عنہ

احمد رضا خاں عفی عنہ

مسئلہ ۳۲: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام ادام فیضھم المولی العلام ان مسائل میں۔ بینوا توجروا۔

(۱) ایک صاحب مسمی مولوی اشرف علی ساکن قصبہ تلہر ضلع شاہجہان پور دوسرے صاحب حکیم عبد اللہ مقیم تلہر ہیں حکیم صاحب کا بیان ہے کہ یزید فاسق فاجر نہ تھا اس کو برا نہ کہا جائے اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اس کے وہاں نہ جانا چاہیئے تھا۔ کیوں گئے اور یہ ملکی جنگ تھی۔

Marfat.com

دوسرے یہ کہ نماز فجر کے بعد مسلمانوں نے ان سے مصافحہ کرنا چاہا انہوں نے مصافحہ نہ کیا اور بدعت بتا دیا۔ کیا حکیم صاحب کا یہ بیان سراسر غلط نہیں۔ کیا انہوں نے حضرت سید الشہداء رضی اللہ عنہ کی شان ارفع و اعلیٰ میں گستاخی نہ کی۔ داد کذب بیانی نہ دی۔ کیا مصافحہ سے دست کشی و انکار اس امر کو ثابت نہیں کرتا کہ ان کی مراد بدعت سے بدعت سیئہ ہے اور ان کا یہ فعل وہابیہ ہے۔

(۲) اول الذکر مولوی صاحب ایک زمانہ تک مدرسہ مولوی یٰسین واقع بریلی محلہ سرائے خام کے مدرس رہ چکے ہیں کیا ان کی وہابیت کو اسی قدر کافی نہیں کہ بد مذہب کے مدرسہ میں ملازم رہ کر اس مدرسہ کے دستور العمل درس تعلیم کی پابندی کر کے درس دیا چہ جائیکہ علم غیب حبیب خدا سید ہر دو سرا علیہ افضل التحیۃ والثنا میں وہابیانہ خیال مغویانہ قیل وقال ہے۔

جو کوئی شخص صحیح العقیدہ علم حضور سراپا نور کو روز ازل سے قیامت تک کے تمام اشیاء ذرہ ذرہ کلیۃً و جزئیۃً محیط جانتے اور ان کے واسطے ماکان ومایکون کا علم مانتے اور قائل علوم غیب خمسہ ہو وہ شخص ان مولوی صاحب کے نزدیک مضل وضال قابل عتاب ونکال۔

اکابر علمائے اہلسنت کثرہم اللہ تعالےٰ کی شان میں جن کی مدح وستائش میں مفتیان علام اور علمائے ذی الاحترام حرمین طیبین وروم وشام وغیرہم مبالغہ فرمائیں اور ان کو پیشوا و سردار علمائے اہل سنت بتائیں یہ صاحب بیہودہ الفاظ وناشائستہ کلمات زبان پر لائیں

ان صاحب کے تمام اوصاف میں باستثنائے مدرسی مدرسہ مذکورہ حکیم صاحب مذکور بھی شریک وہم خیال۔ یہ دونوں صاحب مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند و مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی اشرف علی تھانوی کو اپنا پیشوا جانتے اور سرتاج اہلسنت مانتے ہیں۔ کیا یہ دونوں صاحب کم سے کم بدعتی وبد مذہب نہیں کیا ان کے ساتھ ان احادیث واقوال کے مطابق عمل نہ کیا جائے جو فتاویٰ الحرمین میں طبع بمبئی میں مذکور ہیں۔ فی صحیح مسلم عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے الگ رہو انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں۔ کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ ولابی داؤد عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم ابو داؤد کی حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے نبی

Marfat.com

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بیمار پڑیں پوچھنے نہ جاؤ مر جائیں تو جنازہ پر حاضر نہ ہو۔

ذاد ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان یقتموھم فلا تسلموا علیھم۔ ابن ماجہ نے بروایت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدر اور بڑھایا جب انہیں ملو تو سلام نہ کرو۔

وعند العقیلی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تجالسوھم و تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم۔ عقیلی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے ساتھ نہ بیٹھو۔ ساتھ پانی نہ پیو۔ ساتھ کھاؤ نہ شادی بیاہت نہ کرو۔

زاد ابن حبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا تصلوا معھم۔ ابن حبان نے انہیں کی روایت سے زائد کیا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

وللدیلمی عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی بری منھم وھم برأ منی جہاد ھم کجہاد الترک والدیلم۔ دیلمی نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان سے بیزار ہوں۔ وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں ان پر جہاد ایسا ہے جہاد کفار ترک و دیلم پر۔

ولابن عساکر عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأیتم صاحب بدعۃ فاکفھروا فی وجھہ فان اللہ یبغض کل مبتدع ولا یجوز احد منھم علی صراط لکن یتھافتون فی النار مثل الجراد و الذباب۔ ابن عساکر رضی اللہ عنہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس کے روبرو اس سے ترش روئی کرو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں کوئی پل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی اور مکھیاں گرتی ہیں۔

والطبرانی وغیرہ عن عبداللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام۔ جو کسی بد مذہب کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔ ولہ فی الکبیر ولابی نعیم فی الحلیۃ عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من مشی الی صاحب بدعۃ

Marfat.com

یوقرہ فقد اعان علی ھدم الاسلام وغیرہ من الاحادیث۔ نیز طبرانی۔ معجم کبیر ابونعیم نے حلیہ میں معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی بدمذہب کی طرف اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام ڈھانے میں اعانت کی اور اس کے سوا اور حدیثیں ہیں۔ قال العلماء فی کتب العقائد کشرح المقاصد وغیرہ ان حکم المبتدع البغض والاھانۃ والرد والطرد۔ علماء کتب عقائد مثل شرح مقاصد وغیرہ میں فرماتے ہیں کہ بدمذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا اس ذلت دینا اس کا رد کرنا اسے دور رکھنا۔

وفی غنیۃ الطالبین قال فضیل بن عیاض من احب صاحب بدعۃ احبط اللہ عملہ واخرج نور الایمان من قلبہ واذا علم اللہ عزوجل من رجل انہ مبغض لصاحب بدعۃ رجوت اللہ تعالیٰ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ واذا رأیت مبتدعا فی طریق فخذ طریقا اٰخر اھ

غنیۃ الطالبین شریف میں ہے فضیل ابن عیاض نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے محبت رکھے اس کے عمل حبط ہو جائیں اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جائے گا۔ اور جب اللہ تعالےٰ اپنے کسی بندے کو جانے کہ وہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولیٰ سبحانہٗ وتعالےٰ اس کے گناہ بخش دے اگرچہ اس کے عمل تھوڑے ہوں۔ جو کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ ہولو۔ انتہیٰ لعذرالقدسامۃ

(۳) جب شرع مطہر نے ایسے لوگوں سے اس درجہ نفرت دلائی اور اس قدر برائی بیان فرمائی تو کیا مسلمانوں کا فرض مذہبی نہیں کہ ان کو مسجد میں آنے سے روکیں ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کریں علی الخصوص وہ شخص جس کے ہاتھ میں مسلمانوں کا کام ہو اور مسلمان اس کو مانتے ہوں اور عزت اور وقار کی نظر سے دیکھتے ہوں خواہ بباعث علم یا بجہت پیری مریدی یا بخیال تونگری وغیرہ اس پر سخت ضروری کہ ان کو دخول مسجد سے حتی الوسع روکے اور ان کے ساتھ میل جول سے مسلمانوں کو باز رکھے۔ جو شخص ان مولوی صاحب وحکیم صاحب کے خیالات باطلہ وحالات فاسدہ پر مطلع ہو کر ان دونوں کو امام بنائے اور ان کے پیچھے نماز پڑھے کہے یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں ہمیں ان سے کیا سروکار آخر یہ دونوں عالم تو ہیں کہ وہ زبان کار اور انہیں مفسدین فی الدین میں سے نہیں اور وہ نماز اس کی باطل ومردود نہیں حالانکہ جن تین علمائے مذکورین کو یہ دونوں پیشوا جانتے ہیں ان کے بارے میں مفتیان وعلمائے مکہ مکرمہ

Marfat.com

و مدینہ طیبہ نے یہ حکم دیا جیساکہ فتاویٰ حسام الحرمین میں مذکور ہے۔

ان ھٰؤلآء الفراق الواقعین فی السوال غلام احمد القادیانی و رشید احمد و من تبعہ کخلیل احمد الانبھتی و اشرف علی و غیرھم لا شبھۃ فی کفرھم بلا مجال بل لا شبھۃ فی کفر من شك فی کفرھم بحال من الاحوال۔ بے شک یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد گنگوہی اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبھٹی اور اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں شبہ نہیں اور نہ شک کی مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے تو اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں اسی میں ہے۔ اظھر فضائحھم القبیحۃ فی المعتمد المستند فلم یبق من نتائجھم الفاسدۃ فیہ الاونریقھا فلیکن منك التمسك بتلك العجالۃ السنیۃ تظفر فی بیان الرد علیھم بکل واضحۃ دامغۃ جلیلۃ لاسیما المتصدی لحل رایۃ ھذہ الفرقۃ المارقۃ التی تدعی بالوھابیۃ ومنھم مدعی النبوۃ غلام احمد القادیانی والمارقۃ الاخر المنقص لشان الالوھیۃ والرسالۃ قاسم النانوتوی و رشید احمد الگنگوھی وخلیل احمد الانبھتی و اشرف علی التانوی و من حذا حذوھم انتھی بقدر الضرورۃ۔ مصنف نے اپنی کتاب معتمد المستند میں اس گروہ کی بری رسوائیاں کیں پس ان کے فاسد عقیدوں سے ایک بھی بغیر پوچ لچر کئے نہ چھوڑا تو اے مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ اس روشن رسالہ کا دامن پکڑے جسے مصنف نے بزودی لکھ دیا۔ تو ان گروہوں کے رد میں ہر ظاہر و روشن و سرکوب دلیل پانے گا۔ خصوصاً جو اس گروہ خارج از دین کے باندھے ہوئے نشان کھول دینے کا قصد کرے وہ گروہ خارج از دین کون ہے جسے وہابیہ کہا جاتا ہے اور ان میں مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے اور دین سے دوسرا نکلنے والا شان الوہیت و رسالت گھٹانے والا قاسم نانوتوی و رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبھٹی اور اشرف علی تھانوی اور جو ان کی چال چلا سی میں ہے۔ وبالجملۃ ھولاء الطائف کلھم کفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمین وقد قال فی البزازیۃ والدرر والغرر والفتاوی الخیریۃ والانھر والدر المختار وغیرھا من معتمدات الاسفار فی مثل ھؤلاء الکفار من شك فی کفرہ و عذابہ فقد کفر و قال فی الشفاء الشریف ونکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام او وقف فیھم او شك الخ وقال فی البحر الرائق وغیرہ من حسن کلام اھل الاھواء او قال

Marfat.com

معنی ہی او کلام لہ معنی صحیح ان کان ذالک کفرا من القائل کفر المحسن اھ وقال الامام ابن حجر فی الاعلام فی فصل الکفر المتفق علیہ بین ائمتنا الاعلام من تلفظ بلفظ الکفر یکفر وکل من استحسنہ او رضی بہ یکفر اھ خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب (اسمٰعیلیہ۔ نذیریہ۔ امیریہ۔ قاسمیہ۔ مرزائیہ۔ رشیدیہ۔ اشرفیہ) مرتد ہیں۔ باجماع امت اسلام سے خارج ہیں۔ اور بے شک بزازیہ اور درر وغرر اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور درمختار وغیرہ معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے سو خود کافر ہے اور شفا شریف میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملت اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے اور بحرالرائق وغیرہ میں فرمایا جو بد دینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے۔ یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اسے کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو اس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا۔ اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمہ اعلام کا اتفاق ہے۔ فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ انتہیٰ

تو موافق ارشاد علمائے مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ و مطابق حکم معتمد المستند نذیر حسین دہلوی و امیر احمد سہسوانی و امیر حسن سہسوانی و قاسم نانوتوی و مرزا غلام احمد قادیانی و رشید احمد گنگوہی و اشرف علی تھانوی اور ان سب کے مقلدین و متبعین و پیروان و مدح خواں باتفاق علمائے اعلام کافر ہوئے اور جو ان کو کافر نہ جانے ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی بلاشبہ کافر ہے چہ جائیکہ پیشوا اور سردار جانا۔ والعیاذ باللہ الکریم وھو یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

ہم کو چونکہ اختصار منظور تھا لہٰذا ان گمراہ گروں کافروں کے وہ اقوال ملعونہ و مردودہ جن پر حکم فسق و کفر لگایا گیا بالکل نقل نہیں کئے اور ان اقوال پر علمائے حرمین نے جس قدر الزام لگائے ہیں ان میں سے صرف دس پانچ تحریر ہو جو صاحب ان فرق باطلہ عقوبت مآل اور ان پر احکام علمائے اہل کمال پر اطلاع چاہیں وہ فتاویٰ الحرمین وحسام الحرمین کا مطالعہ فرمائیں۔(۴) ایسے نازک وقت میں کہ چہار طرف سے دین اسلام پر حملے ہو رہے ہیں اور بیخ کنان سنت یکبارگی ٹوٹ پڑے ہیں کیا علمائے اہل سنت پر واجب نہیں کہ اپنے علم کو ظاہر کریں اور میدان میں آکر تحریراً وتقریراً احیائے سنت و اماتت بدعت ونصرت ملت فرمائیں۔ اگر ایسا نہ کریں سکوت وخاموشی سے کام

Marfat.com

پس تو کیا اس حدیث شریف کے مورد نہ ہوں گے۔ جو فتاوی الحرمین میں مذکور ہے۔ قال الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة ان الحامل الداعی لی علی التالیف فی ذالک وان کنت قاصرا عن حقائق ما ھنالک ما اخرجہ الخطیب البغدادی فی الجامع وغیرہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اذا ظہرت الفتن او قال البدع وسب اصحابی فلیظہر العالم علمہ فمن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا۔ امام ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں فرماتے ہیں واضح ہو کہ اس تالیف پر میرے لیے باعث وسبب اگرچہ میرا ہاتھ یہاں کے حقائق سے کوتاہ ہے وہ حدیث ہوئی جو خطیب بغدادی نے جامع میں اور ان کے سوا اور محدثین نے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ تعالیٰ وسلم نے فرمایا جب فتنے یا فرمایا بد مذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے عالم اپنا علم ظاہر کرے۔ جو ایسا نہ کرے گا۔ اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے۔ اللہ تعالےٰ نہ اس کا فرض قبول فرمائے نہ نفل۔

(۵) جو شخص مسجد میں آکر اپنی زبان سے لوگوں کو ایذا دیتا ہو اس شخص کو مسجد سے نکلنے کا حکم ہے اس کے نکالنے کے بارے میں درمختار کا یہ قول نص صریح ہے یا نہیں۔ واکل نحو ثوم ویمنع منہ وکذا اکل صون ولو بلسانہ یعنی مسجد میں داخل ہونے سے بدبودار چیزوں مثلاً کچا لہسن کھانے والے کو منع کیا جانے اور اسی طرح ہر ایذا دینے والا اگرچہ زبان سے دیتا ہو دخول مسجد سے روکا جائے۔ ردالمحتار میں تحت قول واکل نحو ثوم فرمایا ای کبصل ونحوہ مما لہ رائحۃ کریہۃ للحدیث الصحیح فی النہی عن قربان اکل الثوم والبصل المسجد قال الامام العینی فی شرح علی صحیح البخاری قلت علۃ النہی اذی الملٰئکۃ واذی المسلمین۔ یعنی جیسے پیاز وغیرہ ان چیزوں سے جن میں بدبو ہو یہ حکم موافق حدیث صحیح ہے جو کچا لہسن اور پیاز کھانے والے کی ممانعت دخول مسجد میں ہے امام عینی نے اپنی کتاب میں جو صحیح بخاری پر لکھی ہے فرمایا میں کہتا ہوں دخول مسجد سے ممانعت کا ایذائے مسلمانان ہے۔

والحمد للہ رب العلمین وافضل الصلوٰۃ واکمل التسلیمات علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی الہ وصحبہ ومن تبعھم اجمعین۔

فقیر محمد ضیاء الدین المدنی القادری الرضوی

Marfat.com

الجواب:۔ الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ و الہ وصحبہ المکرمین عندہ وسائر المسلمین المتبعین بعدہ فاضل سائل بلکہ مجیب سلمہ القریب المجیب کا سوال خود ہی جواب وحق وصواب ہے فماذا بعد الحق الا الضلال ہمیں زید وعمرو کی شخصیت سے کام نہیں احکام شرعیہ عام ہوتے ہیں جس سے یہ امر صادر ہوا کہ یہ حکم ہے کیسے باشد خاک خاک بود یا جنسے باشد اسی عموم کے طور پر ہم کلام کریں گے اگر فلاں فلاں اس کے مصداق تو ضرور انہیں ان کے احکام کے استحقاق ہیں ورنہ جس پر صادق وہ مستحق ولائق واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

(۱) یزید پلید علیہ مایستحقہ من العزیز المجید قطعاً یقیناً باجماع اہل سنت فاسق فاجر وجری علی الکبائر تھا اس قدر پر ائمہ اہلسنت کا اطباق واتفاق ہے صرف اس کی تکفیر ولعن میں اختلاف فرمایا امام بن حنبل رضی اللہ تعالٰے عنہ اور ان کے اتباع و موافقین اسے کافر کہتے اور بہ تخصیص نام اس پر لعنت کرتے ہیں۔ اور اس آیۂ کریمہ سے اس پر سند لاتے ہیں۔ فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک لعنھم اللہ فاصمھم و اعمی ابصارھم۔ کیا قریب ہے کہ اگر والی ملک ہو تو زمین میں فساد کرو اور اپنے نسبی رشتہ کاٹ دو یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت فرمائی تو انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں شک نہیں کہ یزید نے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلایا حرمین طیبین وخود کعبہ معظمہ وروضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں مسجد کریم میں گھوڑے باندھے ان کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے تین دن مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بے آذان ونماز رہی مکہ ومدینہ وحجاز میں ہزاروں صحابہ وتابعین بے گناہ شہید کئے کعبہ معظمہ پر پتھر پھینکے۔ غلاف شریف پھاڑا۔ اور جلایا۔ مدینہ طیبہ کی پاک دامن پارسائیں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کر دیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جگر پارے کو تین دن بے آب ودانا رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے گود کے پالے ہوئے تن نازنین پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخوان مبارک چور ہو گئے سر انور کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا اور منزلوں پھرایا حرم محترم مخدرات مشکوئے رسالت قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے اس سے بڑھ کر قطع رحم اور زمین میں فساد کیا ہو گا۔ ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق وفجور نہ جانے قرآن عظیم میں صراحۃ

Marfat.com

اس پر لعنهم الله فرمایا لہذا امام احمد اور ان کے موافقین اس پر لعنت فرماتے ہیں اور
ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ لعن وتکفیر سے احتیاطاً سکوت کہ اس سے فسق وفجور
متواتر ہیں کفر متواتر نہیں۔ اور بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر۔ اور امثال وعیدات
مشروط بعدم توبہ بقولہ تعالیٰ فسوف یلقون غیا الا من تاب اور توبہ تو دم غرغرہ مقبول
ہے اور اس کے عدم پر جزم نہیں اور یہی احوط و اسلم ہے مگر اس کے فسق وفجور سے
انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات اہل سنت کے خلاف ہے اور ضلالت
وبد دینی صاف ہے بلکہ انصافاً یہ اس قلب سے متصور نہیں جس میں محبت سید عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کا شمہ ہوا۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ شک نہیں
کہ اس کا قائل ناصبی مردود اور اہلسنت کا عدو وعنود ہے ایسے گمراہ بددین سے مسئلہ مصافحہ
کی شکایت بے سود ہے۔ اس کی غایت اس قدر تو کہ اس نے قول صحیح کا خلاف کیا اور بلا وجہ شرعی
دست کشی کرکے ایک مسلمان کا دل دکھایا مگر وہ تو ان کلمات ملعونہ سے حضرت بتول زہرا
وعلی مرتضےٰ اور خود حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل والصلاۃ والثنا کا دل دکھا چکا ہے۔
اللہ واحد وقہار کو ایذا دے چکا ہے۔ والذین یؤذون رسول اللہ لهم عذاب الیم ۵
ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنهم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعدلهم عذابا مهینا ۵

واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) سائل نے یہاں بھی قطعیات کے ساتھ قرائن کو ضم کیا قطعی کے ہوتے قرینی یا ظنی کی
کیا بحث کسی مدرسہ خلاف کی ذکر ہی یا علم ما کان وما یکون یا غیوب خمسہ میں کلام یا علمائے اہلسنت
کو سب ودشنام تفاصیل رکھتے ہیں جن کی اصلا حاجت نہیں جب علماء حرمین طیبین زادھما اللہ شرفاً
وتکریماً نانوتوی وگنگوہی وتھانوی کی نسبت نام بنام تصریح فرما چکے ہیں۔ کہ یہ سب کفار ومرتدین
ہیں اور یہ کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر
نہ کہ ان کو پیشوا اور سرتاج اہل سنت جاننا بلا شبہ جو ایسا جانے ہرگز ہرگز صرف بدعتی وبدمذہب
نہیں قطعاً کافر مرتد ہے اور ان تمام احادیث کا کہ سوال میں فتاوی الحرمین سے مقبول ہوئیں
مورد ہے بلاشبہ اس سے دور بھاگنا اور اسے اپنے سے دور کرنا۔ اس سے بغض اس کی اہانت۔
اس کا رد فرض ہے اور توقیر حرام و ہدم اسلام۔ اسے سلام کرنا حرام۔ اس کے پاس بیٹھنا حرام۔
اس کے ساتھ کھانا پینا حرام اس کے ساتھ شادی بیاہت حرام اور قربت زنائے خالص اور

Marfat.com

بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام۔ مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت اسے مسلمان کا سا غسل کفن دینا حرام۔ اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر اس کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھانا اس کے جنازے کی مشایعت حرام۔ اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام اس کے لیے دعائے مغفرت یا ایصال ثواب حرام بلکہ کفر۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

(۳) جواب سابق میں واضح ہو چکا کہ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق فرض ہے اور جب وہ تمام علمائے حرمین شریفین کے متفق علیہ فتوے سے کافر و مرتد ہیں تو مسجد میں تو ان کا کیا حق۔ حدیث۔ اس بیان مذکور فتاوی الحرمین میں ہے لاتصلوا معھم ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو ان کے پیچھے تو نماز میں تو ان کے کھڑے ہونے سے صف قطع کے غیر نمازی حائل اور صف قطع کرنا حرام نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من قطع صفا قطعہ اللہ۔ جو صف قطع کرے اللہ اسے کاٹ دے۔ تو جو مسلمانوں میں سربرآوردہ ہو جو ان کے منع پر بلا وفتنہ و فساد قدرت رکھتا ہو اس پر فرض ہے کہ انہیں مسجد میں آنے سے روکے اور مسلمانوں کی نماز خراب ہونے سے بچائے کے مسلمانوں کو نرمی و تفہیم اور جو نہ مانے اسے ہر جائز سختی و تشدد کے ساتھ ان کے میل جول سے باز رکھے کہ یہ نہی عن المنکر تاقدر قدرت فرض قطعی ہے اور اور جو نہ کرے وہ اسی مجرم کا اس کے عذاب میں ساتھی اصحاب سبت پر جب عذاب الٰہی نازل ہوا کہ قلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے جو انہیں منع نہ کرتے تھے وہ بھی ان کے ساتھ بندر کر دیئے گئے۔ منع کرنے والوں نے نجات پائی جو ان کے خیالات و حالات پر مطلع ہو کر انہیں عالم جانتے یا قابل امامت مانتے ان کے پیچھے نماز پڑھے وہ بھی انہیں کی طرح کافر و مرتد ہے کہ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔ اس کے لیے حسام الحرمین کی وہ عبارتیں کہ سوال دوم میں مذکور ہوئیں کافی ہیں یونہی جو ان احکام ضروریات اسلام یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں۔ وہ بھی کافر ہے محیط و عالمگیری میں ہے رجل قال آنچہ کہ علم آموزند داستان ہا است کہ می آموزند او قال من علم حیلہ را منکرم ھذا کلہ کفر۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

(۴ و ۵) بلاشبہ علمائے اہل سنت پر اعانت سنت و اہانت بدعت تحریراً و تقریراً بقدر قدرت فرض اہم و اعظم ہے اور ہر موذی کو مسجد سے نکالنا بشرط استطاعت واجب اگرچہ صرف

Marfat.com

زبان سے ایذا دیتا ہو خصوصًا وہ جس کی ایذا مسلمانوں میں بد مذہبی پھیلانا اور اضلال اغوا ہو ان کی سند میں وہی احادیث و روایات کہ سائل فاضل نے ذکر کیں کافی ہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

عبد المصطفٰی احمد رضا خاں
محمدی سنی حنفی قادری

**مسئلہ ۲۵:** مفتیان کرام و فقہائے ذوی الاحترام کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے زید کہتا کہ جلد قربانی و عقیقہ مسجد و مدرسہ کے صرف میں آسکتی ہے بکر کا قول ہے کہ کسی فقیر کو دی جائے وہ خرچ کر سکتا ہے کیونکہ یہ صدقہ ہے اور صدقات کی تفصیل کلام الٰہی نے فرمادی انما الصدقات للفقراء الآیہ سورۂ توبہ اور حکم باری تعالٰی ہے۔ فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول۔ لہذا کلام ربانی کی طرف رجوع کی گئی۔ نیز بکر کا بیان ہے کہ بر تقدیر صحت قول زید اس کا ماخذ کہاں ہے۔ امید کہ مسئلہ کی توضیح مع نقل عبارات فرمائی جائے۔

**الجواب:** بے شک ہر منازعت میں اللہ و رسول ہی کی طرف رجوع لازم ہے مگر ہر ایک کو بلا واسطہ رجوع کی لیاقت کہاں یہیں دیکھئے آیہ کریمہ صداقت سے زکوٰۃ مراد کہ اس میں ارشاد ہوتا ہے والعٰملین علیہا اور بکر نے اسے قربانی و عقیقہ کو شامل کر دیا یہ بھی نہ دیکھا کہ اس کے تو گوشت کی نسبت خود قرآن کریم میں ارشاد ہے فکلو امنہا اس میں سے خود کھاؤ۔ اب کہاں رہی صدقات کی وہ تفصیل جو اس آیہ کریمہ میں بالحصر ارشاد ہوئی تھی کہ انما الصدقات للفقراء الآیہ بھی نہ سمجھا کہ عوام تک قربانی کہتے ہیں نہ کہ صدقہ تو ہر کار تقرب اس میں روا۔ و لہذا امام علامہ زیلعی نے شرح کنز الدقائق میں فرمایا۔ لانہ قربۃ کالتصدق ہاں ہم نے خاص مسئلہ قربانی میں اللہ عزوجل کی طرف رجوع کی تو اس کا ارشاد پایا کلوا منہا و اطعموا البائس الفقیر خود اس میں سے کھاؤ اور ضرورت مند فقیر کو کھلاؤ۔ اطعام کے لفظ نے بتایا کہ تصدق ہی لازم نہیں اباحت بھی کافی ہے جو محض ایک قربت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کی تو حضور کا ارشاد پایا فکلوا و ادخروا و أتجروا خود کھاؤ

Marfat.com

اور اظہار کھو اور ثواب کا کام کرو رواہ ابوداؤد عن ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مسجد و مدرسہ دینیہ اہل سنت میں دینا بھی ثواب کا کام مثل اطعام اور اسی وادخروا کے حکم میں داخل۔ ہاں اگر کوئی شخص اس کی جلد اپنے صرف میں لانے کی نیت سے روپوں پیسوں کو بیچے تو بے شک قیمت اس کے حق میں فضول ہوگی۔ لانہ خرج من التمول کما نصوا علیہ و فی حدیث المستدرک من باع جلد اضحیۃ لہ وہ قیمت نہ مسجد میں دے نہ مدرسہ میں دے۔ فان اللہ طیب لایقبل الا الطیب۔ بلکہ فقراء پر تصدق کرے۔ کما ھو حکم المال الخبیث اور اگر نہ اپنے لیے بلکہ مسجد و مدرسہ یا کسی فقیر کو دینے کے لیے روپوں پیسوں کو بیچے خود یہ خواہ متولی مسجد ہو مدرسہ ہو وکیل بہر صورت جائز ہے اور وہ دام مدرسہ و مسجد میں صرف ہو سکتے ہیں۔ کہ ممنوع تمول ہے نہ کہ تقرب وقد موعن التبیین انہ قربۃ کالتصدق و تمام تحقیقہ فی رسالتنا الصافیۃ الموحیۃ حکم جلود الاضحیۃ۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ۔

| |
|---|
| عبد المصطفٰی احمد رضا خاں<br>محمدی۔ سنی۔ حنفی۔ قادری |

# استفتاء

علمائے دین متین و وارثان حضور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسائل ذیل میں کیا ارشاد ہے۔ بینوا توجروا۔

(۱) ماہ صفر کے آخری چہار شنبہ کی نسبت جو یہ مشہور ہے کہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس میں غسل صحت فرمایا اسی بنا پر تمام ہندوستان کے مسلمان اس دن کو روز عید سمجھتے اور غسل اور اظہار فرح و سرور کرتے ہیں۔ شرع مطہرہ اس کی کوئی اصل ہے یا نہیں۔

(۲) قوال جس طریقے سے گایا کرتے ہیں اسی طریقے سے اگر وہ کوئی غزل وغیرہ حمد و نعت یا مدحت بزرگان دین گائیں اور کسی مزامیر کا استعمال نہ کریں تو اس کے سننے میں کسی قسم کی قباحت شرعی ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

المستفتی

ابو المساکین ضیاء الدین متوطن پیلی بھیت۔

Marfat.com

جواب سوال اوّل

یہ محض بے اصل ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

جواب سوال دوم

کوئی قباحت نہیں جب کہ قوال نہ مرد ہو نہ عورت نہ سننے والی عورات نہ اور کسی طرح منکر حالاً یا مآلاً موجود و متوقع۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدان المصطفےٰ النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم

مسئلہ: از میرٹھ کمبوہ دروازہ کارخانہ دوروغہ یادالٰہی صاحب مرسلہ جناب مرزا غلام قادر بیگ صاحب۔ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۰۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فی زمانہ کرتوں اور صدریوں میں چاندی کے بوتام مع زنجیر لگاتے ہیں جائز ہے یا نہیں۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ مولوی رشید احمد صاحب کے شاگرد فارغ التحصیل کہتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کرتے شریف میں قریب گریبان چاندی کا پتر لگایا ہے۔ اس قیاس پر بوتام مع زنجیر لگانا جائز ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: چاندی کے صرف بوتام ٹانکنے میں حرج نہیں کہ کتب فقہیہ میں سونے کی گھنڈیوں کی اجازت مصرح فی الدر المختار عن التتارخانیۃ عن السیر الکبیر لاباس باذرار الدیباج والذھب اور گھنڈی اور بوتام ایک چیز ہے صرف صورت کا فرق ہے اور جب جائز تو چاندی بدرجہ اولیٰ جائز مگر یہ چاندی کی زنجیریں کہ بوتاموں کے ساتھ لگائی جاتی ہیں سخت محل نظر ہیں کلمات ائمہ سے جب تک ان کے جواز کی دلیل واضح کہ آفتاب روشن کی طرح ظاہر و جلی نہ ملے حکم و جواز دینا محض جرأت کہ چاندی سونے کے استعمال میں اصل حرمت ہے۔ شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔ "اصل در استعمال ذہب و فضہ حرمت است" یعنی جب شرع مطہر نے حکم تحریم فرما کر ان کی اباحت اصلیہ کو نسخ کر دیا تو اب ان میں اصل حرمت ہو گئی کہ جب تک کسی خاص چیز کی رخصت شرع سے واضح و آشکار نہ ہو ہرگز اجازت نہ دی جائے گی بلکہ مطلق تحریم کے تحت میں

Marfat.com

داخل رہے گی ہذا اوجہ واقول ثانیاً ظاہر ہے کہ ان زنجیروں کے اس طرح لگانے سے تزین مقصود ہوتا ہے۔ بلکہ تزین ہی مقصود ہوتا ہے اور ایسے ہی تزین کو تحلی کہتے ہیں اور علمائے تصریح فرماتے ہیں مرد کو سوا انگوٹھی پیٹی اور تلوار کے سامنے مثل پر تلے وغیرکے چاندی سے کسی طرح تزین جائز نہیں۔ تنویر الابصار میں ہے۔ لا یتحلی الرجل بذھب وفضة الا بخاتم ومنطقة و حلیة سیف منہا۔ غرر الافکار میں ہے۔ لوروو آثار الرخصة منہا فی ھذہ الاشیاء خاصة رد المحتار میں ہے قولہ ولا یتحلی ای یتزین اور جب یہ زنجیریں ان مستثنیات سے خارج ہیں تو لاجرم حکم نہیں میں داخل ہیں۔ وقول ثالثاً اس طرح پر لگانا اگر حقیقۃً زنجیر پہننا نہیں تو پہننے سے مشابہ ہے اور محرمات میں شبہہ مثل یقین ہے فی رد المحتار التعلیق یشبہ اللبس محرم ذالک لما علم ان الشبھة فی باب المحرمات ملحقة بالیقین رملی انصاف کیجئے تو یہ اس مسئلے کا گویہ صریح جزئیہ ہے پھر علماء کی یہ تصریح ریشم کے بارے میں ہے جس کا صرف لبس یعنی اوڑھنا اور جس امر میں ان کی مشابہت ہو ممنوع ہے باقی طرق استعمال روا فی الشرح الملتقی للعلائی لاتکرہ الصلاۃ علی سجادۃ من الابریشم لان الحرام ھو اللبس اما الانتفاع بسائر الوجوہ فلیس بحرام کما ھو فی صلاۃ الجواہر واقرہ القہستانی وغیرہ اھ نقلہ العلامۃ تان محشیا الدر طحطاوی واقرہ اہ پھر کیا گمان ہے اشیامی فضہ کے باب میں جن کا صور معدودہ کے سوا استعمال مطلقاً ناروا۔ رد المختار میں ہے۔ الذی کلہ فضة یحرم استعمالہ بای وجہ کان کما قدمناہ ولو بلامس بالجسد و لذا حرم القاد العود فی مجمرۃ الفضة والساعة وقدرۃ التابة التی یوضع فیہا الماء وان کان لا یمسہا بیدہ ولا بفمہ لانہ استعمال فیما صنعت لہ۔ الخ اور یہ خیال کہ اگر یہاں چار انگل کے عرض تک چاندی کا کام ہوتا جائز ہوتا کہ تابع تھا اسی کی جگہ یہ زنجیریں ہیں انھیں بھی تابع ٹھہرا کر مباح ماننا چاہیئے محض خیال محال ہے کام اور زنجیروں میں فرق بدیہی ہے۔ علما تصریح فرماتے ہیں کہ مذہب صحیح میں مرد کو ریشمی کمربند ناروا ہے کہ وہ پاجامہ کا تابع نہیں بلکہ مستقل جداگانہ چیز ہے۔ در مختار میں ہے تکرہ التکمة منہ ای من الدیباج وھو الصحیح۔ حاشیہ علامہ طحطاوی میں ہے۔ ھو الصحیح لانہا مستقلة! جب کمربند یا آنکہ پاجامہ کی غرض ہے اس کے تمام نہیں ہوتی مستقل قرار پایا تو یہ زنجیریں جن سے کپڑے کو کچھ علاقہ نہیں نہ اس کی کوئی غرض ان پر موقوف کیونکر تابع ٹھہر سکتی ہیں۔ اور اگر بالفرض کام کی جگہ لگایا جانا۔

Marfat.com

پتر کو بھی کام کے حکم میں کر دے تو لازم کہ چاندی کے کنگن توڑے۔ چپنا کلی جھومر وغیرہ زیور بھی جائز ہوں جبکہ وہ آستینوں گریبان ٹوپی وغیرہ میں کام کے قائم مقام ٹانکے جائیں بلکہ واجب کہ وہ زنجیریں اور یہ سب گہنے سونے کے بھی حلال ہوں کہ تابع قلیل ذہب و فضہ دونوں روا۔ ردالمحتار میں ہے۔ ویؤید علام الفرق ما مر من اباحۃ الثوب المنسوج من ذھب اربعۃ اصابع۔ الغرض کوئی وجہ ان زنجیروں کے جواز کی نظر نہیں آتی اور جب تک کلمات ائمہ سے اجازت نہ ثابت ہو حکم ممانعت ہے لما بینا رہی وہ حدیث کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے قریب گریبان مبارک چاندی کا پتر لگایا فقیر کو کسی کتاب سے یاد نہیں نہ عادات بلاد اس کی مساعدت کریں کہ گریبانوں میں چاندی کے پتر لگائے جاتے ہوں۔ ہاں یہ بے شک حدیث میں آیا ہے کہ حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جبہ پہنا جس کے گریبان اور آستینوں اور چاکوں پر ریشم کی خیاطت تھی۔ کما فی حدیث اسماء بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اخرجہ الائمہ احمد فی المسند والبخاری فی الادب المفرد ومسلم فی صحیحہ وابوداؤد فی السنن۔ سوا اس کے جواز میں کسے کلام ہے خواہ ریشم کا کام ہو یا گوٹے سنجاف جبکہ کوئی لوٹی یا ٹکڑا چار انگل عرض سے زائد نہ ہو۔ پتر کی حدیث کا پتہ دینا بذمہ مدعی ہے کہ دیکھا جائے کہ وہ کس مرتبے کی حدیث ہے اور اس کا مطلب کیا اور اس سے مدعی کو تمسک کہاں تک روا۔ سیدین علامتین طحطاوی وشامی حواشی درر میں فرمایا ہیں۔ الوارد عن الشارع صلی اللہ علیہ وسلم انہ لبس الجبۃ المکفوفۃ بحریر لیس فیہ ذکر فضۃ ولا ذھب واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

# حصہ سوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی حبیبہ الرؤف الکریم

سوال ۱۰ ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ قبر کی طرف نماز پڑھنا یا قبرستان میں قبروں کے برابر ہو جانے کے بعد مسجد بنانا یا کھیتی کرنا یا پھول وغیرہ کے درخت لگانا کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔

Marfat.com

الجواب:۔ قبر پر نماز پڑھنا حرام۔ قبر کی طرف نماز پڑھنا حرام اور مسلمان کی قبر پر قدم رکھنا حرام قبروں پر مسجد بنانا یا زیارت وغیرہ کرنا حرام۔ ردالمختار میں ہے۔ تکرہ الصلاۃ علیہ والیہ لورود النھی اھ مسجد میں کوئی قبر آجائے تو اس کے چاروں طرف تھوڑی دیوار اگرچہ پاؤ گز ہو قائم کرکے اس پر چھت بنائیں کہ اب نماز یا پاؤں رکھنا قبر پر نہ ہوگا بلکہ اس چھت پر جس کے نیچے قبر ہے اور نماز قبر کی طرف نہ ہوگی اس کی دیوار کی طرف اور یہ جائز ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

سوال ۱۰۲:۔ ہمارے دینی پیشوا مقتدا کیا فرماتے ہیں آپ گرم کھٹملوں وغیرہ موذی چیزوں کو مارنا احراق بالنار ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر اور طریقہ دفع آسان ہو تو بہتر ورنہ گرم پانی ڈالنا مضائقہ نہیں رکھتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۱۰۳:۔ ہمارے دینی پیشوا اور مذہبی مقتدا کیا حکم فرماتے ہیں کہ مدارس اسلامیہ میں کفار سے مدد چاہنا یا ان کی مدد کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ کار دینی میں کفار سے مدد چاہنا منع ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا لانستعین بمشرک رہا بے طلب مسلمانان ان کا مدد کرنا اگر اس میں وہ اپنا احسان سمجھے اور بطور استعمال دے تو لینا جائز نہیں اور اگر نیازمندانہ بطور خدمت پیش کرے تو احتراز اولیٰ ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

سوال ۱۰۴:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین اس مسئلے میں کہ ہندوستان کے اکثر شہروں میں مثل لکھنؤ، پٹنہ، عظیم آباد اکثر لوگ بعد فراغت بول کلوخ سے استنجا نہیں کرتے بلکہ صرف پانی پر کفایت کرتے ہیں آیا ان کا پاجامہ یا تہبند نجس ہوتا ہے یا نہیں بر تقدیر نجاست نماز صحیح ہوتی ہے یا نہیں اور ایسے شخص کی امامت میں کوئی خرابی لازم آتی ہے یا نہیں اور بعض آدمیوں کا بیان ہے کہ پانی لینے سے قطرہ رک جاتا ہے۔ یہ صرف ان کا خیال ہی خیال ہے یا واقعی امر ہے۔

الجواب:۔ کلوخ وآب میں جمع افضل ہے۔ نفس سنت ہر ایک سے ادا ہو جاتی ہے۔ سب سے اولیٰ اجماع ہے۔ پھر تنہا آب پھر تنہا کلوخ۔ صرف پانی پر قناعت سے کپڑا نجس نہیں ہوتا۔ نماز و امامت میں کوئی حرج نہیں۔ والمسائل فی الحلیۃ ورد المحتار وغیرھما۔ پانی خصوصا سرد اکثر امزج میں بوجہ تکثیف ضرور انسداد قطرہ پر معین ہوتا ہے۔ حدیث میں خروج مذی پر غسل مذاکیر کے حکم کو علماء نے اسی حکمت پر محمول کیا ہے۔ کما افادہ

Marfat.com

الامام الطحاوی فی شرح معانی الآثار اور مجال بر ودت مثانہ نزول قطرہ کا اور موئید ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۵:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین وفقہائے عظام اس مسئلہ میں کہ آج کل جو عام رواج ہو رہا ہے کہ عورتیں اپنے نامحرم کے سامنے ہونے میں کچھ باک نہیں رکھتیں۔ حجاب نہیں کرتیں جیسے چچازاد، خالہ زاد، ماموں زاد بھائی یا دیور وغیرہ بلکہ جو دور کا ذرا بھی رشتہ قرابت رکھتا ہے اس سے بھی پردہ نہیں کیا جاتا پھر اس کی بھی پرواہ نہیں کہ کوئی حصہ بدن کا کھلا ہے یا سر پر سے دوپٹہ کھسکا ہے یا دوپٹہ ایسا باریک ہے کہ سر کے بال اور لٹکی ہوئی چوٹی تک چمکتی ہے یا کرتا ایسا باریک ہے کہ اندر کا جسم ظاہر ہوتا ہے اس کے گھر والے اور شوہر منع نہیں کرتے بلکہ اگر عورت نے شوہر کے کسی ادنیٰ قرابت دار سے بھی پردہ کیا تو اس پر شوہر وغیرہ کا سخت عتاب ہوتا ہے تو ایسی صورت میں ایسے مردوں کو امام بنانا کیسا اور ان کے شوہروں کا شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ عورت اگر کسی نامحرم کے سامنے اس طرح آئے کہ اس کے بال اور گلے اور گردن یا پیٹھ پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر ہو یا لباس ایسا باریک ہو کہ ان چیزوں سے کوئی حصہ اس میں سے چمکے تو بالاجماع حرام اور ایسی وضع ولباس کی عادی عورتیں فاسقات ہیں۔ اور ان کے شوہر اگر اس پر راضی ہوں یا حسب مقدرت بندوبست نہ کریں تو دیوث ہیں اور ایسوں کو امام بنانا گناہ اور اگر تمام بدن پاؤں تک موٹے کپڑے میں خوب چھپا ہوا ہے صرف منہ کی ٹکلی کھلی ہوئی ہے جس میں کوئی حصہ کان کا یا ٹھوڑی کے نیچے کا یا پیشانی کے بال کا ظاہر نہیں تو اب فتویٰ اس سے بھی ممانعت پر ہے اور یہ امر شوہروں کی رضا سے ہو تو ان کی امامت سے بھی احتراز انسب کہ صدقتہ اہم واجبات شرعیہ سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۶:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید معمر قریب ہفتاد سال مریض رعشہ کہ تنہا سفر کے قابل نہیں کبھی اپنے زمانہ صحت وشباب میں اتنے مال کا مالک نہ ہوا کہ اس پر حج فرض ہوتا۔ اب کہ حالت یہ ہے اس نے اپنا مکان وغیرہ بیچا اور پانسو روپیہ اس کے پاس ہو گئے یہی اس کا کل سرمایہ ہے بوجہ ضعف وامراض دوسرے شہر میں جہاں اس کے اعزہ میں سکونت کرنا اور وہاں مکان خریدنا چاہتا ہے اس صورت میں اس پر خود حج کرنا یا روپیہ دے کر حج بدل کروانا واجب ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

Marfat.com

الجواب: صورت مستفسرہ میں زید پر حج بدل اصلا واجب نہیں ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مذہب مصحح ظاہر الروایہ میں تو ایسی تندرستی جو اس سفر مبارک کے قابل ہو شرط وجوب ہے کہ بغیر اس کے حج سرے سے واجب نہیں ہوتا۔ اور صاحبین رضی اللہ تعالٰی عنہما کے مذہب مصحح میں اگرچہ شرط وجوب نہیں شرط وجوب ادا ہے کہ وہ نہ ہو تو خود جانا لازم نہیں۔ مگر اپنے عوض اپنے روپیہ سے اپنی حیات میں یا بعد موت حج کرانا واجب ہے مگر مال جملہ حاجات سے فاضل جانے آنے کے قابل باتفاق فقہائے کرام شرط وجوب ہے کہ بے اس کے حج واجب ہی نہیں ہوتا اور مکان حاجات اصلیہ سے ہے اس کی خریداری یا بنانے کے بعد اس زمانہ میں کہ اب مصارف حج بہت قریب گزرے ہوئے۔ زمانہ سے تقریبًا دوچند ہو گئے۔ اتنا بچنا کہ اس کے حج کے جانے آنے رہنے کے بھی تمام مصارف ہوں اور زید کے لیے اس حالت میں کہ نہ اور مال اور نہ کسب پر قدرت کچھ ذریعہ معاش بچ بھی رہے معقول نہیں لہذا باتفاق وعلی التنزل صاحب مذہب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مذہب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مذہب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مذہب صحیح ومرجح پر بلاشبہ حج کرانا بھی واجب نہیں۔ خود حج کو جانا تو بالاجماع اصلاً صورت وجوب نہیں رکھتا لایکلف اللہ نفسًا الا وسعہا تنویر الابصار و در مختار میں ہے۔ الحج فرض علی مسلم مکلف صحیح البدن ای سالم عن الآفات المانعۃ عن القیام بما لابد منہ فی السفر فلا یجب علی مقعد ومفلوج شیخ کبیر لایثبت علی الراحلۃ بنفسہ واعمی وان وجد قائد الا بانفسہم ولا بالنیابۃ فی ظاہر المذہب عن الامام وھو روایۃ وجوب الاحجاج علیہم وظاہر التحفۃ اختیار قولہما وکذا الاسبیجابی وقواہ فی الفتح وحکی فی اللباب اختلاف التصحیح وفی شرحہ انہ مشی علی الاول فی النہایۃ وقال فی البحر العمیق انہ المذہب الصحیح وان الثانی صححہ قاضی خان فی شرح الجامع واختارہ کثیر من المشائخ (ہ) یصیر ذی زاد وراحلۃ فضلا عما لابد منہ ومنہ المسکن ومرمتہ وکذا لو کان عندہ مال لو اشتری بہ مسکنا وخادما لابد منہ ومنہ المسکن ومرمتہ وکذا لو کان عندہ مال لو اشتری بہ مسکنا وخادما لا یبقی بعدہ ما یکفی للحج لا یلزمہ خلاصہ وحرر فی النہر انہ یشترط بقاء راس مال لحرفۃ ان احتاجت لذلک والا لا۔ اور اس المال یختلف باختلاف الناس بحر والمراد ما یمکنہ الاکتساب بہ قدر کفایتہ وکفایۃ عیالہ) اھ ملتقطات۔ واللہ تعالٰی اعلم

Marfat.com

سوال ۷۸: کیا فرماتے ہیں علمائے حقانیین اہل سنت وجماعت کثر اللہ تعالے نصرہم وامدادہم مسئلہ ذیل میں کہ زید بحمد اللہ تعالے کسی ضرورت دینی کا انکار بلکہ ایسے شخص کو بھی کافر و مرتد جانتا ہے باوجود اس کے اس کا یہ عقیدہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ اگرچہ افضل الناس بعد الانبیا، ہیں لیکن بحکم ما من عام الا وقد خص منہ البعض۔ اس ناس سے حسنین رضی اللہ تعالے عنہما مستثنے ہیں کیونکہ حسنین کریمین رضی اللہ تعالے عنہما بوجہ جزئیت کریمہ ایک افضل جزئی حضرات عالیہ خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر رکھتے ہیں اور مرتبہ حضرات خلفاء کا اعظم واعلیٰ ہے۔ تو حق تھا مگر اس نے اپنی جہالت سے فضل کلی سبطین کو دیا اور افضل البشر بعد الانبیا ابوبکر الصدیق کو عام مخصوص منہ البعض ٹھہرایا اور انہیں امیر المومنین مولیٰ علی سے افضل کہا یہ سب باطل اور خلاف اہل سنت ہے اس عقیدہ باطلہ سے توبہ فرض ہے ورنہ وہ سنی نہیں اور اس کی دلیل محض مردود ذلیل۔ اگر جزئیت افضلیت مرتبہ عند اللہ ہو لازم کہ آجکل کے بھی سارے میر صاحب اگرچہ کیسے ہی فسق وفجور میں مبتلا ہوں اللہ عزوجل کے نزدیک امیر المومنین مولیٰ علی سے افضل واعلیٰ ہوں اور یہ نہ کہے گا مگر جاہل اجہل مجنون یا ضال مضل مفتون قال اللہ عزوجل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے عالم اور بے علم اور فرماتا ہے۔ یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت۔ اللہ بلند فرمائے گا تم میں سے مومنوں اور بالخصوص عالموں کے درجے۔ تو عند اللہ فضل علم فضل نسب سے اشرف واعظم ہے۔ یہ صاحب کہ عالم نہ ہوں اگرچہ صالح ہوں آج کل کے عالم سنی صحیح العقیدہ کے مرتبہ کو شرعاً نہیں پہنچتے۔ نہ کہ ائمہ نہ کہ صحابہ نہ کہ مولےٰ علی ونہ کہ صدیق وفاروق رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین تنویر الابصار ودر مختار میں ہے۔ للشارب للعالم ان یتقدم علی الشیخ الجاہل ولو قرشیا، قال تعالیٰ والذین اوتوا العلم درجٰت فالرافع ھو اللہ فمن یضعہ یضعہ اللہ فی جہنم۔ فتاویٰ خیریہ امام خیر الدین رملی میں ہے۔ کونہ قرشیا لا یبیح لہ التقدم علی ذی العلم مع جہلہ اذ کتب العلم طافحۃ بتقدم العالم علی القرشی ولم یفترق سبحنہ وتعالیٰ بین القرشی الغیر العالم والدلیل علی ذلک تقدم الصہرین علی الختنین وان کان الختن اقرب نسبا منہم۔ ولہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرداری حضرات سبطین کریمین کو حفظ تعمیم کے لیے جوانان اہل جنت سے خاص فرمایا الحسن والحسین سید الشباب اھل الجنۃ کہ خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو شامل نہ ہو اور متعدد صحیح حدیثوں میں اسی کے تتمہ میں فرمایا وابوھما خیر منھما حسن حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور ان کا باپ ان سے افضل ہے۔ رواہ ابن ماجۃ والحاکم

Marfat.com

عن ابن عمر و الطبراني فی الکبیر عن قرۃ بن ایاس بسند و عن مالک بن الحیویرث و الحاکم و صححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ارشاد ہوا ابو بکر و عمر خیر الاولین و الاٰخرین و خیر اہل السمٰوات و خیر اہل الارضین الا النبیین و المرسلین۔ ابو بکر و عمر سب اگلوں پچھلوں سے افضل ہیں اور سب آسمان والوں اور سب زمین والوں سے افضل ہیں سوا انبیاء مرسلین کے علیہم الصلاۃ والتسلیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۸: کیا فرماتے ہیں علمائے احناف اہل سنت کہ زید نعوذ باللہ منہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا جانتا ہے، سیدتنا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعہ افک کی تصدیق کرتا ہے نیز مجتہدین شیعہ حال کو تعظیم دیتا ہے اور ان سے مصافحہ کر کے چومتا ہے نیز عمرو سے اپنی شان میں یہ اشعار سنا کر کچھ نہ کہے

انتہائے انبیاء و اولیاء تم ہی تو ہو ــــ تم محمد تم علے تم فاطمہ تم نور عین
طور پر موسیٰ حرب میں مصطفےٰ تم ہی تو ہو ــــ چاند کے ٹکڑے کیئے تھے واں نبی کے زور کل الخ

تو زید کافر و مرتد ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

جواب: ضرور کافر و مرتد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۹: کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت کثرہم اللہ مسئلہ میں کہ امام نے آیت یا ایہا الذین اٰمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما پڑھی۔ مقتدی کے منہ سے عادۃً صلے اللہ علیہ وسلم نکل گیا۔ نماز فاسد ہوئی یا نہیں۔ اور اللہم صل منہ سے نکل جانے سے درود شریف تمام کرنا فرض ہے۔ یا نہیں۔ فاسد نفل کی قضا ہیں اور اس میں کیا فرق ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: اس میں جواب امام مقصود نہیں ہوتا بلکہ امتثال امر الٰہی لہٰذا افساد نماز نہیں۔ درود شریف ناقص چھوڑنا کسی عذر کے باعث تو اس کا اتمام لازم نہیں وہ نوافل معدود ہیں جو شروع سے واجب ہو جاتے ہیں۔ در مختار میں سات کہے۔ ہر نفل کا یہ حکم نہیں۔ ہاں معاذ اللہ۔ قصداً ناقص چھوڑنا مرض قلب سے ہوگا تو یہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۱۰ تا ۱۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ ایک شخص کا انتقال ہوا۔ اس کے وارث دو لڑکے ایک لڑکی بنام غلام رسول رسول۔ غلام علی۔ فاطمہ تھے۔ بعدہٗ غلام رسول غائب ہو گئے۔ ان کے لیے علیحدہ ان کا حصہ ان کے والد کی ملک سے نہیں کیا گیا۔ پھر غلام علی صاحب کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے دو لڑکے ایک لڑکی ایک بی بی چھوڑی جن کے نام بنو میاں، غلام نبی، بی بی بو اور عائشہ ہیں بچے نابالغ تھے ان کی والدہ

Marfat.com

عائشہ نے ان کی پرورش کی۔ اور ملکیت نقد اپنے شوہر کا تھا۔ کسی کو معلوم نہ ہوتے دیا اور مکان زیور وغیرہ سب مع غلام رسول صاحب کے حصہ کے اپنے قبضہ میں رکھا جب بچے بڑے ہوئے تو پہلے بی بی بو کی شادی کرادی۔ شادی میں ان کو مکان۔ زیور وغیرہ دیا اور روانہ کیا پھر دونوں لڑکوں کی شادی کرادیں۔ اور بقیہ مکانات وغیرہ ان کے لیے رکھا بعض مکانات وغیرہ کی انہوں نے آپس میں تقسیم کرلی۔ ان کے انتقال کے بعد ان کی اولادوں نے آپس میں پوری تقسیم کرلی۔ اور جو مکان زیور وغیرہ اپنے اپنے حصہ میں آیا وہ بعض بعض نے فروخت بھی کردیا۔ تو اب دریافت طلب امور ہیں کہ

۱:۔ غلام علی صاحب کی اولاد کی اولاد کو جو حصہ کہ ان کو ملا ہے۔ اس میں سے غلام رسول کے لیے امانت نکالنا چاہیئے یا نہیں۔ غلام رسول صاحب کے لڑکوں کا پتہ چلا تھا پھر وہ غائب ہوگئے وہ ان کے وارث قرار دیئے جائیں گے یا نہیں۔ اگر قرار دیئے جائیں گے تو کب اور کب تک اگر ان کے لیئے امانت رکھا جانے کا حکم ہے۔ تو جو حصہ مکان زیور وغیرہ کہ ان کو ملا مکان زیور ہی اندازہ کرکے ان کے لیے الگ کرکے امانت رکھا جائے یا اس کے دام۔ اس واسطے کہ بعضوں نے مکان۔ زیور وغیرہ بیچ دیئے ہیں۔ بعضوں کے پاس ہیں۔ غرض امانت رکھے جانے کا اگر حکم ہے تو کس طرح کب تک کس کے لیئے رکھا جائے اور کون رکھے لکنا ستھے۔

۲:۔ عائشہ صاحبہ نے جو اپنی اولاد کی پرورش شادی وغیرہ میں خرچ کیا اور جو مکانات زیور نقد وغیرہ وغیرہ ان کو شادی بغیر شادی میں دیا وہ ان کے ورثہ میں شمار ہوگا یا نہیں۔

۳:۔ میت کے کسی وارث کو حصہ نہیں دیا گیا۔ وہ راضی خوشی دوسرے وارثوں کے کے ساتھ رہا۔ تو اس کا حصہ ساقط ہوجائے گا یا باقی رہے گا۔ اس وارث کے انتقال کے بعد اس کے وارثوں کو اس کا حصہ طلب کرنے کا حق کا ہے یا نہیں۔

۴:۔ میت کے ایک وارث کو حصہ نہیں دیا گیا دوسرے وارثوں نے لے لیا پھر ان وارثوں کے وارثوں میں تقسیم ہوگیا تو کیا ان کے لیے جائز ہوگیا۔ وہ اس طرح خیال کرسکتے ہیں کہ ہم کو تو ہمارے مورثوں سے ملا ہے ہمارے لیے حلال ہے چاہے ان کے پاس کس طرح آیا ہو۔ صورت مذکورہ میں غلام علی صاحب کی اولاد کو جو ان کے پاس ہے۔ استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔

۵:۔ کیا میت کا مال اس کے وارثوں کے جائز ہوجاتا ہے۔

۶:۔ غلام علی صاحب کی اولاد کی اولاد۔ ہر ایک اپنے طور پر علیحدہ جتنی قیمت کا اس

Marfat.com

کے حصہ زیور، گھر وغیرہ ہے وہ قیمت امانت رکھے یا اپنے اوپر قرض سمجھے اور جو اپنے پاس گھر وغیرہ ہے۔ استعمال کرے تو اس کے لیے جائز ہے۔

الجواب: (۱) جبکہ غلام کا مفقود ہونا انتقال مورث کے بعد ہے تو وہ اس کے تمام متروکہ میں اپنے حصہ شرعیہ کا مالک ہو لیا۔ بعد ملک اس کا غائب ہونا اس کی ملک زائل نہیں کر سکتا اس کا حصہ مکان، زیور، گھر ہر شے سے محفوظ رہنا لازم ہے۔ جو چیز باقی رہنے کی ہے۔ جیسے مکان و زیور اس میں بعینہ اس کا حصہ محفوظ رہنا ضرور ہے۔ بیچ کر دام کرنے کی اجازت نہیں اس میں سے جو کچھ عائشہ یا اس کی اولاد یا جس نے تلف کر دیا اس کا تاوان اس پر لازم ہے اگر عذاب آخرت سے نجات چاہیں اس کا معاوضہ پورا پورا اور جو کچھ مکان زیور وغیرہ باقی ہے اس کا حصہ سب غلام رسول کے لیے امانت رکھیں اس کے مفقود ہونے کے وقت اس کا مال اس کی طرف سے جس کے قبضہ میں تھا وہی اس کا امین ہو اور اگر اس نے کسی کو امین نہیں کیا تھا تو جماعت مسلمین شہر اہل دین و دیانت و خدا ترسی کسی دیانت دار ہوشیار دیانت دار کو اس کا امین کریں۔ یہ امانت اس وقت رہے کہ غلام رسول کی پیدائش کو ستر سال کامل گزر جائیں اس مدت میں اگر اس کا پتہ چلے اپنے مال کا خود مالک ہے اور اگر وہ ستر سال گزر جائیں اور اس کا پتہ نہ ملے اس وقت اسی کی موت کا حکم دے دیا جائے اور اس وقت جو اس کے وارث شرعی ہوں ان پر تقسیم کیا جائے اس کے بیٹوں کی مفقودی کا اس وقت لحاظ رکھا جائے گا۔

۲۔ عائشہ نے جو اپنی نابالغ اولاد کی پرورش و شادی میں خرچ کیا وہ اولاد کے حصوں سے محسوب ہو گا جبکہ خرچ بقدر معروف ہو نہ اسراف اور عائشہ اپنے شوہر کی طرف سے ان پر وصی ہو یعنی غلام علی ان کی نگہداشت اسے سپرد کر دیا گیا ہو اور اگر وصی نہ تھی یا خرچ زائد کیا تو وہ خود عائشہ کے حصہ پر پڑے گا۔

۳۔ ترکہ کا حصہ نہ لینے سے ساقط نہیں ہوتا۔ اس کی اولاد دعوے کر سکتی ہے جبکہ جن کے قبضہ میں ہے انہیں اس کا متروکہ مورث ہونا تسلیم ہو۔

۴۔ ترکہ میں جب کہ دوسرے کا حصہ یا اجنبی کا مال ہو تو وہ وارثوں کے لیے حلال نہیں ہو سکتا۔ یہ خیال کہ ہمیں تو مورث سے ملا ہے اس کے پاس کیسا ہی ہو ہمارے لیے حلال ہے۔ غلط و باطل ہے غلام رسول کا حصہ استعمال کرنا اولاد غلام علی پر حرام ہے۔

۵۔ میت کا وہ ناجائز مال وارثوں کے لیے جائز ہو سکتا ہے جس کا حال کچھ معلوم

Marfat.com

نہ ہو نہ یہ معلوم ہو کہ فلاں چیز حرام ہے نہ یہ کہ اتنی مقدار حرام تھی نہ یہ کہ اس کا اصل مالک فلاں ہے ورنہ وہ شے یا اتنی مقدار مال اصل مالک یا اس کے ورثہ یا فقرائے مسلمین کو دینا فرض ہوتا ہے۔

۶۔ کا جواب اوپر آگیا ہے۔ واللہ تعالے اعلم۔

سوال ۱۶۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ ہندہ بہت محتاج ہے اور ویران۔ بظاہر کوئی حیلہ رزق نہیں رکھتی۔ اس کا بھائی زید مزدوری کر کے لاتا ہے اس میں دونوں گزر کر لیتے ہیں۔ ہندہ کے خسر نے بعد اپنی موت کے ایک مکان تقریباً ڈیڑھ سو گز وسعت کا چھوڑا۔ جو اب ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔ اس کے دو وارث ہوئے ہندہ کا شوہر اور دوسرا ہندہ کا جیٹھ۔ ہندہ کے جیٹھ نے اپنا حصہ اپنے لڑکے کر دیا۔ اب ہندہ کے شوہر کے حصہ پر قبضہ کر کے بیچنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ اس میں ہندہ کا کیا حق ہے۔ اس واسطے کہ میرے بھائی کو غائب ہونے تقریباً تیس برس ہو گئے نالباً مر گیا ہوگا۔ کیونکہ پانچ چھ برس سے اس کی خبر نہیں اور قانون کہتا ہے کہ تین برس کے بعد دعویٰ مہر نہیں چل سکتا اور وکیل کہتا ہے کہ دعوئے مہر کرو تم کو ملے گا۔ اور وکیل یہ رائے دیتا ہے کہ تمہارا دعویٰ چلے گا اس صورت میں کہ ہندہ کہے کہ میرے شوہر کے مرنے کی خبر تو تم نے آج دی ہے میرے ابھی تک اپنے آپ کو بیوہ نہیں جانتی تھی۔ میں جانتی تھی کہ وہ زندہ ہے اگر تم کہتے ہو کہ وہ مر گیا تو آج سے تین برس تک مہر طلب کرنے کا مجھ کو حق ہے۔ ہندہ کے عزیزوں میں سے کسی کو مہر کی تعداد یاد نہیں اس نکاح کو کم و بیش چالیس برس ہو گئے ہوں گے۔ ہندہ کو خوب یاد ہے کہ میرا مہر دو سو روپیہ تھا اور میں سنتی ہوں کہ میری والدہ اور پھوپھی کا مہر بھی دو سو روپیہ تھا اور اب میری بھتیجوں اور میرے بھائیوں کا بھی دو سو روپیہ مہر ہے۔ اب ہندہ کے اقوال پر اس کا حق شرعی دلانے کے واسطے اہل محلہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کا مہر دو سو روپیہ کا تھا ان کے لیے کچہری میں اس کا واقعی حق دلانے کے واسطے یہ کہہ دینا جائز ہو گا یا نہیں کہ ہاں دو سو روپیہ تھا ان لوگوں کی گواہی پر اگر اس کا حق ان شاء اللہ ملے گا تو اس کا رہنا اور موت باسانی ہو جانے گی کسی وقت ہندہ کے جیٹھ نے ہندہ کی خبر نہیں لی کہ وہ کس حالت میں ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: ہندہ جبکہ دو سو روپیہ مہر بیان کرتی ہے اور اس وقت کا گواہ کوئی نہیں اور ثابت ہو کہ یہ اس کا خاندانی مہر مثل ہے تو وہ ضرور دو سو روپیہ دلائی جائے گی

Marfat.com

گواہوں کی گواہی یہ جائز نہ ہوگی کہ ہمارے سامنے دوسو۲۰۰ روپیہ مہر باندھا تھا بلکہ یہ گواہی دیں کہ اس کا مہر مثل دوسو روپیہ ہے یہی گواہی اس کی ڈگری کے لیے کافی ہوگی۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

سوال ۱۷: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دے دی بوجہ اس کی بدچلنی کے ہندہ طلاق کے بعد عمرو کے پاس رہی اور ہندہ کو عمرو سے حمل رہ گیا۔ عمرو نے ہندہ کے ساتھ بعد گذرنے ایام عدت نکاح کر لیا اور بعد نکاح عمرو کو اس بات کا علم ہوا کہ ہندہ کو مجھ سے حمل ہے آیا یہ نکاح جائز ہے اور یہ کہ بعد طلاق نکاح کے واسطے عدت کا زمانہ کیا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: طلاق کی عدت حیض والی کے لیے تین حیض ہیں کہ بعد طلاق شروع ہو کر ختم ہو جائیں۔ اور جسے ابھی حیض نہ آیا یا حیض کی عمر سے گزر چکی اس کے لیے تین مہینے اور حمل والی کے لیے وضع حمل۔ یہ احکام قرآن عظیم میں منصوص ہیں اور عمرو نے جو قبل عدت اس سے تعلق کیا اور حسب بیان سائل اس سے حمل رہ گیا تو وہ کون سے ایام عدت تھے جو اسے گذارے اس کی عدت تین حیض تھے اور حاملہ کو حیض آتا نہیں۔ اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اور ابھی وضع حمل ہوا نہیں۔ یہ نکاح فاسد ہوا۔ اس پر فرض ہے کہ عورت کو فوراً جدا کر دے۔ اور انتظار کیا جائے اگر یہ بچہ طلاق شوہر سے دو برس کے اندر پیدا ہو تو شوہر کا ہی ہے اور اب وہ عدت سے نکلی اب اس سے نکاح ہو سکتا ہے اور دو برس کے بعد پیدا ہو تو شوہر کا نہیں اور اب نکاح بہرحال جائز ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۱۸: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یہاں شام پنج شنبہ کو ابر محیط تھا۔ رویت نہ ہوئی۔ مگر دوسرے دن چاند قدرے بڑا دیکھ کر بعض لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید کل کا ہو۔ جنتری میں اگرچہ عید اتوار کی لکھی مگر ساتھ ہی رویت کو مشکوک لکھ دیا۔ ایسی صورت میں شرعاً عید دوشنبہ کی ہونی چاہیئے یا اتوار کی اور اگر عید قربانی اتوار کو کرلیں تو درست ہوگی یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: شرع مطہر میں رویت کا اعتبار ہے کہ خود یہیں دیکھا جائے یا دوسرے شہر

Marfat.com

پر شرعی شہادتیں گزریں۔ حدیث میں فرمایا ان اللہ امدہ لرؤیتہ خط یا تار یا عقلی قیاسوں یا دوسرے شہر کی حکایتوں کا شرع میں اصلاً اعتبار نہیں مثلاً کچھ لوگ آئے اور بیان کیا کہ وہاں فلاں دن کی عید ہے یا وہاں رویت ہوئی اس پر اصلاً لحاظ نہیں جب تک گواہان عادل شرعی خود اپنا دیکھنا بیان نہ کریں۔ درمختار میں ہے۔ لالو شھدوا برؤیۃ غیرھم لانہ حکایۃ جنتریوں کا مشکوک لکھنا تو آپ ہی مشکوک ومہمل ہے اگر وہ یقینی بھی لکھیں جب بھی شرع میں اس کا اعتبار نہیں۔ درمختار میں ہے۔ لاعبرۃ بقول الموقتین ولو عدولا علی المذھب چاند کے بڑے ہونے پر بھی لحاظ ناجائز ہے۔ حدیث میں فرمایا من اقتراب الساعۃ انتفاج الاھلۃ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری حدیث میں ہے۔ من اقتراب الساعۃ ان یری الھلال قبلا فیقال ھو لیلتین رواہ فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ دونوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ قرب قیامت کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ ہلال پھولا ہوا نکلے لوگ کہیں کل کا ہے۔ پس ایسی صورت میں اتوار کی عید قربانی بالکل باطل و خلاف شرع ہے۔ عید کوئی دنیوی تقریب نہیں حکم الٰہی ہے۔ جب تک مطابق شرع نہ ہو محض بیکار بلکہ گناہ ہے۔ بالفرض اگر چاند پنج شنبہ کو ہی ہوگیا ہو جب بھی دوشنبہ کی نماز وقربانی بلاشبہ صحیح ہے اور جمعہ کو ہوا تو یکشنبہ کی نماز وقربانی محض باطل تو ایسے امر میں پڑنا شرع وعقل دونوں کے خلاف ہے مسلمان بھائیوں کو چاہیئے کہ شرع کے کام شرع کے طور پر کریں۔ اپنے خیالات کو دخل نہ دیں۔ وباللہ التوفیق۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

سوال ۱۹:۔ نماز میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب میں خود عرض کرنا یا جواب حضور عرض کرنا مفسد نماز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ قال اللہ تعالےٰ یایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم ایک صحابی نماز پڑھ رہے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ندا فرمائی۔ انہوں نے بعد فراغ نماز آ کر عرض کیا۔ فرمایا کیا تم نے نہ سنا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اور یہی آیہ کریمہ تلاوت فرمائی۔ ذوالیدین کے قصہ میں ہے۔ کہ حضور نے صحابہ سے اور صحابہ نے حضور سے باتیں کیں۔ جب سہو تحقیق ہوگیا باقی ماندہ نماز مع اصحاب ادا فرمائی وہ کلام مبطل نماز نہ ہوا تمام متون فقہ میں تصریح ہے کہ کسی کو سلام اگرچہ سہواً ہو مفسد نماز ہے۔

Marfat.com

اور یہاں حکم ہے کہ وسط نماز میں عرض کریں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سوال نمبر۲۰: خاص ریشم مجاہدین کو بوقت جنگ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: خاص صاحبین کے نزدیک جائز ہے امام کے نزدیک جس کا بانا ریشم ہوتا نا سوت ہو مجاہدین کو جائز ہے۔ غیر کو نہیں۔ ریشمی کپڑا یہ بھی ہوا کہ کپڑا نہیں ہوتا مگر بانے سے۔ درمختار میں ہے۔ یحل لبس ما سداہ ابریشم و لحمتہ غیرہ لان الثوب انما یصیر ثوبا باللحمۃ و حل عکسہ فی الحرب فقط لو ثخینا یحصل بہ اتقاء العدو اما الخالص فیکرہ فیہا عندہ خلافا لہما ملتقی۔

سوال نمبر۲۱: تعویذ بخار وغیرہ کے لیے اس شکل کا بنا کر بائیں پیر میں باندھتے ہیں اور پہلے روز صبح سویرے ایک جوتا اسے کھول کر مارتے ہیں۔ اگر صحت ہوگئی فبہا ورنہ دوسرے روز دو جوتے مارتے ہیں صحت ہوئی تو خیر ورنہ تیسرے روز تین جوتے مارتے ہیں علی ہذا القیاس اور اس میں ابلیس۔ فرعون۔ ہامان۔ قارون نمرود کے نام ہوتے ہیں شکل یہ ہے آیا یہ جائز ہے۔

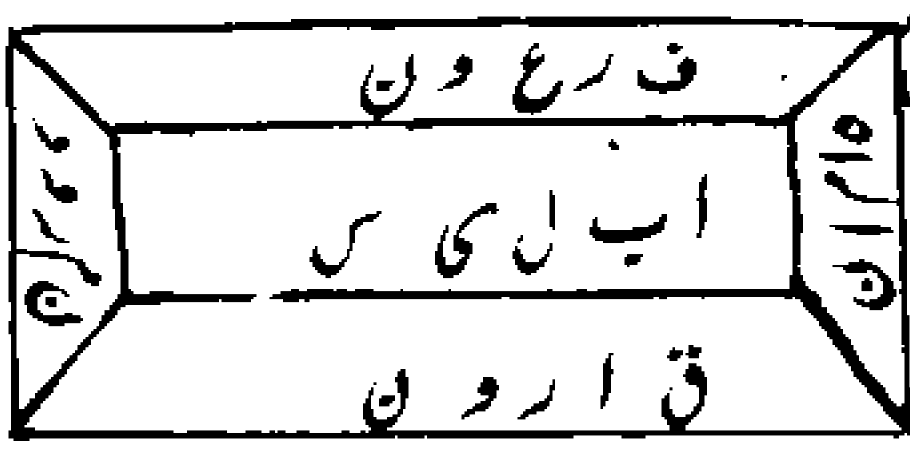


الجواب: یہ ناجائز و گناہ ہے کہ حروف کی توہین ہے۔ عالمگیریہ میں ہے۔ اذا کتب اسم فرعون او کتب ابوجہل علی غرض یکرہ ان یرموا الیہ لان تلک الحروف الحرمۃ كذا فی السراجیۃ فتاوی امام قاضی خاں میں ہے۔ حکی ان بعض الائمۃ رای شبانا یرمون الی الہدف و کتب علی الہدف ابوجہل فنہاہم عن ذلک ثم مر بہم و فصلوا الحرف فنہاہم ایضا و قال ما نہیتکم فی الابتداء لاجل الکلمۃ و انما نہیتکم لاجل الحرف۔

سوال نمبر۲۲: کیا غیر مقلدین کے مسائل ایسے بھی ہیں جو مذاہب اربعہ اہلسنت میں سے کسی کے نزدیک جائز نہ ہوں۔

الجواب: بہت مسائل ہیں جیسے ایک جلسہ میں تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنا۔ وضو میں سر کی جگہ پگڑی کا مسح کرنا ان کی کتاب تحفۃ المومنین میں جو ان کا پیشوا نذیر حسین کے شاگرد نے بعد نظر ثانی کے مطبع نولکشور میں دوبارہ چھپوائی اس کے صفحہ ۱۷ پر صاف لکھا کہ پھوپھی کے ساتھ نکاح درست ہے ان کے یہاں خون اور شراب اور سور کی چربی ناپاک نہیں ہے جیسا کہ ان کی کتاب روضۃ ندیہ صفحہ ۱۲ وغیرہ سے ثابت ہے۔

Marfat.com

سوال ۲۳ :۔ قیاس امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خلاف و باطل کہنے والے کا کیا حکم ہے۔
الجواب :۔ فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں ہے۔ جو شخص امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قیاس کو حق نہ مانے کافر ہے۔

سوال ۲۴ :۔ حضرت شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو جو گالی دینے والا ہے۔ اس کے بارے میں اکابر علمائے اہلسنت کی کیا رائے ہے۔
الجواب :۔ جو شخص ابو بکر صدیق یا عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو برا کہے بہت امت نے اسے کافر کہا ہے اور اس قدر پہ تو اجماع ہے کہ ایسا شخص بد دین ہے۔ دیکھو تنویر الابصار و در مختار و فتاوےٰ عالمگیری و فتاویٰ خلاصہ و فتح القدیر و اشباہ بحر الرائق و غنیہ وعقود الدریہ وغیرہ۔

سوال ۲۵ :۔ حنفیوں کی نماز شافعی المذہب کے پیچھے جائز ہے یا نہیں۔
الجواب : نہیں جائز ہے اس لیے کہ غیر مقلدین اہل اہوا سے ہیں۔ اور اہل اہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے کہ امام محمد۔ امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اہل اہوا کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ اور ان کے مذہبی مسئلے اس قدر مخالف ہیں۔ کہ ہمارے مذہب میں نہ ان کی طہارت ٹھیک ہوتی ہے نہ نماز کہ وہ مردار اور سور کی چربی تک کو ناپاک نہیں جانتے اور کٹورہ بھر پانی میں چھ ماشہ پیشاب پڑ جائے۔ تو اسے پاک سمجھتے ہیں۔ ان کا مذہب ہے کہ جب تک اتنی نجاست نہ پڑے کہ پانی کا رنگ مزہ بو بدل جائے جب تک پانی پاک رہے گا۔ دیکھو غیر مقلدین کی کتاب فتح المغیث صفحہ ۵ اور طریقہ محمدیہ صفحہ ۶۹۔

سوال ۲۶ :۔ غیر مقلدین کی بدعت لزوم تک پہنچی ہے یا نہیں۔
الجواب :۔ بہت وجہ سے پہنچی ہے۔ تین وجہیں یہ ہیں کہ غیر مقلدین اجماع اور قیاس اور تقلید کے منکر ہیں جیسا کہ ان کی کتابوں سے ظاہر ہے اور ان کے پیشوا نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے کہ قیاس باطل اور اجماع بے اثر آمد۔ اور ہمارے

---

عــه یہ مصرعہ اس غزل کا ہے جو نواب صدیق حسن خان نے اپنے دیوان نفخ الطیب میں لکھی ہے۔

Marfat.com

تصریح فرماتے کہ اجماع و قیاس و تقلید ضروریات دین سے ہیں دیکھو کشف الاسرار امام عبد العزیز بخاری مطبع قسطنطنیہ اور فصول البدائع مطبع استنبول اور مواقف اور شرح مواقف اور فواتح وغیرہ۔ اور ضروریات دین کا منکر مسلمان نہیں ہے۔ دیکھو تنویر الابصار اور درمختار اور شرح فقہ اکبر اور اعلام امام ابن حجر اور بحر الرائق اور ردالمحتار وغیرہ وغیرہ۔ چوتھے یہ کہ ان کے اسماعیل دہلوی نے ایضاح الحق میں اللہ تعالٰی کو مکان وجہت سے پاک ماننے کے عقیدۂ دینی کو بدعت حقیقی بتایا ہے اور یہ کلمہ کفر ہے۔ دیکھو فتاویٰ قاضی خان و فتاوٰی عالمگیری وغیرہ۔ پانچویں ان کے امام مذکور نے تقویۃ الایمان میں انبیاء علیہم السلام کی شان میں سخت گستاخی کے کلمے لکھے اور یہ کفر ہے۔ دیکھو شفا شریف قاضی عیاض اور سیف المسلول امام سبکی وغیرہ چھٹی اس تقویۃ الایمان میں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت مر کر مٹی میں مل جانا لکھا ہے اور اماموں نے تصریح فرمائی ہے کہ یہ کفر ہے۔ دیکھو شرح مواہب علامہ زرقانی مطبع مصر۔ ساتویں یہ سارا فرقہ تقلید کو شرک اور مسلمان مقلدین کو مشرک کہتا ہے۔ اور یہ کلمہ کفر ہے دیکھو درمختار و درر وغرر و مجمع الانہر و عالمگیری و شرح فقہ اکبر وغیرہ۔

سوال ۲۸:۔ بدعتی اور فاسق کی امامت مکروہ و ممنوع ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ہاں ممنوع و مکروہ ہے۔ دیکھو طحطاوی درمختار اور طحطاوی مراقی الفلاح اور تبیین الحقائق امام زیلعی اور ردالمحتار اور غنیہ اور صغیری اور فتح المعین۔

سوال ۲۹:۔ امام بنانا دینی تعظیم ہے یا نہیں اور مبتدع کی دینی تعظیم حرام ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ہاں دیکھو ردالمحتار اور فتح اور طحطاوی اور زیلعی وغیرہ اور مشکوۃ شریف وغیرہ میں حدیث ہے کہ جو کسی بدعت والے کی تعظیم کرے بے شک اس نے اسلام ڈھانے میں مدد دی۔

سوال ۳۰:۔ کیا مسجد میں سب مسلمانوں کا حق ہوتا ہے اور مسلمان کسے کہتے ہیں۔

الجواب:۔ مسلمان وہ ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہو۔ امت کے دو معنی

---

جس کے ضمن شعر یہ ہیں۔ دلیل شرع بود چار چیز ای گرنید ÷ یکے کتاب خدا دگر حدیث رسول سوم قیاس و چہارم وفاق مجتہداں ÷ ولیک در امتحان چہلہ ÷ قیاس باطل و اجماع بے آثر آمد ÷ بجز دو نوع نخستین بنا شد اصل اصول ۱۰۔۱۰۔۱۲ عرفان علی جامع فتاویٰ عفی عنہ

Marfat.com

یہی امت دعوت جنہیں نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حق کی طرف بلایا۔ یوں تو تمام عالم ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہے اور امت اجابت وہ جنہوں نے بلانا قبول کیا اور حق کو پورا مانا جب امت مطلق بولتے ہیں یہی دوسرے معنی مراد ہوتے ہیں اسی معنی پر جو مسلمان ہے اس کے لیے مسجد میں حق ہے مگر مبتدع اسی معنی میں داخل نہیں دیکھو توضیح امام صدر الشریعہ اور تلویح تفتازانی۔

سوال ۲۱:۔ تقرر امام میں بحالت اختلاف قلت رائے کا اعتبار ہے یا کثرت کا
الجواب:۔ کثرت رائے کا اعتبار ہے یہاں تک کہ اگر جماعت کثیر جسے چاہے اس سے وہ افضل ہو جسے جماعت قلیل چاہے تو وہی مقرر ہوگا جسے جماعت کثیر نے چاہا۔ دیکھو عالمگیری وغیرہ۔

سوال ۲۲:۔ کیا شیعہ کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔
الجواب:۔ شیعہ میں جو صرف تفضیلی ہے کہ بہت صحابہ کو اچھا جانتا ہے۔ اہلسنت سے صرف اتنی مخالفت رکھتا ہے۔ کہ مولی علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حضرت شیخین سے افضل جانتا ہے اس کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہے۔ دیکھو ارکان اربعہ اور جو تبرائی ہے اس کے پیچھے نماز بحکم فقہائے کرام محض باطل ہے۔ دیکھو خلاصہ اور عالمگیری وغیرہ اور جو ضروریات دین سے کسی بات کا منکر ہے وہ کسی کے نزدیک مسلمان نہیں اس کے پیچھے نماز بالیقین سب کے نزدیک باطل ہوگی۔

سوال ۲۳:۔ کسی شخص کا دعویٰ استحقاق امامت کا بانی مسجد یا اولاد بانی مسجد کے ہوتے ہوئے قابل اعتبار ہے یا باطل ہے اور اولاد بانی کو حق امام و موذن وغیرہ کا حاصل ہے یا اوروں کو۔
الجواب:۔ اوروں کا دعوے بانی مسجد یا اس کی اولاد کے آگے خلاف فقہ ہے دیکھو عالمگیری و قاضی خاں اور امام موذن قائم کرنے کا حق بانی مسجد کو ہے اور وہ نہ ہو تو اس کی اولاد کو۔ دیکھو حموی شرح اشباہ۔

سوال ۲۴:۔ کیا ارشاد ہے علمائے ربانیین کثر اللہ تعالےٰ مثالہم و فضلائے حقانیین خذل اللہ اعداہم کا اس مسئلہ میں کہ زید فرقہ دیوبندیہ کا مرتکب کفر ہونا تسلیم ہے لیکن کہتا ہے کہ اپنی زبان سے ان کو کافر نہ کہوں گا۔ دریافت کرنے پر کہتا ہے کہ فی الواقع دیوبندیوں نے کفر بکا ہے۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو خود ہم پر کفر عائد ہوتا ہے کیونکہ کفر کی دو قسمیں ہیں کفر قولی کفر فعلی۔ کفر قولی یہ کہ کسی نے ایسی بات کہی جس میں ضروریات دین کا انکار ہو جیسے دیوبندیوں

Marfat.com

نے توہین خدا اور رسول (جل و علا و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی بکی اور کفر فعلی یہ کہ ایسا فعل کیا جو انکار ضروریات دین پر امارت ہو جیسے زنار باندھنا۔ بت کو سجدہ کرنا وغیرہ۔ اب دیکھیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ قسم کھا کر فرمایا جاتا ہے کہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اختلافات کو موافق احادیث و آیات نہ طے کریں پھر کوئی رنجش یا کراہت بھی دل میں نہ رہے اب بتائیے ہم لوگ اپنے مقدمات کو بجائے آیات و احادیث کے انگریزی قوانین سے طے کرواتے ہیں ہم تو دیوبندیوں سے بدتر ہیں گویا نص قرآنی ہماری تکفیر فرما رہی ہے۔ جب ہمارا خود یہ حال ہے تو دوسروں کو کیونکر کافر کہیں۔ ہم تو خود ہی کفر میں مبتلا ہیں۔ انتہی کلامہ۔ اب استفتاء یہ ہے کہ زید کا کیا حکم ہے۔ اور آیہ کریمہ کی صحیح تفسیر کیا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: جو مدعی حق پر ہیں وہ تحکیم نہیں کرتے بلکہ اپنا حق کہ بے زور حکومت نہیں مل سکتا نکلوانا چاہتے ہیں۔ اور مدعا علیہ کو حق پر ہے وہ تو مجبوری ہے کہ جواب دہی نہ کرے تو یک طرفہ ڈگری ہو جائے ان دونوں فریق پر اگر آیہ کریمہ وارد ہو تو ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا میں آج سے نہیں صدہا سال سے مدعی مدعا علیہ وکیل گواہ سب کافر ہوں کہ تمام سلطنتوں نے شرعی مطہرے جدا اپنے بہت سے قانون نکال لیے ہیں اور جو مدعی جھوٹا ہے وہ ناحق دوسرے کا مال مثلاً چھیننا چاہتا ہے جس پر اپنی چرب زبانی یا مقدمہ سازی یا جھوٹے گواہوں کے ذریعہ حکومت سے مدد لیتا ہے یہ باتیں گناہ ہیں مگر گناہ کو کفر کہنا خارجیوں کا مذہب ہے آیت اس کے بارے میں ہے جو حکم شریعت کو باطل جانے اور غیر شرعی حکم جب اس کے خلاف ہو تو نہ نفس امارہ کی ناگواری بلکہ واقعی دل سے اس حکم کو برا جانتے یہ لوگ کافر ہیں۔ یہ نہ صرف مقدمات بلکہ عبادات میں بھی جاری ہے۔ رمضان خصوصاً گرمیوں کے روزے نماز خصوصاً جاڑوں میں صبح اور عشاء کی نفس عمارہ پر شاق ہوتی ہے۔ اس سے کافر نہیں ہوتا۔ جب کہ دل احکام کو حق و نافع جانتا ہے۔ ہاں اگر دل ہی سے نماز کو بیگانہ اور روزے کو مفت کا فاقہ جانتے تو ضرور کافر ہے۔ اگلی آیہ کریمہ اس معنی کو خوب واضح فرماتی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ولو انا کتبنا علیہم ان اقتلوا انفسکم او اخرجوا من دیارکم ما فعلوہ الا قلیل منہم۔ اگر ہم انہیں حکم دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کرو

Marfat.com

یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو اسے نہ کرتے مگر ان میں تھوڑے ظاہر ہے کہ یہ نہ کرنا ان احکام کے نفس پر شاق ہونے ہی کے سبب ہے تو یہ ثابت ہوا کہ حکم کا نفس پر شاق ہونا یہاں تک کہ اس کے سبب بجا آوری حکم سے باز رہنا کفر نہیں ورنہ معاذ اللہ یہ ٹھہرے گا۔ کہ صحابہ کرام بھی گنتی ہی کے مسلمان تھے کہ فرماتا ہے۔ ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینه فی قلوبکم وکره الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک هم الراشدون فضلاً من اللہ ونعمة واللہ علیم حکیم۔ اے محبوب کے صحابیو اللہ نے تمھیں ایمان پیارا کر دیا اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دی اور کفر و بے حکمی و نافرمانی تمھیں ناگوار کر دی۔ یہی لوگ راہ پر ہیں۔ اللہ کا فضل اور اس کی نعمت اور اللہ جانتا ہے اور حکمت والا ہے۔ یہ دل کی محبت ہے کہ مدار ایمان اور کمال ایمان ہے۔ اور وہ نفس کی ناگواری جس پر زیادہ ثواب کی بنا ہے۔ حدیث میں فرمایا افضل العبادات احمزھا سب میں زیادہ ثواب اس عبادت کا ہے جو نفس امارہ پر زیادہ شاق ہو۔ بہر حال یہ شخص خود اپنے کفر کا مقر ہے قطعاً کافر ہے۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے۔ مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انه کفر لایعذر بهذا۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

سوال ۳۵:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ عورتوں کے واسطے زیارت قبور درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلمؐ فرماتے ہیں۔ لعن اللہ زوارات القبور۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم کنت نهیتکم عن زیارة القبور الا فزوروها علماء کو اختلاف ہوا کہ آیا اس اجازت بعد النہی میں عورات بھی داخل ہوئیں یا نہیں اصح یہ کہ داخل ہیں۔ کما فی البحر الرائق۔ مگر جوانیں ممنوع ہیں جیسے مساجد سے اور اگر تجدید حزن مقصود ہو تو مطلقاً حرام اقوال قبور اقربا پر خصوصاً بحال قرب عہد ممات تجدید حزن لازم نساء ہے اور مزارات اولیاء کرام پر حاضری میں احدے الشناعتین کا اندیشہ یا ترک ادب یا ادب میں افراط ناجائز تو سبیل اطلاق منع ہے ولہذا غنیہ میں کراہت پر جزم فرمایا البتہ حاضری و خاک بوسی آستان عرش نشان سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم اعظم المندوبات بلکہ قریب واجبات ہے اس سے نہ روکیں گے۔ اور تعدیل ادب سکھائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۳۶:۔ علمائے کرام دام فیضہم کا اس مسئلے میں کیا ارشاد ہے کہ ایک عورت کا شوہر

Marfat.com

موجود ہے۔ اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا بعض وجوہ بد چلنی وغیرہ کے خیال سے شوہر کہتا ہے کہ یہ لڑکا میرے نطفہ سے نہیں حرامی ہے یہ کہاں تک صحیح ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ بچہ کے زوجین میں پیدا ہو اسے ولد الحرام نہیں کہہ سکتے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ الولد للفراش و للعاھر الحجر۔ یہاں تک کہ اگر نکاح کے بعد چھ مہینے سے کم میں پیدا ہو (حالانکہ اس سے کم مدت حمل نہیں ہو سکتی) تو یہ ٹھہرائیں گے کہ پہلے انہوں نے خفیہ نکاح کر لیا تھا یہ بچہ اس نکاح سے ہے جبکہ عورت نکاح سے چھ مہینے بعد ولادت کا دعوےٰ کرتی ہو اگرچہ شوہر کم مدعی ہو یہاں تک کہ اگر اس پر گواہ دے گا نہ سنے جائیں گے۔ درمختار میں ہے۔ ولدت فاختلفا فی المدۃ فقالت نکحتنی منذ نصف حول وادعی الاقل فالقول لھا والولد ابنہ بشھادۃ الظاھر لھا بالولادۃ من نکاح حملا لھا علی الصلاح ردالمحتار میں ہے۔ النسب یحتاط لاثباتہ مھما امکن والامکان ھنا بسبق التزوج بھا سرا بمھر یسیر وبھرا باکثر سمعۃ ویقع ذلک کثیرا۔ یہاں تک کہ اگر شوہر دعوےٰ کرے کہ یہ بچہ زنا کا ہے اور عورت بھی تصدیق کرے جب بھی نہ مانیں گے اور بچہ کو صحیح النسب جانیں گے کہ صحت نسب بچہ کا حق ہے ماں باپ کو اس کے ابطال کا حق نہیں۔ درمختار میں ہے قذف زوجتہ او نفی نسب الولد منہ وطالبتہ بہ لاعن فان ابی حبس فان لاعن لاعنت والاحبست حتی تلاعن او تصدقہ فیندفع بہ اللعان ولاتحد ولاینتفی النسب لانہ حق الولد فلا یصدق فان فی ابطالہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۳۷:۔ علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ حرامی کفو ہوتا ہے یا نہیں اور اس کی امامت کیسی ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ حرامی نکاح میں کفو نہیں اور اس کی امامت مکروہ ہے جبکہ وہ موجودین میں سب سے زیادہ مسائل نماز وطہارت کا علم نہ رکھتا ہو۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

سوال ۳۸:۔ فقہائے کرام کا اس مسئلے میں کیا حکم ہے کہ نکاح پڑھانے کے وقت چند عورتیں موجود ہوں اور وہ ایجاب وقبول سن لیں تو نکاح ہو جائے گا۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ نکاح کے لیے لازم ہے کہ ایجاب وقبول دو یا ایک مرد دو عورتوں کے سامنے ہوا ہو۔ جنہوں نے ایک جلسہ میں دونوں قول سنے اور اتنا سمجھے کہ یہ نکاح ہو رہا ہے اور

Marfat.com

اگر عورت مسلمان ہے تو ان گواہوں کا مسلمان ہونا بھی لازم بغیر اس کے اگر سو بار مرد و عورت باہم ایجاب و قبول کرلیں یا صرف ایک مرد کے سامنے یا دس بیس عورتوں کے سامنے جن کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو یا ہزار مردوں کے سامنے مگر ایسی زبان میں جسے وہ نہ سمجھے اور اتنا نہ جانا کہ یہ نکاح ہو رہا ہے تو ہرگز نکاح نہ ہوگا اگرچہ اس کے بعد اپنا نکاح ہو جانا مشہور بھی کریں۔ در مختار میں ہے۔ شرط حضور شاھدین حرین او حر و حرتین مکلفین سامعین قولھما معا فاھمین انہ نکاح مسلمین لنکاح مسلمۃ و اللہ تعالیٰ اعلم۔ اگر بغیر اس کے صحبت کی تو وہ صحبت حرام و گناہ شدید ہے اور جو اولاد ہو ولد الحرام ہے۔ مگر ولد الزنا نہیں اسی شخص کی اولاد قرار پائے گی۔ در مختار میں ہے یجب مہر المثل فی نکاح فاسد و ھو الذی فقد شرطا من شرائط الصحۃ کشھود بالوطئ رد المختار میں ہے۔ و حکم الدخول فی النکاح الموقوف کالدخول فی الفاسد فیسقط الحد و یثبت النسب و یجب الاقل من المسمی و من مھر المثل۔ و اللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۳۹ :۔ کیا حکم دیتے ہیں حاکمان محکمہ شریعت کہ حمل کی حالت میں اپنی عورت سے جماع جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب :۔ حمل میں صحبت جائز ہے۔ والنہی عنہ منسوخ۔ و اللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۴۰ :۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و فقہائے عظام اس مسئلہ میں کہ مرد و عورت میاں بی بی کہلاتے ہیں۔ اور اس کی عام شہرت ہے لیکن ان کا نکاح ہونا کسی کو معلوم نہیں تو محض شہرت کی بناء پر ان کو زوج و زوجہ تصور کیا جائے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب :۔ لوگوں میں عام اشتہار سے بھی لوگوں کے نزدیک نکاح ثابت ہو جاتا ہے یہاں تک ان کے زوج و زوجہ ہونے پر گواہی دینی جائز ہے مگر عند اللہ اگر واقعی نکاح بطور شرع نہ کیا تو وہ زوج زوجہ نہیں۔ و المسألۃ ظاھرۃ فی الکتب دائرۃ کالھدایۃ و الدر و شروحھما۔ و اللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۴۱ :۔ نائبان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ مرد و عورت نابالغ اور بالغ کے نکاح میں ان کے اذن کی ضرورت ہے اگر ہے تو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب :۔ نابالغ و نابالغہ کے اولیاء اور بالغ و بالغہ کے خود اپنے اذن کی حاجت ہے اور دو گواہ

Marfat.com

کے سامنے ہونا مطلقاً لازم۔ اگر نا بالغ یا نابالغہ کے غیر ولی نے بلا اذن ولی یا بالغ یا بالغہ کے ولی ہی نے ان کے اذن کے نکاح بحضور شہود پڑھا دیا اول میں ولی اور دوم میں خود اس بالغ یا بالغہ کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ اگر جائز رکھیں گے جائز ہو جائے گا رد کر دیں گے باطل ہو جائے گا۔ کما ھو حکم عقد الفضولی زن و شوہر کے علاوہ دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کا ہونا ضروری ہے اگرچہ ان کی موجودگی میں ایک یا دونوں مرد ہی ہوں جو ان کی طرف سے ایجاب و قبول کر رہے ہوں۔ لانہ محض سفیر کما نصوا علیہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۶۲ تا ۶۶:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان اقوال کے باب میں۔ اول ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے عرش معلیٰ پہ اپنے اوپر سوار کر کے پہنچایا یا کاندھا دے کر اوپر جانے کی معاونت کی یعنی یہ کام اوپر جانے کا براق اور جبریئل علیہ السلام اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انجام کو نہ پہنچا۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مہم سر انجام کو پہنچائی۔

دوسری:۔ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر ہوتے۔

تیسری:۔ یہ کہ زنبیل ارواح کی حضرت عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے چھین لی تھی۔

چوتھی:۔ یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت غوث الاعظم کی روح کو دودھ پلایا ہے۔

پانچویں:۔ اکثر عوام کے عقیدہ میں یہ بات جمی ہوئی ہے۔ کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں۔ ان اقوال کا کیا حال ہے۔ مفصل بیان فرما کر اجر عظیم اور ثواب کریم پاویں اور رفع نزاع بین الفریقین فرمائیں۔

الجواب:۔ اللھم لک الحمد فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کلمات چند مجمل و سود مند گزارش کرے کہ اگرچہ فریقین میں کسی کو پسند نہ آئیں مگر بعونہ تعالیٰ حق و انصاف ان سے متجاوز نہیں۔ والحق ان یتبع واللہ الہادی الی صراط مستقیم یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح و جائز الاطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظل مرتبہ نبوت ہے۔ خود

Marfat.com

حضور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو قدم میرے سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا میں نے وہی قدم رکھا سوا اقدام نبوت کے کہ ان میں غیر نبی کا حصہ نہیں ہے:

از نبی بر داشتن گام از تو بنہادن قدم — غیر اقدام النبوۃ سد مشاہا الختام

اور بجواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے وارد لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما دوسری حدیث میں حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے وارد ولو عاش ابراہیم لکان صدیقا نبیا اگر جیتے تو صدیق و پیغمبر ہوتے ہوتے رواہ ابن عساکر عن جابر بن عبد اللہ وعن عبد اللہ بن عباس وعن ابی اوفی والبارودی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ علماء نے امام ابو محمد جوینی قدس سرہٗ کی نسبت کہا ہے کہ اگر اب کوئی نبی ہو سکتا تو وہ ہوتے امام ابن حجر مکی اپنے فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں قال فی شرح المہذب نقلا عن الشیخ الامام المجمع علی جلالتہ وصلاحہ وامامتہ ابی محمد الجوینی الذی قیل فی ترجمتہ لو جاز ان یبعث اللہ فی ہذہ الامۃ نبیا لکان ابا محمد الجوینی مگر ہر حدیث حق ہے ہر حق حدیث نہیں۔ حدیث ماننے اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنے کے لیے ثبوت چاہتے ہیں بے ثبوت نسبت جائز نہیں۔ اور قول مذکور ثابت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہا وسلم کا روح اقدس سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دودھ پلانا۔ بعض مداحین حضور اسے واقعہ خواب بیان کرتے ہیں۔ کما رأیت فی بعض کتبہم التصریح بذالک اس تقدیر پر تو اصلاً جائے استبعاد نہیں اور اب اس پر جو کچھ ایراد کیا گیا۔ سب بے جا و بے محل ہے۔ اور اگر بیداری ہی میں مانا جاتا ہوتا ہم بلاشبہ عقلاً ممکن اور شرعاً جائز اور اس میں کوئی استحالہ درکنار استبعاد بھی نہیں۔ ان اللہ علی کل شئی قدیر۔ نہ ظاہر میں حضرت ام المومنین کے پاس شیر نہ ہونا کچھ اس کے منافی کہ امور خارقۃ العادۃ اسباب ظاہریہ پر موقوف نہیں نہ روح عامۂ متکلمین کے نزدیک مجردات سے ہے اور فی نفسہا مادیہ نہ سہی تاہم مادہ سے اس کا تعلق بدیہی نہ جسم جسم شہادت میں منحصر جسم مثالی بھی کوئی چیز ہے کہ ہزاروں احادیث برزخ وغیرہ اس پر گواہ کی فما کان

Marfat.com

شک نہیں کہ روح مفارق کی طرف نصوص متواترہ میں نزول وصعود ووضع وتمکن وغیرہا اعراض جسم وجسمانیات قطعاً منسوب اور وہ نسبتیں اہل حق کے نزدیک ظاہر پر محمول مالیت شعری جب ارواح شہدا کا میوہائے جنت کھانا ثابت الترمذی عن کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ارواح الشہداء فی طیر خضر تعلق من الثمر الجنۃ۔ بلکہ دوسری روایت میں ارواح عام مومنین کے لیے یہی ارشاد الامام احمد عن الامام الشافعی عن الامام مالک عن الزہری عن عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نسمۃ المؤمن طائر یعلق فی شجر الجنۃ حتی یرجعہ اللہ الی جسدہ یوم یبعثہ تو دودھ پینے میں کیا استحالہ ہے حال روح بعد فراق وپیش از تعلق میں فارق کیا ہے۔ آخر حضرت ابراہیم علی ابیہ وعلیہ الصلاۃ والتسلیم کے لیے صحیح حدیث میں ہے کہ جنت میں دو دایہ ان کی مدت رضاعت پوری کرتی ہیں۔ احمد ومسلم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراھیم ابنی وانہ مات فی الثدی وان لہ ظئرین یکملان رضاعۃ فی الجنۃ۔ بایں ہمہ یہ باتیں نافی استحالہ ہیں نہ مثبت وقوع قول بالوقوع تاوقتیکہ نقل ثابت نہ ہو حیرافہ بے اصل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ زنبیل ارواح چھین لینا خرافات مخترعہ جہال سے ہے سیدنا عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام رسل ملائکہ سے ہیں اور رسل ملائکہ اولیائے بشر سے بالاجماع افضل۔ مسلمان کو ایسے اباطیل واہیہ سے احتراز لازم واللہ الہادی۔

تنبیہ:۔ مبنای انکار یہ طرز ادا ہے ورنہ ممکن کہ سیدنا عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام نے کچھ روحیں بامر الٰہی قبض فرمائی ہوں اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا سے باذن الٰہی پھر اپنے اجسام میں پلٹ آئی ہوں کہ احیای مردہ حضور پرنور ودیگر محبوبان خدا سے ایسا ثابت ہے جس کے انکار کی گنجائش نہیں یونہی ممکن کہ حضرت ملک الموت نے بنظر صحائف واثبات قبض بعض ارواح شروع کیا اور علم الٰہی میں قضائے ابرام نہ پایا تھا برکت دعاء محبوب رضی اللہ تعالےٰ عنہ قبض سے باز رکھے گئے ہوں امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب لواقح الانوار میں حالات حضرت سیدی شیخ محمد شربینی قدس سرہ میں لکھتے ہیں۔ لما ضعف ولدہ احمد واشرف علی الموت وحضرت عزرائیل لقبض روحہ قال لہ الشیخ ارجع الی

Marfat.com

ربك فراجعه فان الامر نسخ فرجع عزرائيل و شفى احمد من تلك الضعفة و عاش بعد ها ثلثين علما۔ یعنی جب ان کے صاحبزادے احمد ناتوان ہو کر قریب مرگ ہوئے اور حضرت عزرائیل علیہ الصلاۃ و السلام ان کی روح قبض کرنے آئے حضرت شیخ نے ان سے گزارش کی کہ اپنے رب کی طرف واپس جائیے اس سے پوچھ لیجیے کہ حکم موت منسوخ ہو چکا ہے۔ عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام پلٹ گئے صاحبزادہ نے شفا پائی اور اس کے بعد تیس سال زندہ رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یونہی جس کا یہ عقیدہ ہو کہ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضرت جناب افضل الاولیاء المحمدیین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل یا ان کے ہمسر ہیں گمراہ بد مذہب ہے۔ سبحان اللہ اہل سنت کا اجماع ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام الاولیاء مرجع العرفاء امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہٗ سے بھی اکرام و افضل و اتم و اکمل ہیں۔ جو اس کا خلاف کرے اسے بدعتی شیعی رافضی مانتے ہیں۔ نہ کہ حضور غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کو تفضیل دینی معاذ اللہ انکار آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ و خرق اجماع امت مرحومہ ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم۔

یہ مسکین اپنے زعم میں سمجھا کہ میں نے حق محبت حضور پر نور سلطان غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ادا کیا کہ حضور کو ملک مقرب پر غالب یا افضل الصحابہ سے افضل بتایا حالانکہ ان بے ہودہ کلمات سے پہلے بیزار ہونے والے حضور سیدنا غوث الاعظم ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و باللہ التوفیق۔

رہا شب معراج میں روح پر فتوح حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حاضر ہو کر پائے اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے گردن رکھنا اور وقت رکوب براق یا صعود عرش۔ بنا شرعاً و عقلاً اس میں بھی کوئی استحالہ نہیں سدرۃ المنتہیٰ اگر منتہائے عروج ہے تو باعتبار اجسام نہ بنظر ارواح عروج روحانی ہزاروں اکابر اولیاء کو عرش بلکہ مافوق العرش تک ثابت و واقع جس کا انکار نہ کرے گا مگر علوم اولیاء کا منکر بلکہ باوضو سونے والے کے لیے حدیث میں وارد کہ اس کی روح عرش تک بلند کی جاتی ہے۔ ایسا ہی سجدہ میں سو جانے والے کے حق میں آیا نہ اس قصہ میں معاذ اللہ کوئی بوئے تفضیل یا ہمسری حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

کے لیے نکلتی ہے نہ اس کی عبارت یا اشارت سے کوئی ذہن سلیم اس طرف جا سکتا ہے کیا عجب سواری براق سے بھی یہی معنی تراشے جائیں کہ یہ اوپر جانے کا کام حضرت جبرائیل علیہ السلام اور رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے انجام کو نہ پہنچا براق نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی تو در پردہ اس میں براق کو تفضیل دینا لازم آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بہ نفس نفیس نہ پہنچ سکے اور براق پہنچ گیا اس کے ذریعہ سے حضور کی رسائی ہوئی نعوذ باللہ تعالٰی منہ یا ھذا خدمت کے افعال جو بنظر تعظیم و اجلال سلاطین بجالائے جاتے ہیں کیا ان کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ بادشاہ ان امور میں عاجز اور ہمارا محتاج ہے علاوہ بریں کسی بلندی پر جانے کے لیے زینہ بننے سے یہ کیونکر مفہوم کہ زینہ بننے والا خود بے زینہ وصول پر قادر نہ وہاں ہی کو دیکھئے کہ زینہ سعود ہے اور خود اصلاً صعود پر قادر نہیں فرض کیجئے اگر ہنگام بت شکنی حضرت امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کی عرض قبول فرمائی جاتی اور حضور پر نور افضل صلوات اللہ تعالٰی واکمل تسلیماتہ علیہ و علیٰ آلہ ان کے دوش مبارک پر قدم رکھ کر بت گراتے تو کیا اس کا یہ مفاد ہوتا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم تو معاذ اللہ اس کام عاجز اور حضرت مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ قادر تھے غرض ایسے معنی محال نہ ہرگز عبارت قصہ سے مستفاد نہ اس کے قائلین بے چاروں کو مراد واللہ الہادی الی سبیل الرشاد۔ یہ بیان تو ابطال استحالہ و اثبات صحت بمعنی امکان کے متعلق تھا رہا اس بیان روایت کی نسبت بقیہ کلام وہ فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ کے مجلد دوم العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویہ کتاب مسائل شتی میں مذکور کہ یہ سوال پہلے بھی انجیس سے آیا اور اس کا جواب قدرے مفصل دیا گیا تھا خلاصہ مقصد اس کا بعض زیادت جدیدہ نفیسہ یہ کہ اس کی اصل کلمات بعض مشائخ میں مسطور اور اس میں عقلی و شرعی کوئی استحالہ نہیں بلکہ احادیث و اقوال اولیاء و علماء میں متعدد بندگان خدا کے لئے ایسا حضور روحانی وارد مسلم اپنی صحیح اور ابوداؤد طیالسی مسند میں جابر بن عبد اللہ انصاری اور عبد بن حمید بسند انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت ما ھذا قالوا ھذا بلال ثم دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت ما ھذا قالوا ھذہ الغمیصاء بنت ملحان میں جنت میں داخل ہوا تو ایک پہچل سنی میں نے پوچھا یہ کیا ہے ملائکہ

Marfat.com

نے عرض کیا یہ بلال ہیں۔ پھر تشریف لے گیا پہل سنی پوچھا کہا غمیصا ملحان۔ یعنی ام سلیم مادر انس رضی اللہ تعالٰے عنہا ان کا انتقال خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ میں ہوا۔ کما ذکرہ الحافظ فی التقریب امام احمد و ابویعلی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس اور طبرانی کبیر اور ابن عدی کامل میں بسند حسن ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں دخلت الجنۃ لیلۃ اسری بی فسمعت فی جانبہا وجسًا فقلت یا جبریل ما ھذا قال ھذا بلال المؤذن۔ میں شب معراج جنت میں تشریف لے گیا اس کے گوشہ میں ایک آواز نرم سنی پوچھا اے جبرئیل یہ کیا ہے۔ عرض کی یہ بلال موذن ہیں رضی اللہ تعالٰے عنہ امام احمد و مسلم و نسائی انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی۔ حضور والاصلوات اللہ تعالٰے وسلامہ علیہ فرماتے ہیں دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ بین یدی فقلت ما ھذہ الخشفۃ فقیل الغمیصاء بنت ملحان۔ میں بہشت میں رونق افروز ہوا اپنے آگے کھٹکا سنا پوچھا یہ کیا ہے عرض کی گئی غمیصا بنت ملحان۔ امام احمد و نسائی و حاکم باسانید صحیحہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی وسلم فرماتے ہیں۔ دخلت الجنۃ فسمعت فیہا قراءۃ فقلت من ھذا قالوا حارثۃ بن النعمان کذالکم البر کذالکم البر میں بہشت میں جلوہ فرما ہوا۔ وہاں قرآن پڑھنے کی آواز آئی پوچھا یہ کون ہے فرشتوں نے عرض کی حارثہ بن النعمان نیکی ایسی ہی ہوتی ہے نیکی ایسی ہی ہوتی ہے۔ یہ حارثہ رضی اللہ تعالٰی عنہ راہی جنان ہوئے۔ قال ابن سعد فی الطبقات ذکرہ الحافظ فی الاصابۃ۔ ابن سعد طبقات میں ابوبکر عدوی سے مرسلاً راوی حضور سید العالمین صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ دخلت الجنۃ فسمعت نحمۃ من نعیم میں جنت میں تشریف فرما ہوا تو نعیم کی کھکار سنی یہ نعیم بن عبداللہ وردی معرف بہ نحّام (کہ اسی حدیث کی وجہ سے ان کا یہ عرف قرار پایا) خلافت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے کما ذکرہ موسٰی بن عقبۃ فی المغازی عن الزھری و کذا قالہ ابن اسحٰق و مصعب الزبیری والفروون کما فی الاصابۃ۔ سبحان اللہ جب احادیث صحیحہ سے احیائے عالم شہادت کا حضور ثابت تو عالم ارواح سے بعض ارواح قدسیہ کا حضور کیا دور۔ امام ابوبکر ابن ابی الدنیا ابو المخارق سے مرسلاً راوی حضور پرنور صلوٰۃ اللہ وسلامہ

Marfat.com

علیہ فرماتے ہیں۔ مررت لیلۃ اسری بی برجل مغیب فی نور العرش قلت من ھذا ملک قیل لا قلت نبی قیل لا قلت من ھو قال ھذا رجل کان فی الدنیا لسانہ رطب من ذکر اللہ تعالی وقلبہ معلق بالمساجد ولم یستسب لوالدیہ قط یعنی شب اسرا میرا گزر ایک مرد پر ہوا کہ عرش کے نور میں غائب تھا میں نے فرمایا یہ کون ہے کوئی فرشتہ ہے عرض کی گئی نہ۔ میں نے فرمایا نبی ہے عرض کی گئی نہ۔ میں نے فرمایا یہ کون ہے عرض کرنے والے نے عرض کی یہ ایک مرد ہے کہ دنیا میں اس کی زبان یاد الہی سے تر تھی اور دل مسجدوں سے لگا ہوا اور (اس نے کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر) کبھی اپنے ماں باپ کو برا نہ کہلوایا) ثم اقول وباللہ التوفیق کیوں راہ دور سے مقصد قرب کا نشان دیکھئے فیاض قادریت جوش پر ہے بحر حدیث سے خاص گوہر مسند اد حاصل کیجئے حدیث مرفوع مروی کتب مشہورہ ائمہ محدثین سے ثابت کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ مع اپنے تمام مریدین واصحاب و غلامان بارگاہ آسمان قباب کے شب اسرا اپنے مہربان صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضور اقدس کے ہمرکاب بیت المعمور میں گئے۔ وہاں حضور پرنور کے پیچھے نماز پڑھی حضور کے ساتھ باہر تشریف لائے والحمد للہ رب العالمین اب ناظر غیر وسیع النظر متعجبانہ پوچھے گا کہ یہ کیونکر ہاں ہم سے سنئے واللہ الموفق ابن جریر و ابن ابی حاتم و بزار و ابی یعلی و ابن مرویہ و بیہقی و ابن عساکر ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ثم صعدت الی السماء السابعۃ فاذا انا بابراھیم الخلیل مسند ظھرہ الی البیت المعمور فذکر الحدیث ان قال واذا بامتی شطرین شطر علیھم ثیاب بیض کانھا القراطیس وشطر علیھم ثیاب رمد فدخلت البیت المعمور ودخل معی الذین علیھم الثیاب البیض وحجب الاخرون الذین علیھم ثیاب رمد وھم علی خیر فصلیت انا ومن المومنین فی البیت المعمور ثم خرجت انا ومن معی الحدیث۔ پھر میں ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا ناگاہ وہاں ابراہیم خلیل اللہ ملے کہ بیت المعمور سے پیٹھ لگائے تشریف فرما ہیں۔ اور نگاہ اپنی امت دو قسم پر پائی ایک قسم کے سپید کپڑے ہیں کاغذ کی طرح اور دوسری قسم خاکستری لباس میں بیت المعمور کے اندر تشریف لے گیا اور میرے وہ سپید پوش بھی گئے میلے کپڑے والے روکے

Marfat.com

گئے مگر وہ بھی ہیں خیر وخوبی پر پھر میں نے اور میرے ساتھ کے مسلمان نے بیت المعمور میں نماز پڑھی پھر میں اور میرے ساتھ والے باہر آئے) ظاہر ہے کہ جب ساری امت مرحومہ بفضلہ عزوجل شرف باریاب سے مشرف ہوئی یہاں تک کہ میلے لباس والے بھی تو حضور غوث الوریٰ اور حضور کے منتسبان باصفا تو بلا شبہ ان اُجلے پوشاک والوں میں ہیں جنہوں نے حضور رحمت عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المعمور میں جا نماز پڑھی والحمد للہ رب العلمین اب کہاں گئے وہ جاہلانہ استبعاد کہ آج کل کے کم علم مفتیوں کے سد راہ ہوئے اور جب یہاں تک بحمد اللہ ثابت تو معاملہ۔ قدم میں کیا وجہ انکار ہے۔ کہ نقول مشائخ کو خواہی رد کیا جائے ہاں سند محدثانہ نہیں پھر نہ ہو ایسی جگہ اسی قدر بس ہے سند ... کی حاجت نہیں کما بیناہ فی رسالتنا ھدی الحیران فی نفی الفیٔ عن شمس الاکوان امام جلال الدین سیوطی مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفا میں مرثیہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بابی انت و امّی یا رسول اللّٰہ الخ کی نسبت فرماتے ہیں۔

لم اجدہ فی شئ من کتب الاثر لکن صاحب اقتباس الانوار و ابن الحاج فی مدخلہ ذکراہ فی ضمن حدیث طویل کفی بذلک سند المثلہ فانہ لیس مما یتعلق بالاحکام

اور یہ تو کس سے کہا جائے کہ حضرات مشائخ کرام قدست اسرارہم کے علوم اسی طریقہ سند ظاہری حدثنا فلاں عن فلاں میں منحصر نہیں وہاں ہزار ہا ابواب وسیعہ و اسباب رفیعہ ہیں کہ اس طریقہ ظاہرہ کی وسعت ان میں کسی کے ہزارویں حصہ تک نہیں تو صرف اپنے طریقہ سے نہ پانے کو ان کو تکذیب کی حجت جاننا کیسی ناانصافی ہے انسان کی سعادت کبریٰ ان مدارج عالیہ و معارج غالیہ تک وصول ہے ورنہ تصدیق اور اس کی بھی توفیق نہ ملے تو کیا درجہ تسلیم نہ کہ معاذ اللہ انکار و تکذیب کہ سخت مہلکہ ہائلہ ہے۔ والعیاذ باللہ رب العلمین بالجملہ روایت مذکورہ تسلیم نہ عقلاً اور نہ شرعاً مہجور اور کلمات مشائخ میں مسطور و ماثور اور کتب حدیث میں ذکر معدوم نہ کہ عدم مذکور نہ روایات مشائخ اس طریقہ سند ظاہری میں محصور اور قدرت قادر وسیع و موفور اور قدر قادری کی بلندی مشہور پھر رد و انکار کیا مقتضائے ادب و شعور والحمد للہ العزیز الغفور واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۷ؔ کیا امامت میں شرعاً وراثت جاری ہے کہ امام مرجائے تو اس کے بعد اسی کی اولاد یا خاندان سے امام ہونا ضرور ہے غیر شخص امام ہو تو ان کے حق میں دست

Marfat.com

اندازی ہو۔

الجواب:۔ امامت میں وراثت جاری نہیں ورنہ سہام فرائض پر تقسیم ہوا اور بحکم آیہ کریمہ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین دوہرا حصہ بیٹوں کو ملے اور اکہرا بیٹیوں کو اور بحکم آیہ کریمہ ولہن الثمن مما ترکتم ان کان لکم ولد۔ آٹھویں دن کی امامت بی بی کو ملے بلکہ بیٹے کے بچے بھی امامت کا حصہ پائیں کہ شرعاً وارث تو وہ بھی ہیں۔ عورات والطفلال کا اصلاً اہل امامت نہ ہونا ہی دلیل واضح ہے کہ امامت میں وراثت نہیں کہ وراثت خاندانی اسی شے میں جاری ہو سکتی ہے جو ہر وارث کو پہنچ سکے بلکہ سب کو معاً پہنچنا لازم اور امامت میں تعدد محال تو کس بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ امام کے بعد اس کے وارثوں ہی میں امامت ضرور ہے۔ یہ صریح جہل مبین ہے۔ ردالمحتار میں ہے۔ واعتقاد هم ان تحییز الاب لابنه لایفید لما فیه من تغییر حکم الشرح و اعطاء الوظائف من تدریس و امامة وغیرها الی غیر مستحقها وکذٰلك اعتقاد هم ان الارشاد اذا افوض فی مرض موته لمن اداه صح لان مختار الارشد رشد فهو باطل لان الرشد صفة قائمة بالرشید لاتحصل بمجرد اختیار غیره له کما لایصیر الجاهل عالماً بمجرد اختیار الغیر له فطفیلة التدریس وکل هذه امور ناشئة عن الجهل و اتباع العادة المخالفة لصریح الحق محجر دحکم العقل المختل ولاحول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم اھ ملخصاً۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

سوال ۴۸:۔ امامت اصل حق علمائے دین کا ہے یا جاہلوں کا۔

الجواب:۔ امامت اصل حق حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ہے۔ کہ نبی اپنی امت کا امام ہوتا ہے۔ قال اللہ تعالٰی انی جاعلك للناس اماما اور حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم تو نبی الانبیاء و امام الائمہ ہیں۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ و علیہم وسلم اور ہر عاقل جانتا ہے کہ جہاں اصل تشریف فرما نہ ہو وہاں اس کا نائب ہی قائم ہو گا نہ کہ غیر اور تمام مسلمان آگاہ ہیں کہ علمائے دین ہی نائبان حضور سید العالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں نہ کہ جہال تو امامت خاص حق علما ہے جس میں جہال کو ان سے منازعت کا اصلاً حق نہیں۔ و لہذا علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ احق بالامامۃ اعلم قوم ہے۔ تنویر الابصار و درمختار وغیرہما میں ہے: الاحق بالامامة تقدیما بل نصبا مجمع الانهر

Marfat.com

۔ علم باحکام الصلوٰۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۴۹ اگر امامت کے لیے شرعاً احق و الیق علماء ہیں۔ تو جو لوگ عالم دین صالح متبین جامع جملہ شرائط امامت کے ہوتے ہوئے جاہلوں کو امام بنائیں یا بنانا چاہیے یا اس میں کوشش کریں ان پہ شرعاً الزام ہے یا نہیں۔ بلینوا توجروا۔

جواب: بے شک جو عالم دین کے مقابل جاہلوں کو امام بنانے میں کوشش کرے وہ شریعت مطہرہ کا مخالف اور اللہ و رسول اور مسلمانوں سب کا خائن ہے حاکم و عقیلی و طبرانی و ابن عدی و خطیب بغدادی نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی حضور پرنور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من استعمل رجلا من عصابۃ وفیہم من ہو ارضی اللہ منہ فقد خان اللہ ورسولہ والمؤمنین جو کسی جماعت سے ایک شخص کو کام پر مقرر کرے اور ان میں وہ موجود ہو جو اللہ عزوجل کو اس سے زیادہ پسندیدہ ہے بے شک اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں سب کی خیانت کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۵۰ اگر یہ لوگ اپنے اوپر عالم دین کی ترجیح دفع کرنے کو حدیث و مسئلہ تجوز الصلوٰۃ خلف کل بر و فاجر پیش کریں تو ان کا یہ استدلال صحیح ہے یا باطل۔ بینوا توجروا۔

جواب: زمانہ ہائے خلافت میں سلاطین خود امامت کرتے حضور عالم ما کان و ما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ ان میں فساق و فجار بھی ہوں گے کہ ستکون علیکم امراء یؤخرون الصلوٰۃ عن وقتہا اور معلوم تھا کہ اہل اصلاح کے قلوب ان کے اقتدا سے نفرت کریں گے اور معلوم تھا ان سے اختلاف آتش فتنہ کو مشتعل کرنے والا ہو گا اور دفع فتنہ دفع ایذائے فاسق سے اہم و اعظم تھا۔ قال اللہ تعالیٰ والفتنۃ اکبر من القتل لہذا دروازہ فتنہ بند کرنے کے لیے ارشاد ہوا کہ صلوا خلف کل بر و فاجر اسی معنی پر ہے جو اوپر گذرے کہ نماز فاسق کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے اگرچہ غیر معلن کے پیچھے مکروہ تنزیہی اور معلن کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے مگر ان مدعیوں کے لیے اسی حدیث و مسئلہ فقہ میں کوئی حجت و سند نہیں نفس جواز و صحت سے مساوات کیونکر نکلی کہ منافی ترجیح ہو اللہ عزوجل فرماتا ہے ام نجعل المتقین کالفجار فقہا برابر تصریح فرماتے ہیں کہ امامت کا احق اعلم قوم ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ پھر جواز بھی غیر نماز جمعہ و عیدین و کسوف میں ہے ان نمازوں کی شرط تو تنگ ہے کہ بے امامت عامہ بمعنی مذکور کسی صالح متقی کے پیچھے بھی نہیں ہو سکتیں۔

Marfat.com

کا تقلدہ بیانہ پھر عجب تناقض ہے کہ اپنا استحقاق جتانے کے لیے تو امامت خاص اپنے خاندان میں محصور کر دیں کہ خاندان کے باہر کسی عالم دین کی ترجیح دفع کرنے کو کل بر و فاجر کے عموم کا دامن تھامیں اور اسی امامت کو ہر نیک و بد کا مساوی حق قرار دیں جب ہر صالح و طالح اس میں یکساں ہے تو تمہارے خاندان کی خصوصیت کہاں ہے اور جب ہر فاسق و بدکار کے پیچھے روا بتا رہے ہو تو عالم دین صالح ثقہ متقی سے کیوں الجھتے ہو معلوم ہوا کہ اپنے ہوائے نفس کے پیرو ہو۔ باقی بس۔ اللہ تعالیٰ اتباع شرع و اطاعت علمائے دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۵۱ :۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مکان موقوفہ مدرسہ کے بغرض نفع مدرسہ کرایہ پر یا کاشت کے واسطے دینا یا اس کو فروخت کر کے کسی دوسری جگہ مکان مدرسہ بنانا دیگر مصارف مدرسہ میں اس کی قیمت لانا درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب :۔ مکان موقوف بلا ضرورت شدیدۂ شرعیہ بیچ کر بدلنا حرام۔ اس کی آمدنی دوسرے مصارف مدرسہ میں صرف کرنا مطلقاً حرام بے ضرورت شدیدۂ شرعیہ اسے کرایہ یا کاشت پر دینا حرام۔ ہاں بحالت مجبوری اس کا کوئی جز کرائے پہ تا رفع ضرورت دے سکتے ہیں۔ والمسائل فی الدر والفتح وغیرھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۵۲ :۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہبہ یا وصیت علی الوارث مرض الموت میں درست ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ بے اجازت دیگر ورثہ نافذ نہیں تنویر میں ہے۔ ھبۃ کو ھبۃ اسی میں ہے صحت لا لوارثہ الا باجازۃ ورثتہ وھو کبار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۵۳ :۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نابالغوں کے لیے حد بلوغ کیا ہے۔ مرد ہوں یا عورت۔

الجواب :۔ لڑکا بارہ اور لڑکی نو برس سے کم عمر تک ہرگز بالغ و بالغہ نہ ہوں گے اور لڑکا لڑکی دونوں پندرہ برس کامل کی عمر پر ضرور شرعاً بالغ و بالغہ ہیں اگرچہ آثار بلوغ کچھ ظاہر نہ ہوں ان عمروں کے آثار اگر آثار پائے جائیں۔ یعنی لڑکے خواہ لڑکی کو سوتے جاگتے میں انزال ہو یا لڑکی کو حیض آئے یا جماع سے لڑکا حاملہ کر دے یا لڑکی کو حمل رہ جائے

Marfat.com

تو یقیناً بالغ و بالغہ ہیں۔ اور اگر آثار نہ ہوں مگر وہ خود کہیں کہ ہم بالغ و بالغہ ہیں اور ظاہر حال ان کے قول کی تکذیب نہ کرتا ہو تو بھی بالغ و بالغہ سمجھے جائیں گے اور تمام احکام بلوغ کے نفاذ پائیں گے اور اگر ظاہر حال ان کا مکذب ہو تو نہ مانا جائے گا اور نابالغ تصور کیے جائیں گے آثار مذکورہ کے سوا بغل یا پنڈلی یا پیڑو پر بالوں کا جمنا یا لڑکے کی داڑھی مونچھ نکلنا یا لڑکی کی پستان میں ابھار پیدا ہونا کچھ معتبر نہیں درمختار میں ہے۔ بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال والجاریۃ بالاحتلام والحیض والحبل فان لم یوجد فیہما فحتی یتم لکل منہما خمس عشرۃ سنۃ بہ یفتی وادنی مدتہ لہ اثنتا عشرۃ سنۃ ولہا تسع سنین ہو المختار فان راہقا فقالا بلغنا صدقا ان لم یکذبہما الظاہر فیشترط لصحۃ اقرارہ ان یکون بحال تحتلم مثلہ والا لایقبل قولہ شرح وہبانیۃ وہما حینئذ کبالغ حکما فلا یقبل جحودہ البلوغ بعد اقرارہ مع احتمال حالہ اھ باختصار عالمگیریہ میں ہے۔ ولا یحکم بالبلوغ ان ادعی وہو مادون اثنتا عشرۃ سنۃ فی الغلام وتسع سنین فی الجاریۃ کذا فی المغنی۔ ردالمحتار میں ہے۔ لااعتبار لنبات العانۃ ولا اللحیۃ واما نہود الثدی فذکر الحموی انہ لایحکم بہ فی ظاہر الروایۃ وکذا ثقل الصوت کما فی شرح النظم الہاملی ابوالسعود وکذا شعر الساق والابط والشارب۔ واللہ اعلم۔

سوال ۵۷ :۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ پانی بارش کا جو خاص شہر میں برستا ہے اور نالی وغیرہ دھوکر باہر چلا جاتا ہے پاک ہے یا نہیں۔ اس پانی کو جاری کہیں گے یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب :۔ جس وقت بارش ہو رہی ہے اور پانی بہہ رہا ہے ضرور ماء جاری ہے اور ہرگز ناپاک نہیں ہو سکتا جب تک نجاست کی کوئی صفت مثلاً یا رنگت اس میں ظاہر نہ ہو صرف نجاستوں پر اس کا گزرنا ہو جانا اس کی نجاست کا موجب نہیں۔ فان الماء الجاری یطہر بعضہ بعضا۔ رہا اس سے وضو اگر کسی نجاست مرئیہ کے اس میں ایسے ریزے جا رہے ہیں کہ جو حصہ پانی کا اس سے لیا جائے ایک آدھ ذرہ اس میں بھی آ ملے گا جب تو یقیناً حرام وناجائز ہے وضو نہ ہوگا۔ اور بدن ناپاک ہو جائے گا کہ حکم طہارت بوجہ جریان تھا۔ جب پانی برتن یا چلو میں لیا جریان منقطع ہوا اور نجاست کا ذرہ موجود ہے اب پانی نجس ہو گیا اور اگر ایسا نہیں جب بھی بلا ضرورت اس سے احتراز چاہیے کہ نالیوں کا پانی غالباً اجزائے نجاست سے خالی نہیں ہوتا اور عام طبائع میں اس کا استقذار یعنی گھن کرتا اسے ناپسند رکھنا ہے اور ایسے

Marfat.com

امور سے شرعاً احتراز مطلوب ۔ احادیث میں ہے۔ ایاک و ما یسوٗ الاذن ایاک وما یعتذر منہ لیشر و اولا تنفروا اور اگر بارش ہو چکی اور پانی ٹھہر گیا اور اب اسمیں بعض اجزائے نجاست ظاہر ہیں یا نالی کے پینیٹ میں نجاست کی رنگت یا بو تھی اور بارش اتنی نہ ہوئی کہ اسے بالکل صاف کر دیتی انقطاع کے بعد وہ رنگت یا بو ہنوز باقی ہے تو اب یہ پانی ناپاک ہے اور اگر نالی صاف تھی یا مینہ نے بالکل صاف کر دی اور پانی میں بھی کوئی جزء نجاست محسوس نہیں یعنی تو پاک ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۵۵:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیاں شرح متین اس مسئلہ کہ چند غریب مسلمانوں نے آپس میں چندہ کر کے ایک مسجد خام بنوائی اور بوجہ لاعلمی مٹی میں کچھ حصہ گوبر کا ملا کر دیوارں میں پلاستر کر دیا اور بعد وقفیت اس پلاستر پر بالو کا پلاستر بھی کر دیا مگر اب بھی بعض لوگ اس میں نماز کو منع کرتے ہیں۔ اس صورت میں آیا نماز اس میں جائز ہے یا نہیں ۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ اس مسجد میں نماز جائز ہونا تو یقینی ہے جس میں اصل محل شبہہ نہیں۔ دیواروں پر جو مٹی لگائی گئی اس میں گوبر کے خلط سے نہ وہ مسجد مسجدیت سے خارج ہوگئی نہ اس کی زمین کہ محل نماز ہے ناپاک وناقابل نماز ہوگئی صرف قرب نجاست سے ایک نوع کی کراہت تھی کہ اوپر کے پاک پلاستر سے وہ بھی جاتی رہی۔ اس میں نماز سے منع کرنا مسجد شرعی کی تعطیل وتخریب ہے کہ ہرگز جائز نہیں۔ قال تعالیٰ ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعٰی فی خرابہا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ نجاسات سے مسجد کی تطہیر وتنظیف اہم واجبات شرعیہ سے ہے دیواریں اگرچہ حقیقتاً جز مسجد نہیں او صاف ہیں مگر کالجز ضرور ہیں۔ جیسے حیوان کے لیے اس کے ہاتھ پاؤں اور تطہیر وتنظیف فضائے مسجد کی بھی واجب ہے نہ کہ دیوار ہائے مسجد اور اس کا طریقہ یہ نہ تھا جو برتا گیا۔ کہ اوپر سے پاک پلاستر کر دیا بلکہ لازم ہے کہ ان تمام اجزائے نجاست کو یکسر چھیل کر صاف کر دیں اس کے بعد پھر کہگل پلاستر گیکاری جو چاہیں کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

طابع ——————— تذیر سنز پبلشرز لاہور
مطبع ——————— زاہد بشیر پرنٹرز۔ لاہور
قیمت ——————— /۱۸

Marfat.com

Marfat.com

| | |
|---|---|
| افادیت محی الدین ابن عربی | شیخ محب اللہ الہ آبادی (فارسی)<br>شاہ غلام مصطفےٰ مہرنڈوی (اردو)<br>شاہ محمد باقر الہ آبادی |
| لغات القرآن | الحاج عبدالکریم پاریکھ |
| انسان کاملؐ | حاجی محمد منیر قریشی |
| علوم مصطفےٰؐ | مولانا احمد رضاخان بریلوی |
| محمد رسول اللہؐ | آر۔ وی۔ سی باڈلے<br>ترجمہ محمد علی چراغ |
| رحمت دو عالمؐ | مولانا شاہ عطا اللہ خاں عطا |
| کشف المحجوب | حضرت سید علی بن عثمان ہجویریؒ |
| صحابہؓ کا عشق رسولؐ | صوفی محمد اکرم |
| کلام باہوؒ | سلطان العارفین سلطان باہوؒ<br>تعارف محمد دین کلیم |
| فتوح الغیب | حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ |
| قرآن و حدیث کی پیشنگوئیاں | مولانا محمد اسماعیل سنبھلی |
| سیرت النبیؐ معلومات کے آئینہ میں | زاہد حسین انجم |
| مکافات عمل | فرمان علی چوہدری |
| سیرت سلمان فارسی | علامہ فضل احمد عارف |
| برکات بردہ | " " " |
| برکات رمضان | " " " |
| ماں باپ کے حقوق | راجہ رشید محمود |
| کلیر کا چاند | ڈاکٹر ظہور الحسن شارب |
| تذکرہ حضرت شاہ جمالؒ | محمد دین کلیم |
| معارف حدیث | حافظ ملت مولانا عبدالعزیزؒ |
| اسلام | امام غزالیؒ |
| احوال العارفین | حافظ غلام فرید |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| افادیت محی الدین ابن عربی | شیخ محب اللہ الہ آبادی (فارسی)<br>شاہ غلام مصطفےٰ مہرنڈوی<br>شاہ محمد باقر الہ آبادی (اردو) |
| لغات القرآن | الحاج عبدالکریم پاریکھ |
| انسانِ کاملؐ | حاجی محمد منیر قریشی |
| علوم مصطفےٰؐ | مولانا احمد رضا خان بریلوی |
| محمد رسول اللہؐ | آر۔ وی۔ سی باڈلے<br>ترجمہ محمد علی چراغ |
| رحمتِ دو عالمؐ | مولانا شاہ عطا اللہ خان عطاء |
| کشف المحجوب | حضرت سید علی بن عثمان ہجویریؒ |
| صحابہؓ کا عشقِ رسولؐ | صوفی محمد اکرم |
| کلام باہوؒ | سلطان العارفین سلطان باہوؒ<br>تعارف محمد دین کلیم |
| فتوح الغیب | حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ |
| قرآن و حدیث کی پیشگوئیاں | مولانا محمد اسماعیل سنبھلی |
| سیرت النبیؐ معلومات کے آئینہ میں | زاہد حسین انجم |
| مکافاتِ عمل | فرمان علی چوہدری |
| سیرت سلمان فارسی | علامہ فضل احمد عارف |
| برکاتِ پردہ | " " " |
| برکاتِ رمضان | " " " |
| ماں باپ کے حقوق | راجہ رشید محمود |
| کلیر کا چاند | ڈاکٹر ظہور الحسن شارب |
| تذکرہ حضرت شاہ جمالؒ | محمد دین کلیم |
| معارفِ حدیث | حافظ ملت مولانا عبدالعزیزؒ |
| اسلام | امام غزالیؒ |
| احوال العارفین | حافظ غلام فرید |

Marfat.com